وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۝

ترجمہ: جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُنھیں مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں مگر تمھیں شعور نہیں۔

(سورۃ البقرہ پارہ 2 آیت 154)

فنا و بقا نور رح قلندر

شان ذکر بابا سائیں نور خان رحمتہ اللہ علیہ

(المعروف مندراں والی سرکار)

سجادہ نشین سائیں محمد افسر خان صاحب (المعروف ملک صاحب)

پبلشرز: پریم نگر فقیراں حطار شریف (ضلع اٹک)

0300-5170892

Marfat.com

Marfat.com

ذخیرہ
5054

فناوبقا

نورِ قلندرؒ

Marfat.com

Marfat.com

☆فنا و بقا...... نورِ قلندرؒ☆

مصنف و مئولف

مخدوم ابرار احمد خان صابری گیلانی

المعروف ستاریاں والی سرکار

☆☆☆☆☆

ذخیرہ

پبلیشرز

سجادہ نشین سائیں بابا محمد افسر خان

(المعروف ملک صاحب) پریم نگر فقیراں

حطار شریف

موبائل نمبر: 0300-5170892

☆☆☆☆☆

Marfat.com

﴾جملہ حقوق بحق سجادہ نشین پریم نگر فقیراں﴿

﴾سائیں بابا محمد افسر خان (المعروف ملک صاحب) محفوظ ہیں﴿

81550

نام کتاب : **فنا و بقا ...... نورِ قلندرؒ**

مئولف و مصنف : مخدوم ابرار احمد خان صابری گیلانی
(المعروف کلیّر کا ستارہ)

مسودہ تحریر کنندہ : سید منیر حیدر شاہ ہمدانی

معاون و ایڈیٹنگ : پیر سید مظاہر حسین علوی نقوی صابری
(المعروف سچی سرکار)

معاون پرنٹنگ و ٹائٹل : محمد آصف انصاری

تعداد اشاعت : 500

تاریخ اشاعت : (۲۷ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ) 22 اگست 2006ء

قیمت : ----------

کمپوزنگ : **حیدریہ صابریہ کمپوزرز**
(محمد امجد صابری) MOB: 0321-4030630

ناشر : سجادہ نشین سائیں بابا محمد افسر خان
(المعروف ملک صاحب) پریم نگر فقیراں
حطار شریف

موبائل نمبر: 0300-5170892

☆☆☆☆☆

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	1
2	حرفِ آغاز	5
3	حلیہ مبارک	7
4	حالاتِ زندگی	9
5	ظاہری اور باطنی تعلیم کی منزل	11
6	مُرشد	11
7	فقیری کی ابتدائی منزل	14
8	تڑپ دیدِ مُرشد	16
9	ظاہری و باطنی غُسل اور منزلِ ولایت پر فائز	16
10	نفس کی زندگی	17
11	چلہ کشی کے لئے پابند بامسکن	18
12	ایشیاء کے مزارات پر حاضری	19
13	تعمیر نو پریم نگر فقیراں	20
14	عشق اور جہاد بالنفس	22
15	رُشد و ہدایت	26
16	فیاضی	28
17	ابتدائی حالت جذب و مستی اور مرشد کو پانی نہ پینے کا علم	29
18	اللہ والوں کی حالتِ جذب و مستی مرید پر بھی نیابت اثر انداز ہوئی	31
19	بے مثال یادگار یعنی دربار حضرت حواجہ نامدارؒ کی تعمیر کا آغاز	33
20	کرامات	34
21	آپؒ کی دعا سے صاحبِ اولاد ہونا	34
22	آپؒ کی دعا سے موت حیات میں بدل گئی	35
23	آپؒ کی دعا سے ماں بیٹے کا بچ جانا	36
24	آپؒ کی دعا سے قید سے جلد رہائی	37
25	آپؒ کی دعا سے قانون میں تبدیلی	38

Marfat.com

26	حضرت امام حسینؑ کے ہاتھ سے چٹ کا دلوانہ	39
27	بٹیروں کے ساتھ پیار کا ایک واقعہ	39
28	خوردونوش کے سلسلے میں آخری زندگی کا معمول	40
29	وارث خان کی مشکل حل ہوگئی	40
30	تیرے بیٹے کو فوج میں بھرتی کرا دیتے ہیں	41
31	توپ سے بچالیا	43
32	عقیدت مند کو فرمایا تجھ سے زمین کوئی نہیں لیتا	44
33	گھوڑی کی بمع رسہ بازیابی	45
34	جذام کی بیماری سے صحت یابی	45
35	بیماری سے نجات مل گئی	46
36	بارانِ رحمت کے متعلق پشین گوئی	47
37	محمد علی کے حق میں فیصلہ	48
38	موضع نیکا ہندوؤں پر شفقت اور مسلمانوں کی امداد	50
39	بارانِ رحمت کا متواتر آٹھ دن برسنا	52
40	ایک سید صاحب کا قصہ اور ان کی آمد کے متعلق پشین گوئی	53
41	ایک سید صاحب اور ان معیت میں سائیں صاحب کے ملنگوں کی گرفتاری کا طویل قصہ	55
42	سردار سید زمان کے لیے دعا	59
43	فقیر قلندر کی دعا کی تاثیر	60
44	فقیر قلندر کی دعا کے فیض و برکات	61
45	دعائے سریانی اور فقیر کی دعا کی تاثیر	62

Marfat.com

46	حضور کاکا صاحبؒ کے دربارِ نشین کی آمد کا ذکر	63
47	بے کس ہندو کی پشت پناہی و دادرسی	65
48	قاتل کے لئے بارگاہِ الٰہی سے معافی کا طلب کرنا	66
49	فائل تیرے حق میں ہے	68
50	تم خدا تعالیٰ کے کاموں میں دخل دیتے ہو بچہ پیدا ہوگا	69
51	تیرے بیٹے کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی کوئی نہ دیکھے گا	70
52	میں نے تمہارا نام غلام سرور رکھ دیا ہے الولکھ دو فتح لکھ دو	71
53	دل میں یہ بات لے کر حضورؒ کی خدمت میں حاضر ہوا	75
54	یہ میرا ڈیرہ ہے جگہ سب تیری ہے دنیاداری، دوڑ دھوپ کرو خدا تعالیٰ کے گھر، رسولِ پاکؐ کے گھر تمہارے حق میں فیصلہ ہے	79
55	جھوٹ مت بولنا خدا تعالیٰ سچائی والوں کے ساتھ ہوتا ہے	82
56	سب سے بڑا افسر کون ہوتا ہے جاؤ اس کو خود ملو اپنے خدا کو عرض کریں گے	84
57	فقیر کے لنگر میں شفا ہوتی ہے اس کو بھی دو	87
58	رب تعالیٰ خیر فرمائے گا	88
59	مرشد گرامیؒ کے خصوصی کرم کی خصوصی داستان	89
60	امان اللہ کی رہائی کا مفصل قصہ	91

Marfat.com

61	راوی ابوعبدالقیوم سکنہ راولپنڈی ایڈمن افسر جی ایچ کیو	94
62	دعا کی تاثیر	95
63	بے کس کی امداد	96
64	دعا کی تاثیر گونگی لڑکی کا خود بخود بولنا	98
65	کمر کے درد کا علاج	99
66	دعا برائے تبادلہ	100
67	اپنی دعا سے پیدا ہونے والے بچے کو بن دیکھے پہچان لینا	101
68	چوہرہ شریف ہری پور کے سجادہ نشین کی امداد کے لئے دعا	102
69	امان اللہ کشمیری ۶۳۴، F سٹیلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی کا واقعہ	103
70	وصال مبارک	104
71	خُلفاء	106
72	متفرق حضورؒ کے ارشادات	112
73	باجازت سجادہ نشین پریم نگر فقیراں سائیں بابا محمد افسر خان	113

Marfat.com

☆بسم اللہ الرحمٰن الرحیم☆

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوٰتٌ ط بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ. (سورہ البقرہ. پارہ ۲ آیت ۱۵۴)

ترجمہ:۔ ”جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں اُنہیں مردہ مت کہو وہ زندہ ہیں مگر تمہیں شعور نہیں۔“

☆پیش لفظ☆

جناں عشق نمازاں پڑیاں کد کسے کولوں مُردے
کامل ولیاں دے در دے اُتے آ ویکھ لیہ دیوے بلدے

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حضورِ اکرم ﷺ کی خاص نظرِ عنایت سے چونکہ میں سید مظاہر حسین علوی نقوی صابری اور میرے پیرومرشد ستاریاں والی سرکار اولیاء اللہ اور صالحین کی محبت اور صوفیاء عارفین کے عاشق ہیں اس لیے ان پاکیزہ نفوس کی محبت نے ہمیں اس جانب توجہ دلائی اسی دوران چوہدری محرم علی پنڈ رانجھا تحصیل و ضلع راولپنڈی کا فون آیا کہ میں آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ میرے پیرومرشد سے وقتِ ملاقات لے کر راولپنڈی سے لاہور تشریف لائے اور میرے پیرومرشد سے بالمشافہ ملاقات کی اور پھر آنے جانے کا سلسلہ ایک سال سے چلتا رہا۔ اس دوران چوہدری صاحب اصرار کرتے رہے کہ شاہ صاحب

Marfat.com

آپ میرے ساتھ میرے گاؤں چلیں لیکن میرے پیرومرشد مخدوم ابرار احمد خان گیلانی المعروف ستاریاں والی سرکار کے پاس مصروفیات کی وجہ سے وقت کی قلت تھی کیونکہ پیرومرشد ستاریاں والی سرکار کتابیں لکھنے کے ساتھ ساتھ قرآنِ پاک کی تفسیر ''نزولِ قرآن اور تفسیرِ صابری'' تحریر کرنے میں مصروفِ عمل ہیں۔ جناب چوہدری محرم علی کیونکہ پیرومرشد کے اچھے دوستوں میں شامل ہوگئے ہیں اور ان کے مسلسل اصرار کو یقینی شکل دیتے ہوئے مورخہ 26-04-2006 بروز جمعرات جانے کی حامی بھری۔ اپنے مرید خاص پیر سید مظاہر حسین علوی نقوی صابری کے ہمراہ بائی روڈ براستہ موٹروے اُسی رات پنڈ رانجھا تحصیل و ضلع راولپنڈی پہنچ گئے۔ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد چوہدری صاحب نے فرمایا کہ میں نے آپ سے اکثر ذکر کیا تھا کہ حضرت بابا سائیں نور خان مجذوب قلندر رحمتہ اللہ علیہ کی سوانح عمری پر ایک مفصل کتاب تحریر فرمائیں اور پریم نگر فقیراں چلنے کو کہا۔ پیرومرشد پریم نگر فقیراں چلنے کو مائل ہوگئے۔ چوہدری صاحب نے صبح اُٹھتے ہی پریم نگر فقیراں ضلع اٹک جانے کے لئے تیار ہوگئے جب ہم تقریباً 11:30 بجے بروز جمعتہ المبارک پریم نگر فقیراں پہنچے تو بڑے پُرتپاک انداز میں ہمیں خوش آمدید کہا گیا۔ میں نے خود اور میرے پیرومرشد ستاریاں والی سرکار نے حضرت بابا سائیں نور خان مجذوب قلندر رحمتہ اللہ علیہ کے روضۂ مبارک اور وہ مقامات جہاں پر مجذوب قلندر سرکارؒ زہد و ریاضت کرتے رہے ہیں، چلہ کشی میں مصروف رہے ہیں۔ اپنی ظاہری اور باطنی بصیرت سے باغور مطالعہ کیا اور قلبی سکون اور ذہنی قوتوں میں وسعت محسوس کرتے رہے۔ جتنی دیر بھی بابا سائیں سیدنا نور خان مجذوب قلندر رحمتہ اللہ علیہ کے دربار میں رہے بابا سائیں سرکارؒ کے روحانی فیض کے چشموں کو رواں دواں محسوس کرتے رہے۔

آپؒ کے موجزنما تبرکات کو دیکھنے اور اُن تبرکات سے روحانی فیض کی کرنوں کو ساتے ہوتے ہوئے محسوس بھی کرتے رہے۔ صاحبزادہ ملک محمد افسر خان اعوان المعروف ملک صاحب گدی نشین پریم نگر فقیراں جن کو حضرت بابا سائیں نور مجذوب قلندرؒ اپنے بیٹوں کی طرح چاہتے تھے۔ ظاہری طور پر آپ مندراں والی سرکارؒ کے چھوٹے بھائی ہیں۔ آپ نے

Marfat.com

ملک صاحب کو اپنے ظاہری اور باطنی علوم سے مستفید فرمایا ملک صاحب نے اپنے دستِ مبارک سے میری موجودگی میں میرے پیرومرشد مخدوم ابرار احمد خان گیلانی المعروف ستاریاں والی سرکار کو بابا سائیں سیدنا نور خان مجذوب قلندر رحمتہ اللہ علیہ پریم نگر فقیراں کی سوانح عمری کا مسودا پیش کیا اور اپنے دھن مبارک سے آپؒ سرکار کی کرامات اور مختلف ادوار میں جو سربراہان مملکت یہاں پر دو زانوں ہو کر اپنی حاجات پیش کرتے اور اُس کا مداوا پاتے۔ جن کے بارے میں تفصیل سے بتایا اُن میں صدرِ مملکت جنرل محمد ایوب خان صاحب اور اُن کی کابینہ کے ارکان، صدرِ مملکت جنرل محمد یحییٰ خان اور اُن کی کابینہ کے ارکان، جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب اور اُن کی کابینہ کے ارکان، صدرِ مملکت جنرل محمد ضیاء الحق صاحب اور اُن کی کابینہ کے ارکان، جنرل سوار خان، جناب محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ اور اُن کی کابینہ کے ارکان ایک مرتبہ بے نظیر بھٹو صاحبہ بابا سائیں سرکارؒ سے ملاقات کے لیے آئیں اُن کی گاڑی دریا میں پھنس گئی تو بے نظیر بھٹو صاحبہ نے اُس دریا پر پل بنوانے کی منظوری دی اور پل کو مکمل کروایا۔ جناب اعجاز الحق صاحب اور بہت سے وزراءِ مملکت پاکستان اور دوسرے اسلامی و یورپی ممالک کے سفیر حضرات آتے اور فیض پاتے اور اب تک یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ میں اور میرے پیرومرشد نے خود مشاہدہ کیا یہاں پر چوبیس گھنٹے لنگر جاری رہتا ہے اور ہزاروں ضرورت مند اور عقیدت مند لنگر سیر ہو کر تناول فرماتے ہیں۔ یہ سب کرم بابا سائیں مندراں والی سرکارؒ کا ہے۔ میرے پیرومرشد نے ملک محمد افسر خان اعوان المعروف ملک صاحب جو اب موجودہ گدی نشین ہیں سے مسودہ لینے کے بعد اپنے علمی خزانے کے سمندر میں غوطہ زن ہو کر گوہرِ نایاب نکال لائے اور بابا سائیں سیدنا مجذوب قلندر المعروف مندراں والی سرکار رحمتہ اللہ علیہ کی سوانح عمری پر دو کتابیں لکھنے کی ٹھان لی۔ پہلی جلد کا نام فنا و بقا نورِ قلندرؒ اور دوسری کتاب جلد دوم کا نام چوتھے عاشق نورِی قلندرؒ رکھتے ہوئے گراں قدر موتیوں کو تحریر میں لا کر چار چاند لگا دیئے۔

اس ساری کاوش میں جناب چوہدری محرم علی صاحب پنڈ رانجھا کا بڑا جوش اور ولولہ

Marfat.com

شامل ہے جو جناب ملک محمد افسر خان اعوان المعروف ملک صاحب گدی نشین پریم نگر فقیراں کے خاص الخاص دوستوں میں شامل ہیں جس کا اقرار ملک محمد افسر خان اعوان صاحب نے بنفسِ نفیس اپنے دھن مبارک سے خود فرمایا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کی کاوشوں کو قبول و منظور فرمائے اور بابا سائیں سیدنا نور خان مجذوب قلندر المعروف مندراں والی سرکارؒ کی طفیل و تصدق ظاہری اور باطنی بصیرت میں اضافہ فرمائے۔

آمین ثم آمین!

وما علینا اِلّا البلٰغ المبین

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆حرفِ آغاز☆

جس طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کو زمین پر پھیلایا اور اُن کو اپنی اطاعت کا حکم فرمایا اور اُن کی ہدایت کے لئے ہادی بھیجے جو انبیاء اور اَولیاء کی شکل میں آئے جنہوں نے بنی نوع انسان کو تاریکیوں سے نکال کر روشنیوں کی طرف لائے۔ جب انبیاء کا سلسلہ ہمارے نبی پاک آخر الزمان اور اشرف الانبیاءﷺ پر ختم ہوا تو چونکہ مخلوق تو دنیا میں آرہی تھی اُن میں ہادی کا ہونا بھی ضروری تھا تو اللہ تعالیٰ نے یہ کام اولیائے کرامؒ کے سپرد کیا یعنی ولادت کا سلسلہ مولا علی علیہ السلام سے جاری ہوا اور قیامت تک جاری رہے گا۔ اولیائے کرامؒ کے مختلف طریقے اور مقام ہیں طریقت کے چاروں سلسلے مولا علی علیہ السلام سے فیض پاتے رہیں گے قیامت تک جس طرح انبیاء پاک تھے اولیاء اللہ بھی چوکیدار سے لیکر صدر تک کے درجات پر فائز ہوتے ہیں اِن سب کے اندر عشقِ الٰہی اِن کی طاقت اور مرتبہ کے مطابق ہوتا ہے عشق ہی کی وجہ سے یہ اپنی مشکل ترین منازِل طے کرتے ہیں یہ عشق کا ہی کام ہے کہ جو اتنے بوجھ اور تکالیف انسان سے اُٹھواتا اور برداشت کرواتا ہے ورنہ یہ انسان کے بس کا کام نہیں عشق تو وہ آتش ہے جس کی داستان سُن کر انسان زار و قطار روتا ہے۔ میں قربان ہو جاؤں اُن عاشقوں پر جو اِس آتش سے کھیلتے اور اپناتے ہیں کتنے ہی عظیم ہیں یہ لوگ کربلا کے تپتے صحراؤں میں بھوکے اور پیاسے رہ کر اپنے عزیز و اقارب جوان اور معصوم جانوں کی قربانی دے کر عشق کو اپنانے والے امامِ عالی مقام حسینؑ اور ابن علیؑ نے جن و انسان کو حیران کردیا پھر ناموس کو قربان کر کے انبیاء کو حیران کردیا جب نوک نیزہ پر بیٹوں اور بہنوں کو گردن کے پیچھے ہاتھ بندھے، ننگے سر شرابی کے دربار اور بازاروں میں دیکھا یہ عشق ہی کی رعنائیاں تھیں۔ لہذا امامِ

Marfat.com

عالی مقام سب عاشقوں کے سردار اور پیشوا ٹھہرے ان کے غلاموں خواجہ اویس کرنیؒ اور بہلول بھی عاشق تھے مگر جن لوگوں نے اپنے بدن کا گوشت اللہ تعالیٰ کے عشق میں دیا وہ تعداد کے لحاظ سے صرف ''چار'' ہیں۔

۱۔ پہلا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ اور اُن کے اُمتی تھے جنہوں نے تقریباً ایک سیر (سوا کلو) وزن کے برابر اپنے بدن کا گوشت دیا۔

۲۔ دوسرے حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانہ میں انکے اُمتی تھے۔

ہمارے نبیؐ پاک جناب حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی اُمت کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس اُمت میں دو عاشق آئے۔

۳۔ تیسرے نمبر پر حضرت بابا جی فضل شاہ کلیامیؒ تشریف لائے جنہوں نے ایک ٹوکرا گوشت دیا جو تقریباً اڑھائی تین سیر ہوگا آخری وقت وصیت فرما گئے تھے کہ میرے بعد ایک جوان آئے گا جو انسان کی سواری کرتا ہوا میرے دربار آئے گا اُسے میری یہ پانچ چیزیں جو اُس کی امانت ہیں اُسے دینا وہ پانچ چیزیں گودڑی، اپنے سر کی ٹوپی، واسکٹ، لکڑی کی کھڑاویں جو حضور پہنتے تھے اور میری یہ چھری جس سے میں نے گوشت کاٹا ہے دینا اور اس سے دعا کروانا اُس سے کسی قسم کی چھیڑ نہ کرنا۔

۴۔ اللہ تعالیٰ کا چوتھا اور آخری عاشق حضرت بابا جی سائیں سیدنا نور خان مجذوب قلندرؒ جب عشق کی آخری منازل اور عین مستی کا وقت تھا تو پالکی میں بیٹھ کر سینکڑوں لوگوں کے ساتھ جو ڈھول اور باجوں پر رقص کرتے حضرت بابا جی فضل شاہؒ کے دربار

Marfat.com

شریف پر حاضری دی اور اپنی امانت کا مطالبہ کیا تو دربار شریف کے سجادہ نشین بھی صاحبِ نظر تھے اور بابا جی کی وصیت بھی انہیں یاد تھی پانچوں چیزیں آ گئیں تو حضرت بابا جی سائیں نور خانؒ سرکار نے گودڑی واپس کردی کہ گدی کا سب رزق اس گودڑی میں ہے تحفہ کے طور پر دربار شریف کے سجادہ نشین کو دیتا ہوں۔ باقی چاروں چیزیں لے آئے پھر اُسی چھری سے اپنے جسم سے گوشت کاٹا جو دربار شریف پریم نگر فقیراں میں دفن ہے جس پر ایک چھوٹا سا روضہ نما مقبرہ بنا ہوا ہے۔ جس پر جاکر عقیدت مند اُس مقام کا واسطہ دے کر حاجات طلب کرتے ہیں۔ جو بارگاہِ رب العزت سے منظور و مقبول ہوتی ہیں۔

☆حلیہ مبارک☆

حضور کا اسمِ گرامی ملک نور خانؒ جو بعد میں حضرت بابا سائیں نور خان مجذوب قلندر رحمتہ اللہ علیہ المعروف منددراں والی سرکارؒ کے نام سے مشہور ہوا۔ آپؒ جسمانی لحاظ سے بہت ہی خوبصورت تھے درمیانہ قد سفید رنگ کشادہ پیشانی کالی آنکھیں چیرویں، خوبصورت بھنویں، تلوار نما نازنین ناک، پتلے ہونٹ جن پر اکثر تبسم ہی نظر آتا، لمبی گردن، چوڑا سینہ، لمبی انگلیوں والے ہاتھ، اُٹھے ہوئے کندھے، پتلی کمر، درمیانے پاؤں، خوبصورت انگلیاں والے گویا حسن کا بے مثال شاہکار۔ خلقِ عظیم کے مالک تھے ساتھ ہی اتنی شیریں زبان اور بات کا ایک مخصوص انداز دل میں اتر جانے والی باتیں جی چاہتا تھا کہ حضور اپنا کلام جاری رکھیں اور آدمی سنتا ہی رہے۔ چونکہ سرکارؒ کے دونوں کانوں میں چاندی کی چاند کے ہالہ نما مندریں پہن رکھی تھیں جن کی وجہ سے آپ نوری منددراں والی سرکارؒ کے لقب سے اکثر یاد کئے جاتے تھے۔ کھلے بازو والا کرتہ اور تہمت یا لنگ پہنتے تھے۔ جوگی رنگ کے کپڑے زیادہ پسند فرماتے تھے اور پاؤں میں سادہ سلیپر نما چپل پہنتے تھے۔ ایک خاص بات کہ کئی لوگوں نے ہزار کوششیں کیں

Marfat.com

عمدہ قسم کے کیمرے استعمال کئے لیکن سرکار کا فوٹو نہیں نکل سکا۔ پانی مٹی کے کوزے سے بغیر گلاس پیا کرتے تھے ایک جگہ سے دوسری جگہ تشریف لے جاتے تو کوزہ اُٹھا کر ساتھ چلتے وقت دل میں خیال آتا کہ ادباً کہیں سرکارؒ کے سایہ پہ پاؤں نہ جائے قسم ہے رب العزت کی حضورؒ کا سایہ نظر نہیں آتا تھا اِس بات کی بعد میں سمجھ آئی کہ سایہ نہ ہونے کی وجہ سے فوٹو نہ نکل سکی۔

نوٹ:۔

تمام مریدین کو گدی نشین ملک محمد افسر خان کی طرف سے ہدایت ہے کہ بابا صاحب کی تصویر بنانا یا بنی ہوئی تصویر سے دوبارہ تصویر بنانا ممنوع ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆حالاتِ زندگی☆

حضرت بابا جی سائیں نورخان مجذوب قلندر رحمتہ اللہ علیہ المعروف منددراں والی سرکار 18 اگست 1912ء بمقام بُھٹو حضرت بابا جی ملک غلام حیدر خان کے گھر پیدا ہوئے جو اپنے علاقے کے بہت ہی نامور شخصیت تھے۔ مالی لحاظ سے بہت بڑے جاگیردار ذیلدار انعام خور سہیسر جو انگریزوں کے دورِ حکومت میں بڑے مراتب پر تھے اتنا بڑا مالک ہونے کے ساتھ شریف النفس، غریب پرور اور ایک سچے مسلمان، تہجد گزار اور بہت بڑے شہسوار تھے۔ اٹک، میانوالی، جہلم اور راولپنڈی ان چار اضلاع میں ان جیسا کوئی گھوڑ سوار اور نیزہ باز نہ تھا۔ جب کسی میلہ یا کسی شادی پر سب اُمراء اکٹھے ہوتے تھے تو اُس دور کے مطابق ایک بھاٹ جو بڑے عقلمند اور بے باک سمجھے جاتے تھے کو اُن اُمراء اور شرفاء سے ہر لحاظ عِلّی اور خوبصورت جوان کا انتخاب کرنا ہوتا تھا۔ جو سب سے اول آتا وہ بابا جی ملک غلام حیدر خان ہی ہوتے کیوں نہ ہوتے جس کی پشت پاک میں ایسے نورازلی چھپے ہوئے تھے بابا جی کے پانچ بیٹے تھے۔

ا۔ پہلے بیٹے کا نام سائیں محمد علیؒ جن کا دربار رنگ پور فقیراں میں ہے۔

۲۔ دوسرے بیٹے کا نام سائیں نورخانؒ منددراں والی سرکار جن کا دربار پریم نگر فقیراں میں ہے۔

۳۔ تیسرے بیٹے کا نام ملک محمد سرور خان جو اپنے گاؤں رہتے ہیں جو نہایت ہی شریف، نمازی، تہجد گزار مہمان نواز غریب پرور ہیں۔ اور حافظِ قرآنِ پاک ہیں اپنے ان نامور بھائیوں کا بھائی کہلوانے سے اکثر کتراتے ہیں کہتے ہیں کہ ہم کب ان کے بھائی ہوسکتے ہیں یہ نور

Marfat.com

ہیں اور ہم خاک۔ بہت ہی عاجزی اور انکساری والی طبیعت کے مالک ہیں اپنے علاقے میں بہت عزت واحترام رکھتے ہیں۔

۴۔ چوتھے بیٹے کا نام ملک محمد داؤد خان جو رنگ پور فقیراں بابا جی سائیں محمد علی خانؒ کے دربار کے پر رہتے ہیں وہ بھی اپنے سارے خاندان کی طرح نہایت ہی باوقار عزت والے، باہمت اور بہادر انسان ہیں۔

۵۔ پانچویں بیٹے کا نام سائیں محمد افسر خان ہے جو سب سے چھوٹے اور سب سے بڑے یعنی حضرت بابا جی سائیں نور خان مندراں والی سرکارؒ کے سجادہ نشین ہیں جن کو سرکارؒ اپنی زندگی میں ہی منتخب فرما گئے تھے۔ بچپن میں ہی ان کو اپنے ساتھ رکھا۔ پڑھایا لکھایا پھر شادی کرائی اور اپنے ساتھ ہی رکھا۔

بابا جی ملک غلام حیدرؒ خان اعوان قطب شاہی خاندان کے چشم و چراغ تھے جن کے آباؤ اجداد ضلع خوشاب وادئ سُون کے گاؤں کلاّل سے بٹھو تحصیل فتح جنگ ضلع اٹک آ گئے تھے۔ وادئ سُون کو اعوان قوم کا گڑھ تصور کیا جاتا ہے۔ اکثر نامور لوگ اسی علاقہ میں پیدا ہوئے۔ جن میں حضرت بابا جیؒ، حضرت سلطان باہو سرکارؒ اور حضرت بابا جی سلطان شاہ بلاول ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ اسی وادی میں پیدا ہوئے۔

وادئ سُون کے علاوہ کوہستان نمک کے شمال اور جنوب یعنی اس پہاڑی سلسلے کے دونوں طرف جو میانوالی سے جہلم تک پھیلا ہوا ہے سب اعوان قوم آباد ہے۔ بابا جی ملک غلام حیدر خانؒ کی عقیدت حضرت خواجہ ولی احمد پاکؒ سے تھی۔ حضرت خواجہ ولی احمد پاکؒ مجذوب قلندر تھے جن کا دربارِ اقدس فتح جنگ شہر میں مشرقی سرے برلب سڑک جو رتوال ٹھٹی گجراں اور پریم نگر فقیراں کو جاتی ہے پر واقع ہے۔ مجذوب قلندر بابا جی ولی احمدؒ پاک نے بابا جی غلام حیدر خانؒ کو اس عظیم اور بے مثال بیٹے کی بشارت اس وقت دی جب آپ جوانی کی پہلی

Marfat.com

منازل طے کر رہے تھے اور کوئی شادی بھی نہیں کی تھی کچھ اور چند باتیں بھی بتائیں جو آئندہ زندگی میں پیش آنی تھیں جو واقعی ایسی ہی رونما ہوئیں جیسے قلندر مجذوب حضور خواجہ ولی احمدؒ سرکار نے فرمائی تھیں تا کہ ان کا یقین محکم ہو جائے۔

☆ظاہری اور باطنی تعلیم کی منزل☆

حضرت بابا جی نورخان مجذوب قلندر رحمتہ اللہ علیہ نے 1928ء میں گورنمنٹ ہائی سکول کیمبلپور (اٹک) سے میٹرک کیا جبکہ اس زمانے میں پرائمری پاس بھی ہزاروں میں سے ایک بمشکل ملتا تھا۔ سرکارؒ کو ملازمت کے طور پر تحصیلدار اور تھانیدار کے عہدوں کی پیشکش کی گئی جو آپ نے ٹھکرا دیں۔ آپ بچپن ہی سے شہانہ مزاج کے مالک تھے۔ ملازمت کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے فرمانے لگے کہ ملازم کی ضمیر اور مزاج اور آواز بک جاتا ہے۔ ہم تو آزاد ہیں یادِ خداوندی کا یہ عالم تھا کہ 12 سال کی عمر میں تہجد پڑھتے اور ساری ساری رات گھر سے تھوڑے فاصلے پر ندی تھی جس کے پانی میں کھڑے رہتے۔ قرآنِ پاک کی ایک ایک آیت یاد تھی۔ جب کسی آیت کی تشریح فرماتے تو آدمی حیران رہ جاتے تھا۔ بابِ علم جناب حضرت علی علیہ السلام کا وارث ہونے کے ناطے آپ کو ہر علم پر عبور حاصل تھا۔ کبھی کبھی حکمت پر گفتگو ہوتی تو آدمی سمجھتا تھا کہ سرکار نے تمام زندگی حکمت ہی سیکھی ہے۔ جب سائنس پر بولتے تو بڑے بڑے سائنسدان ششدر رہ جاتے۔ اسی طرح زراعت کا حال تھا فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کی 33 روپے فی انچ آمدنی مقرر کر رکھی ہے اگر کسی کو یہ شعور و طریقہ معلوم ہو۔ درختوں سے خاص لگاؤ اور پیار تھا فرماتے تھے کہ درخت 25 سال کی عمر میں جوان ہوتا ہے اس سے پہلے درخت نہیں کاٹنا چاہیئے جہاں سے کاٹو وہاں بیج دبا دیا کرو تا کہ پھر درخت اُگ آئے جو ایک قومی سرمایہ ہے۔ انجینئرنگ سے لگاؤ اور تجربہ اُن کا ڈیرہ ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔

☆مُرشد پاکؒ کے روضۂ اقدس کی تعمیر☆

سرکارؒ نے اپنے پیشوا غوث الثقلین حضرت شاہِ نامدار پاکؒ کا روضہ اُقدس بنوایا ایک

Marfat.com

عجوبہ ہے شاید اتنا بڑا اور خوبصورت روضہ کہیں بھی دیکھنے میں نہ آئے۔ جو سفید سنگِ مرمر سے تیار کیا گیا ہے جس کے چاروں طرف سرخ پتھروں سے عظیم الشان اور وسیع کمرے جن کے سامنے برآمدے سب پر لنٹر یہ سرخ پتھر شاہی مسجد لاہور میں لگا ہوا ہے۔ اس مردِ قلندر نے 80 کنال محیط رقبہ پر یہ تعمیر کرائی ہے۔ مشرق کی طرف صدر دروازہ ہے جو تقریباً 35 فٹ چوڑا ہے جس کے سامنے سے سڑک گزر رہی ہے۔ تقریباً 35/40 سیڑھیاں سفید سنگ مرمر کی بنی ہوئی ہیں جن کو عبور کر کے صدر دروازہ کے دیہان یعنی ڈیوڑھی پر آدمی آتا ہے جس پر لنٹر ہے اسی ڈیوڑھی پر ایک خوبصورت کمرہ بنا ہوا ہے جس پر نغارے یعنی نوبتیں رکھے ہوئے ہیں جو بوقت سحر 2 بجے بجائے جاتے ہیں۔ جس پر قلندری دھمال ہوتی ہے سرکار کے دیوانے مستانے خوب دھمال ڈالتے ہیں۔ مشرق والے کمروں کے نیچے 14 عدد گراج ہیں جو پتھروں کی ڈاٹ سے تیار ہیں۔ جن میں گاڑیاں کھڑی کی جاتی ہیں اِن کے سامنے سے سڑک گزر رہی ہے۔

مغرب کی طرف لنگر خانہ ہے جو سرخ پتھروں سے بنا ہے جس کے دروازہ پر بھی ڈیوڑھی ہے باہر چار دیواری جہاں پردہ دار مستورات کے قیام و طعام کا انتظام ہے۔ اس سے تھوڑا ہٹ کر بہت بڑی سنگ مرمر کی بنی مسجد ہے جو خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے جس میں ہزاروں لوگ نماز ادا کر سکتے ہیں جس کے جنوبی حصہ کے ساتھ سنگ مرمر کا بنا 120 فٹ اونچا مینار ہے۔ مسجد کے شمالی حصہ کے ساتھ کافی تعداد میں فلیش سسٹم لیٹرین اور غسلخانے جن میں فوارے اور گرم پانی کا بھی معقول بندوبست ہے۔ شمال کی طرف بھی سب کمروں کے نیچے گراج ہیں جن میں عرس مبارک کے دوران گانے والے قوالوں کو ٹھہرایا جاتا ہے۔ شمال مغرب کی طرف تہہ خانے ہیں جو تقریباً تیس 30 فٹ گہرائی پر واقع ہیں۔ درمیان میں ایک بہت بڑا تہہ خانہ ہے جس پر لنٹر ڈالا ہوا ہے پھر اس کے اندر سے چاروں طرف چار اور تہہ خانے بنے ہوئے ہیں جو کافی بڑے ہیں جن میں پتھروں کی ڈاٹ پھری ہے۔ سب میں خوبصورت شیشے کی الماریاں اور سفید سنگ مرمر کے فرش ہیں جن میں ہزاروں لوگ ٹھہر سکتے

Marfat.com

ہیں۔ جو گرمیوں میں ٹھنڈے اور سردیوں میں گرم ہوتے ہیں ان تہہ خانوں کی مٹی بچھا کر اس پر باغ لگایا گیا ہے جس میں آم، الوچے، خرمانی، لچی، بادام، اخروٹ، لوکاٹ، امرود، مالٹے، انار کے درخت اور ہر رنگ کے گلاب سفید، پیلے، لال اور کالے موتیا اور چنبیلی، رات کی رانی، دن کا راجہ جو دربار شریف کے ماحول اور فضاء کو ہر وقت معطر رکھتے ہیں۔

ان تہہ خانوں سے تھوڑا پیچھے لنگر خانہ ہے جس پر مردوں کے لئے طعام تیار ہوتا ہے جو مرد ہی پکاتے ہیں۔ جنوب مغرب کی طرف ایک عمدہ قسم کا بنگلہ ہے جس میں ڈائننگ ہال، صوفے، پلنگ، کرسیاں جس میں امراء، وزراء ٹھہرتے اور کھاتے پیتے ہیں یہ سرخ پتھروں سے بنا ہے پتھر کا کام اس اول درجہ کے ٹھٹھہ مکلی میں پتھروں کا کام ہے، شاہی مسجد لاہور میں باقی کسی جگہ ایسا کام نہیں دیکھا۔ روضہ اقدس کے ساتھ ایک بہت بڑا تالاب پان کے پتہ نمایا صراحی نما کہہ دیجئے جس کے اوپر 4x4 فٹ کالے پتھروں کی سلیبیں لگی ہیں جن پر بیٹھ کر لوگ نظارے کرتے ہیں۔ صدر دروازے سے لے کر مسجد تک پورے فرش پر مختلف رنگوں کے سنگ مرمر کی ٹھیکریاں اور چپس سے نکھارا گیا ہے۔

جنوب کی طرف عین حضور شاہِ نامدارؒ کے قدموں میں (100) سو گز کے فاصلے پر حضرت باباجی سائیں نور خان مجذوب قلندر کا اپنا روضۂ اقدس واقع ہے۔ آخری وقت وصیت فرما گئے تھے کہ مجھے عین حضورؒ کے قدموں میں میری خاک کو خاک میں ملا دینا جس پر عمل کیا گیا۔ دونوں درباروں کے درمیان 72 فٹ لمبا اور 24 فٹ چوڑا برآمدہ جس کے ستون اُسی سُرخ پتھر کے جو ایک ہی پتھر 14 فٹ لمبائی کا ہے انسان حیران رہ جاتا ہے کہ کس طرح نکالے گئے اور کیسے لائے گئے جو کرین کا کام ہے انسان کا نہیں ایسے بارہ ستون ہیں اس برآمدے میں قوالی اور کلام پیش کیا جاتا ہے۔ جنوب مشرق کی طرف مویشیوں کے طبیلے ہیں جن میں گھوڑے، بیل، بھینس، گائیں، دھنبے اور بکرے وغیرہ اور ہر نسل کے کتے بھی رکھے ہوئے ہیں جن کی دیکھ بھال کے لئے کافی آدمی لگائے ہوئے ہیں۔ باغ میں مور جو کافی تعداد میں جب پیلیں ڈالتے ہیں تو کیا ہی سما ہوتا ہے قلندرِ کبریا نے اپنے اس ڈیرے کا نام

Marfat.com

پریم نگر رکھا ہے جو سرکاری کاغذات میں اسی نام سے درج ہے۔

☆فقیری کی ابتدائی منزل☆

ایک دن حضرت بابا جی سائیں نور خان مجذوب قلندر رحمتہ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ میری فقیری کی ابتداء کیسے ہوئی۔ انگریزوں کا زمانہ تھا اور پاکستان کی تحریک بھی چل رہی تھی الیکشن شروع ہو گئے اٹک کا پورا ضلع تقریباً (یونینسٹ پارٹی سے تعلق تھا) ساتھ تھا جن میں خاص کر ملک شمس آباد آمین خان اور واہ والے سردار سکندر حیات خان سرِ فہرست تھے جو دونوں میرے برادری دار تھے اُن کے مقابلے میں امیر احمدؒ شاہ مرزے والے جو مسلم لیگ کے ٹکٹ پر الیکشن لڑ رہے تھے ایک دن شاہ صاحب آئے اور مجھے کہا کہ میں تو نذرِ اللہ اور نیازِ حسینؑ آپ سے ووٹ مانگنے آیا ہوں۔ میں نے شاہ صاحب سے وعدہ کر دیا کہ انشاء اللہ میری ووٹ آپ کی ووٹ ہے جب میری برادری کو پتہ چلا تو آ گئے انہوں نے ہر حربہ کیا لیکن میں اپنے وعدہ پر قائم رہا اور ووٹ شاہ صاحب کو دے دی۔ سب برادری ناراض ہوگئی حتیٰ کہ گھر والے بھی ناراض ہو گئے میں نے کسی کی بھی پرواہ نہ کی جب میں رات کو سویا کیا دیکھتا ہوں کہ میرے کمرے میں نور ہی نور ہو گیا اور ایک سیاہ برقعہ پوش مخدومہ پاک ہیں جن کے پاس کنجیوں کا ایک بڑا گچھا ہے میری جھولی میں ڈالتے ہیں اور ساتھ فرماتی ہیں کہ میں خاتونِ جنت ہوں تمہاری ووٹ مجھے پہنچ گئی ہے آج سے تم میرے تیسرے بیٹے ہو۔ جب میری آنکھ کھلی تو میری حالت یکسر بدلی ہوئی تھی۔ دنیا اور دنیا کے کاموں سے مجھے نفرت ہوگئی تھی میں بٹیروں کا شوق کرتا تھا میرے پاس ایک بڑا اچھا بٹیرا تھا۔ میں نے اکثر لوگوں سے سنا تھا کہ فتح جنگ شہر میں ایک فقیر ہے جن کا نام خواجہ ولی احمدؒ ہے جو دعا کریں وہ منظور ہو جاتی۔ میں گھوڑے پر سوار ہو کر فتح جنگ آیا کیونکہ اُس زمانے میں سڑکیں اور گاڑیاں بہت ہی کم تھیں میرا ارادہ ہوا کہ فقیر سے بٹیرے کے لئے دعا کرواؤں گا کہ میرا بٹیرا میدان میں کامیاب رہے میں نے ایک آدمی سے پوچھا کہ بابا جیؒ کہاں ملیں گے اس نے بتایا کہ میں نے ابھی بابا جیؒ کو حاضر حضورؒ کے دربار کے سامنے دیکھا ہے میں وہاں چلا گیا میں نے کچھ فاصلے پر بابا جیؒ کو

Marfat.com

دیکھ لیا اور گھوڑا نوکر کو پکڑایا اور باباجیؒ کی طرف چل پڑا جونہی سرکارؒ کی مجھ پر نظر پڑی تو باآواز بلند فرمانے لگے۔ ''اُہ اَج چٹا باز پھنس گرا۔'' میں نزدیک چلا گیا فرمانے لگے تم بٹیرے کے لئے دعا کرواتے ہو آج سے تم خود دعا بن گئے ہو خوب پیار کیا حالانکہ سرکارؒ لوگوں کو مارتے پیٹتے اور گالیاں دیتے تھے۔ بس کیا تھا کہ حضورؒ کی خمار بھری وہ موٹی موٹی آنکھیں میرے سینے میں چُبھ گئی جنہوں نے سونے پر سوہاگہ والا کام کیا میں نے نوکر کو کہا کہ گھوڑا واپس لے جاؤ میں تو اس فقیرؒ کا ہی ہوگیا ہوں نوکر بیچارہ رویا اور کہنے لگا مجھے تمہارے والد صاحب مار دیں گے کہیں گے میرا بیٹا تم نے کدھر گم کیا۔ خدارا ایسا نہ کرو ایک دفعہ گھر آؤ بعد میں جو مرضی ہو کریں مجھے نوکر پر ترس آیا اور گھر واپس چلا۔ گھر جا کر میں نے کھانا پینا چھوڑا اور حجرہ میں رہنے لگا باباجیؒ کسی وقت بھی میری آنکھوں سے اوجھل نہ ہوتے تھے میں حضورؒ کے پاس پہنچنے کے بہانے تلاش کرتا تھا گھر والوں سے معمولی سی بات پر اُلجھ پڑتا۔ میرے والد مجھ سے بہت محبت کرتے تھے میری بات کو مان لیتے آخر ایک دن میں نے کرتہ پھاڑ دیا جوتے اُتار دیئے اور بھاگ کھڑا ہوا۔ گرمی کا موسم تھا مجھے بڑی سخت پیاس لگی راستے میں پانی کا ایک چھوٹا سا چشمہ تھا جب وہاں پہنچا تو اس چشمے میں کال کَروچھی ''کات'' نام کا پرندہ مرا پڑا تھا میں نے پانی نہ پیا پیاسا ہی دوڑتا بھاگتا حضور پیر ولی احمدؒ کے پاس پہنچ گیا فرمانے لگے اللہ کے اسم سے ہر چیز پاک ہوجاتی ہے تم اللہ کا اسم پڑھتے اور پانی پی لیتے میں نے عرض کی بس حضورؒ نہیں پیا حضورؒ نے حکم دیا کہ ٹھنڈا شربت بنا کر لے آؤ میرا بیٹا پیاسا ہے غلام رسول (غلام رسول ڈھوک گیبی پر تھا) نام کا آدمی شربت لے آیا جو میں نے پیا۔ حضورؒ کے ساتھ فتح جنگ چلا گیا میرے والد آئے اور باباجیؒ سے کہنے لگے کہ آپؒ نے میرے بیٹے کو پاگل کردیا باباجیؒ نے میرے والد کو ایک واقع سنایا جس میں میرے پیدا ہونے کی بشارت دی تھی جبکہ ابھی میرے والد نے شادی تک نہ کی تھی جبکہ زندگی کے آئندہ آنے والے چند واقعات اور بھی بتائے تھے جس وقت ان کی عمر تقریباً 18/20 سال کی تھی۔ یہ ملاقات ایک جنگل میں ہوتی تھی میرے والد سمجھ گئے اور مزید اصرار نہ کیا اور مجھے ساتھ لے کر چلے گئے میرا تو وہی پرانا

Marfat.com

حساب بلکہ اس سے بھی کچھ اور زیادہ خراب۔ میں پیشاب کے لیے بھی جاتا تو دو آدمی میرے پیچھے ہوتے سخت پہرا لگا تھا۔

☆تڑپ دیدِ مُرشد☆

ایک دن میرے مرشد پاک حضور پیر ولی احمدؒ مجھے آ کر ملے اور فرمانے لگے کہ میری زندگی کُل 25 دن رہ گئی ہے جتنا جلدی ہو سکے میرے پاس پہنچو سخت پہرے کے باوجود ایک شام میں پھر بھاگ کھڑا ہوا کپڑے جوتے راستے میں پھینکے اور حضورؒ کے پاس پہنچ گیا بابا جی حاضر حضورؒ کا عرس و میلہ لگا ہوا تھا جو 8 بھادوں سے 16 بھادوں تک رہتا تھا ہم تین آدمی تھے ایک میرے مرشدِ پاک کا غلام جو ہندو تھا دوسرا حاضر حضورؒ نے بھیجا تھا کہ اس کو حصہ دینا شام سے کچھ پہلے حضورؒ ہم تینوں کو فرمانے لگے کہ آج کپڑے وغیرہ دھوؤ آج نفل پڑھیں گے وہ دونوں کپڑے دھو کر آ گئے میرے پاس تو کپڑے تھے ہی نہیں حضور مرشد پاکؒ ایک طرف بیٹھ گئے اور فرمانے لگے ہاں سب لوگ نفل پڑھو اُن دونوں نے کعبہ کی طرف سجدہ کیا میں نے حضور مرشد پاک کی طرف سجدہ کیا جب یہ عمل تمام ہو چکا ہم تینوں حضور کے سامنے بیٹھ گئے مجھے چپکے سے فرمانے لگے کہ ان کو میری پشت کی پیچھے نہ آنے دینا کچھ وقت گزرا تو وہ دونوں سو گئے بلکہ حاضر حضورؒ والے آدمی کی ٹانگیں حضور مرشد پاکؒ کی جھولی میں چلی گئیں حضور مرشد پاکؒ مجھے اٹھا کر اپنے ساتھ مسجد میں لے آئے جب مسجد کے صحن میں آئے تو حضورؒ کا وضو باطل ہو گیا۔ میں حیران ہوا کہ حضورؒ کا وضو باطل کیوں ہوا۔ آخر یہ مسجد ہے یہ کیا ماجرا ہے میری طرف دیکھ کر فرمانے لگے بیٹا حیران کیوں ہو گئے ہو میلے کے دوران ایک بد عمل کا احتلام ہوا ہے اس کے ناپاک قطرے یہاں گرے ہیں میں اس کو پاک کر رہا ہوں۔

☆ظاہری و باطنی غسل اور منزلِ ولایت پر فائز کرنا☆

مجھے پانی کے مَٹ کے قریب لے گئے لنگوٹ بندھایا پھر اپنے دستِ مبارک سے مجھ چار کوزے انڈیلے اور میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمانے لگے کہ آج کے بعد تم نے تمام زندگی اپنے جسم پر پانی نہیں ڈالنا اور نہ ہی اس لنگوٹ کی گرہیں کھولنا۔ میں نے عرض کی حضور

Marfat.com

آپؒ کے حکم کی تعمیل کروں گا مجھ سے بار بار فرماتے دیکھنا میں نے جو تم کو اپنے سینے کی کمائی دے رہا ہوں اس میں خیانت تو نہیں کرو گے میں ہر بار عرض کرتا حضورؒ میری جان چلی جائے گی مگر آپ کی امانت میں خیانت نہ کروں گا۔ پھر مجھ سے پوچھنے لگے کہ کبھی اپنی ماں سے ملاقات ہوئی ہے میں نے عرض کیا نہیں حضور! کبھی نہیں ہوئی مجھے اللہ پاک کا ایک اسم بتایا اور سجدہ کرنے کو کہا میں نے سجدہ کیا پھر پوچھنے لگے کیا دیکھا ہے میں نے عرض کی کچھ نہیں غرضکہ اسم اللہ کے ساتھ میں نے تین دفعہ سجدہ کیا مگر کچھ نہ نظر آیا پھر فرمانے لگے علیؓ اور اس کے ولی کا میرا نام لے کر سجدہ کرو۔ میں نے حضورؒ کا نام لے کر سجدہ کیا تو مجھے عرشِ العُلا اور پھر تختِ اثریٰ میں سب کچھ نظر آنے لگا اور میری ماں بھی میرے پاس آکر بیٹھ گئیں اور مجھ سے باتیں کرنے لگ گئیں جب سب عہد و پیمان ہو چکے تو حضورؒ مسجد کے اندر تشریف لے گئے وہاں مٹی کا دیا جل رہا تھا جس میں تارا میرا کا تیل لبالب بھرا تھا حضورؒ نے ہاتھ پر رکھ لیا اور فرمانے لگے لا اللہ اِلا اللہ اگر تجھے میرا فیصلہ اور میرا یہ بچہ منظور ہے تو میری تسلی اور تشفعی کے لیے یہ دیا نہ ٹوٹے نہ بجھے اور نہ ہی اس سے تیل باہر گرے زور سے مسجد کے اندر سے باہر پھینک دیا جو مسجد کی آڈ کے ساتھ جا گرا نہ ٹوٹا، نہ بجھا اور نہ اس کا تیل باہر گرا۔ فرمانے لگے جاؤ بیٹا تم اللہ کے گھر منظور ہو گئے ہو تمہارا دیا قیامت تک جلتا رہے گا تم نے میرے پیشوا آقائے نامدارؒ کے دربار کو دربار بنانا ہے اور قبر کی جگہ بھی حضورؒ سے لینی ہے کل میرا دین مستری کے گھر وِصال ہو جائے گا بیٹھ کر مجھے روتے نہ رہنا اپنا کام کرنا جو میں نے تمہارے ذمہ کیا دوسرے روز ایسا ہی ہوا میں کیسے نہ روتا حضورؒ مجھے رونا تو تمام زندگی کا دے گئے شاید میں قبر میں بھی روتا رہوں۔

☆نفس کی پاکیزگی☆

اس کے بعد جہاد بالنفس شروع ہو گیا فتح جنگ مسجد سے دو کوزے لائے جو آقائے نامدارؒ کی مسجد میں توڑ کر دفن کئے کچھ روز بغیر کھائے پیئے مسجد میں قیام کیا پھر اس مسجد سے دو کوزے لیے جو ٹھٹی گجراں جا کر توڑ کر مسجد میں دفن کر دیئے اس مسجد میں پیر ولی احمدؒ کانی

Marfat.com

عرصہ رہے تھے۔ کچھ روز قیام کرنے کے بعد آقائے نامدارؒ کے دربار پر واپس آ گئے اس وقت دربار کی یہ پوزیشن تھی حضورؒ کی کچی قبر مبارک صرف مٹی کی ڈھیری باہر ایک چھوٹی سی کچی چار دیواری جس کا دو فٹ دروازہ جس میں ایک لکڑی دونوں دیواروں کے آر پار گزری ہوئی تاکہ کوئی جانور اندر نہ گھسے بارش وغیرہ نہ ہونے پائے یا کوئی اور وَبا ہونے کی صورت میں لوگ مٹی سے اس چار دیواری کی لپائی کرتے تو بارش برس پڑتی ایک دس بارہ مربع گز کا چھوٹا سا تالاب تھا جس پر ایک ٹیڑھا سا پھلاہی کا درخت تھا اس جگہ کو بدڑہ کہا جاتا تھا۔ جو داخلی حطار ہے پنڈ یکھب کے سرداروں کی ظلم زیادتی سے بھاگ کر ایک آدمی نے ایک ڈھوک ڈیرہ بنایا جو ڈھوک گھیبی کہلاتا جو چار سو گز مشرق کی طرف سے اسی طرح جب اللہ تعالیٰ کے اس عاشق نے اس بدڑہ کو اپنے خون سے رنگین کیا تو پریم نگر فقیراں بنا دیا اور اس کچی چار دیواری کو معلّٰے اور دنیا کا ایک عجوبہ بنا دیا یہ کسی نے سچ کہا

جتھے عاشق رہندے نے
اوتھے ہوندا رب دا نور تجلّی اے۔
کر دین معلّٰے کرب بلا
یا رب دا عرش معلّٰے اے

☆ چلہ کشی کیلئے پابند بامسکن ☆

سب سے پہلے سرکارؒ نے دربار کے ساتھ 6x6 فٹ کا ایک چھوٹا سا مکان جھگی بنائی جس میں 6x6 انچ کی چھوٹی سی کھڑکی رکھی جس سے چائے کی پیالی گزر سکتی تھی باقی چاروں اطراف سے بند کر لیا اندر ایک کوزہ پانی کا لے کر 41 دن کا چلہ شروع کیا سگریٹ متواتر ایک کے بعد دوسرا لگایا کرتے۔ اپنے جسم اطہر پر سگریٹ کے گُل لگانے شروع کر دیئے خاص کر دونوں بازوؤں پر جب چھالا بنتا اس کو پھاڑ کر لال مرچ اور نمک لگاتے پسی ہوئی لال مرچ اور نمک چلہ گاہ میں لے گئے تھے اس زخم پر لگاتے۔ جھگی کے باہر لوگوں کا ہر وقت ہجوم رہتا۔ گاؤں کا ایک آدمی کہنے لگا یہ آدمی اندر مر جائے گا اس کے وارث تم سب کو قید کروا دیں گے

Marfat.com

جو بڑے بااثر لوگ ہیں اگر تم نہیں باہر نکالتے تو میں نکالتا ہوں اندر سے آواز آئی آگ سے مت کھیلو میں تمہاری سات نسل ختم کردوں گا۔ ڈر گیا اور کچھ کئے بغیر چلا گیا۔ 41 دن گزرنے کے بعد جھگی کو کھولا تو فقیر ایک نور کی قندیل نظر آنے لگے عمر کے لحاظ سے عین شباب 20 بیس سال کی عمر تھی ویسے بھی بہت ہی خوبصورت تھے۔ یہ 1937ء ستمبر اکتوبر کا واقعہ ہے چلے سے نکل کر تقریباً 2 سال دربارِ آقائے نامدارؒ پر رہے۔

☆ایشیاء کے مزارات پر حاضری☆

پھر مرشد پاکؒ نے حکم دیا کہ میرا 114 سو چودہ فقیروں پر ادھار ہے جاؤ ان سے میرا ادھار وصول کرو پھر سرکارؒ نے ایک لمبا سفر شروع کیا ابتداء حضرت باباجی شاہ فتح حیدرؒ ٹیکسلا سے کی۔ پھر گولڑہ شریف پیر مہر علی شاہؒ کے دربار شریف پر کچھ دن ٹھہرے اور شاہ چن چراغ حضورؒ کے دربار شریف پر حاضری دی کچھ روز ٹھہرے پھر حضرت بری۔ لطیف بری امامؒ پاک کے دربار شریف پر گئے وہاں سے فارغ ہوکر باباجی سائیں کرم الٰہی کانواں والی سرکارؒ سے ہوتے ہوئے کھڑی شریف دمڑی والی سرکارؒ پر گئے مختصر سا قیام کیا اور سیدھے لاہور بی بی پاکدامن، داتا حضورؒ، میاں میرؒ اور شاہ محمد غوث قادریؒ کے دربار شریف پر کافی دن رہے کیونکہ باباجی آقائے نامدارؒ کا مرشد خانہ تھا اُدھر سے پاکپتن شریف باباجی فریدؒ حضور کے ہاں کچھ دن قیام کیا اور ملتان کی زیارات کے بعد ہندوستان کے تاجدار ہندالولی حضرت معین الدین چشتیؒ کے دربار شریف پر 21 دن ٹھہرے حضورؒ نے ایک ہندو کو حکم دیا تھا کہ میرا خاص مہمان ہے اس کی خوب خدمت کرنا وہی سرکارؒ کے طعام و قیام کا بندوبست کرتا تھا ایک دن حضورؒ فرمانے لگے کہ بیٹا کل میرے دربار پر دو آدمی آئیں گے جن کا فیض تیرے ہاتھ میں ہے ایک نابینا ہے اور دوسرا بے اولاد صبح دونوں آگئے میں نے دعا کی تو نابینا موقع پر ہی بینا ہوگیا، بے اولاد کو بھی اللہ تعالیٰ نے ضرور اولاد سے نوازا ہوگا۔ پھر وہاں سے پیر علاؤالدین علی احمدؒ صابر کلیر شریف پر حاضر ہوئے کچھ دن ٹھہرے وہاں سے فارغ ہوکر سیدھے دربار آقائے نامدارؒ پر گئے کچھ دن قیام کے بعد پالکی میں بیٹھ کر سینکڑوں لوگوں کے ساتھ ڈھول باجوں پر

Marfat.com

رقص کرتے اللہ تعالیٰ کے تیسرے عاشق حضرت بابا جی فضل شاہ کلیامیؒ کے دربار شریف گئے وہاں سے وہ چھری جس سے حضورؒ نے گوشت کاٹا تھا ایک واسکٹ، ٹوپی اور کھڑانواں لے کر آئے جن کے بارے میں حضور وصیت فرما گئے تھے کہ میرے بعد ایک جوان پالکی میں آئے گا یہ چیزیں اس کی امانت ہیں۔ سب لوگوں نے لنگر کھایا اور ناچتے گاتے اور رقص کرتے واپس دربار شریف آقائے نامدارؒ پر پہنچ گئے۔

☆تعمیرِ نو پریم نگر فقیراں☆

کچھ دن قیام کیا اور حطار سے شمال کی طرف تقریباً ایک میل دور ایک غیر آباد جگہ جو ملک سلطان ولد عبداللہ قوم بھٹی کی ملکیت تھی وہاں جا کر بیٹھ گئے جو اس نے حضور کو فی سبیل اللہ دے دی جو تقریباً 80 کنال پر مشتمل ہے اس کو آباد کیا اور وہاں ایک کنواں کھدوایا کیونکہ اس علاقہ میں پانی کی بڑی قلت تھی شمالاً جنوباً بہت بڑے شیڈ بنوائے جن پر لینٹر ڈالے ان شیڈوں سے شمال کی طرف ایک کمرہ اس پر بھی لینٹر سامنے ایک بڑا برآمدہ شرقاً غرباً ایک بڑا ہال جس پر لینٹر کے ساتھ 5 بڑے کچے مکان جن پر لکڑی کے چھت اور ساتھ ہی ایک بڑا تہہ خانہ جس میں پتھروں کی ڈاٹ مغرب کی طرف شمالاً جنوباً 5 مکان جن سب پر لینٹر جو لنگر خانہ کہلاتا ہے کنویں کے پیچھے اپنے لئے ایک کچی جھگی بنوائی کالا چٹا پہاڑ شمال کی طرف صرف 6 فرلانگ ہوگا پھر حضورؒ نے سنگ مرمر نکالنے کا اہتمام کیا اور کالا چٹا پہاڑ سے سنگ مرمر نکالا ان بڑے شیڈوں میں مشینری لگائی جو بڑے بڑے سنگ مرمر کے پتھروں کو چیر کر پلیٹیں بناتی کٹر پالش کرنے والی مشینیں چپس بنانے کی کریش مشین اور پوڈر بنانے کی چکی شامل ہے ساتھ مال مویشی کا سلسلہ بھی شروع کیا جن میں 40/45 اونٹ، چار پانچ سو بکری، تین سو گائے، 25/30 بھینسیں، 20/25 بیل، 12/14 ہرن ہڑیار ہر نسل کے کتے، بھیڑیئے، گیدڑ، لومڑ اور ہر قوم کا انسان بھرتی کیا اور ڈیرے کا نام رنگ پور فقیراں رکھا جب قلندر کبریا سب سازو سامان تیار کر چکا تو اپنے اور اپنے مرشد پاک کے پیشوا حضرت آقائے نامدارؒ سرکار کے روضہ پاک کی تیاری شروع کر دی جیسا کہ مرشد پاک نے حکم دیا تھا کہ آقائے نامدارؒ کے دربار کو

Marfat.com

دربار بناؤ روزانہ سینکڑوں لوگ کام کرتے بنیادیں چودہ (14) فٹ گہری مزارِ پاک کے گرد 40x40 گز جن میں بڑے بڑے پتھر اور چونا کی کئی بھٹیاں خرچ ہوئیں اب ڈھول باجے بج رہے ہیں بکرے ذبح ہو رہے ہیں دیگیں پک رہی ہیں لوگ کھا رہے ہیں بیل گاڑیاں پتھر لا رہی ہیں کچھ چیزیں اونٹوں پر لائی جا رہی ہیں کیونکہ اس وقت سڑکیں اور گاڑیاں کم تھیں ہر وقت میلہ کا سماں ہوتا گردونواح کے سردار لوگ حسد کے مارے جلنے لگے طرح طرح کے پراپگنڈے شروع کر دیئے یہاں تک کہ ڈی سی اور ایس پی تک شکایتیں کرنا شروع کر دیں کہ یہ آدمی سونا بناتا ہے اور نوٹ بنانے کی مشین رکھی ہوئی ہے سب بدمعاش لوگ رکھے ہوئے ہیں علاقے میں جو چوریاں اور جرم ہوتے ہیں یہ آدمی کروا رہا ہے کئی دفعہ چھاپے لگے جب افسرانِ بالا فقیر کو دیکھتے فقیر کے قدموں میں سر رکھ دیتے آہستہ آہستہ سرداروں کی آگ ٹھنڈی ہونی شروع ہوگئی اور فقیر کے پاس آنا شروع کر دیا چائے مٹھائیاں بہترین کھانوں سے تواضع کرتے کچھ لوگ کہتے حضور یہ وہی لوگ ہیں جو آپ کی مخالفت کرتے تھے تو فرماتے بیٹا ہم مسافر اور مسکین ہیں ہماری کسی سے کیا دشمنی پھر مسکراتے ہوئے فرماتے'' بدبختاں تو ڈریئے تے کجھ اُناں دے اگے وی دھریئے۔'' لنگر کا بہت بڑا نظام تھا جو آج بھی ویسے ہی چل رہا ہے 2 من آٹا ایک وقت پر خرچ ہوتا تھا غربت کا زمانہ تھا لوگ دور دور سے پیٹ بھر کر روٹی کھانے کے لیے آتے تھے ایک دن فرمانے لگے غریبو! میں نے اللہ تعالیٰ سے 100 سو کنال زمین اور دس بستر فالتو منظور کرائے ہیں جب آقائے نامدارؐ کا روضہ مکمل ہوگا تو اللہ تعالیٰ سے اس قدر روزی دلاؤں گا کہ پرندے بھی چھوڑ جائیں گے فتح جنگ سے جنوب کی طرف 7/8 فرلانگ دور غیر آباد پتھریلی اور بیکار زمین جو 357 کنال پر مشتمل ہے خرید کر اس کو آباد کیا اس میں سے چار ڈیم کے نام سے پتھروں کے ڈیم بنائے باقی زمین پر فصل کاشت فرماتے تھے۔ آپؒ نے فرمایا میں ڈیم بنا رہا ہوں ملک میں ڈیم بنیں گے 4/5 مکان بنائے جن پر لینٹر ڈالے اور ڈیرہ کا نام نوشہرہ رکھا۔

Marfat.com

☆عشق اور جہاد بالنفس☆

جب تینوں ڈیرے مکمل ہو چکے تو فقیر نے جہاد بالنفس کا انوکھا اور چونکا دینے والا سلسلہ شروع کر دیا رنگپور والے ڈیرے پر جا کر ایک پھلاہ کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے بھوک پیاس یعنی روزہ دار کا سلسلہ تو پہلے چلہ سے ہی سے شروع تھا جو 41 دن کا تھا پھر یہ 12 بارہ سال تک گیا فقیر نے کسی قسم کا اناج 12 سال تک منہہ میں نہیں ڈالا تھا صرف چائے کی ایک پیالی صبح و شام اور سگریٹ لگا تار پیتے یہ فقیر کی خوراک تھی۔ میراثی ڈھول بجاتا دو آدمی جن کے ہاتھ میں دو دو اُسترے تیز دھار اُس ڈھول کی گت پر فقیر کے جسم اطہر پر چلاتے اور پچھ لگاتے 18/20 سال کا نوجوان تھے خون کی ندیاں بہہ جاتیں تھیں خون کو برتنوں میں ڈال لیا جاتا پھر وہ خون بھیڑیوں، گیدڑوں اور لومڑوں کے سامنے رکھا جاتا جو وہ چاٹ لیتے یہ تینوں قسم کے جانور پہلے ڈیرے پر رکھے ہوئے تھے زخموں سے صرف پاؤں کی تلیاں بچی ہوئی تھیں جب پچھ لگنے ختم ہوتے تو لال مرچ اور نمک پسے ہوئے دو برتنوں میں آجاتے اللہ تعالیٰ کا چوتھا اور آخری عاشقوں کا سردار اپنے ہاتھوں سے مُٹھیاں بھر بھر کر اُن زخموں پچھوں پر ملنا شروع کر دیتا۔ چہرے کے کئی کئی رنگ بدلتے مگر زبان سے اُف تک نہ نکلتی تھی لوگ اکٹھے ہو جاتے اور زارو قطار روتے لیکن فقیر بادشاہ کو کوئی پرواہ نہ ہوتی ایک دو دن کی بات نہیں یہ سلسلہ ساٹھ دن تک چلتا رہا آخر اُن آدمیوں نے انکار کر دیا کہ آخر ہم بھی انسان ہیں پتھر نہیں اب تو زخموں میں زخم لگ رہے ہیں خالی کوئی جگہ نہیں جہاں ہم پچھ لگائیں فرمانے لگے ابھی تو خون موجود ہے پھر جسم اطہر پر سنگیاں لگوانی شروع کر دیں یہ بیل کے سینگ کا کھوکھا ہوتا ہے جس کے پتلے سرے پر چھوٹا سا سوراخ ہوتا ہے جس کو آدمی چوستا ہے جس سے وہ کھوکھا خون سے بھر جاتا ہے پھر یہ منزل شروع ہوگئی کہ اس وقت تک چلتی رہی جب خون کے بجائے کگا پانی سنگی میں آیا اس کے بعد وہ چھری جو کلیام شریف سے لائی تھی اس سے جسم اطہر کا گوشت کاٹنا شروع کر دیا 24 گھنٹے ڈھول باجے بجتے رہتے اس دوران جسم سے گوشت کو ہاتھ سے پکڑنا دوسرے ہاتھ سے اتنی بڑی بوٹی کاٹ کر اُدھر پھینک دینی جو اٹھالی جاتی جب بدن سے

81556

Marfat.com

گوشت ختم ہوگیا تو سفید ہڈیاں نظر آنے لگ گئیں ایک دن قوال قوالی کر رہا تھا جب اس نے یہ الفاظ منہہ سے گائے ہمیں نام و نشاں سے کیا غرض جب مرمٹے تیرے نام پر پاس ہی تیزاب کی بوتل پڑی تھی اٹھائی اور اپنی گردن پر انڈیل دی ایک شوں کی آواز آئی اور اللہ تعالیٰ کا عاشق اُٹھ کر دھمال ڈالنے لگ گیا تیزاب کیا تھا اُس نے تمام بدن پرزے پرزے کر دیا اور جلا دیا جو قطرے لنگوٹ کے ڈب پر رُکے انہوں نے پیٹ کے بائیں طرف کو کھا لیا اور اُس جگہ سے سفید بلبلا سا بن گیا۔ جب فقیر سانس لیتا باہر نکل آتا سانس لینے پر اندر باہر نکلتا رہتا تھا۔ پھر جب جون جولائی کی دھوپ میں 12 بجتے ہی لحاف آدھا نیچے اور آدھا اُوپر کر کے منہ اندر رکھ لیتے اور تپتی زمین پر لیٹ جاتے۔ سائل دعا کے لیے آتے اندر ہی منہہ رکھے فرماتے ہاں تمہارا یہ نام ہے تمہارے باپ کا یہ نام ہے فلاں جگہ سے آئے ہو اس کام کے لئے آئے ہو چلو تمہارا کام ہوگیا چونکہ سرکارؒ کا جسمِ اطہر زخموں سے چور تھا صرف پاؤں کی تلیاں ہی زخموں سے خالی تھیں فرمایا میں نے امام حسینؓ کی سنت پوری کرتے ہوئے اپنے جسم پر اُن کی محبت میں زخم لگائے۔ چوبیس (24) گھنٹے رات دن پاؤں کے بل بیٹھ کر گزارتے زخموں پر گھروگی گھی کی پٹیاں کی جاتیں صبح کھولی جاتی زخم پٹی کے ساتھ چمٹے ہوئے ہوتے تھے فرماتے جھٹکے سے پٹی کو کھولو ایسا کرنے سے پھر زخموں کے منہہ کھل جاتے اگر کوئی آدمی کھولتے وقت سی کرتا تو منہہ پر تھپڑ مارتے فرماتے زخم مجھے لگے ہیں اور سی تم کیوں کر رہے ہو۔ زخم تقریباً تین سات تک رہے۔ ٹھیک ہونے کے بعد زخموں سے چمڑا اُکھڑ جاتا پھر اس چمڑے کو قینچی سے کاٹا جاتا ایک روز بیٹھے تھے اور سامنے مَچ میں کوئلے دھک رہے تھے چھاتی کے بل مَچ میں چلے گئے انگارے جسم اطہر کے اندر چلے گئے جن کو اُچے سے پکڑ پکڑ کر باہر نکالا گیا۔ میرے شہنشاہؒ نے تمام دنیا کے مجاہدہ کرنے والوں کے ریکارڈ توڑ دیئے اکثر سائل عورتیں ڈھول پر ڈھولے ماہئے گاتیں ایک نے یوں گایا۔

مندراں والیا مُرشد بھلا منایا ای
دے کے تَن سارا سُہنا عشق کمایا ای

Marfat.com

چونکہ یہ دور انگریزوں کا تھا قلندرِ کبریاؒ نے اعلان کر دیا کہ میں نے انگریزوں کو اس ملک میں نہیں رہنے دینا۔ میں پاکستان بناؤں گا دربار شریف کے سامنے چوبیس 24 کنال کا رقبہ تھا جو شمالاً جنوباً پھیلا ہوا ہے شمال سے مٹی اُٹھا کر جنوب اور جنوب سے اُٹھا کر شمال ڈلوانی شروع کر دی دنیا دار لوگ ہنستے کہ باباجیؒ یہ کیا کر رہے ہیں جبکہ ایک ہی قسم کی مٹی ہے اِدھر اُدھر لے جانے کا کیا فائدہ حطار گاؤں کا ایک نمبردار تھا کہنے لگا حضورؒ میری مجال تو نہیں لیکن لوگ پوچھتے ہیں اور میں خود بھی حیران ہوں برائے کرم وجہ تو بتا دیجئے فرمانے لگے فقیر کے رازوں کو نہیں چھیڑنا چاہیئے اب تو میں تجھے بتا دیتا ہوں لیکن آئندہ مجھ سے ایسے سوال نہ کرنا میں ہندوؤں کو اُدھر بھیج رہا ہوں اور مسلمانوں کو اِدھر لا رہا ہوں کچھ دن گزرے تو غدر پڑ گیا ہندو اُدھر جانے لگے اور مسلمان اِدھر آنے شروع ہو گئے راولپنڈی شہر میں راجہ بازار کے ساتھ ایک چھوٹی سے پُلی تھی جس کے نیچے ایک فقیر سائیں بھاگ بیٹھتا تھا جو باطنی طور انگریزوں کا ساتھ رکھتا تھا ایک دن مندراں والی سرکارؒ چڑھائی کر کے اس کے پاس گئے۔ وہ فقیر مَدھَک پیتا تھا جو ایک نشہ ہے کھاتا پیتا کچھ بھی نہ تھا سوکھ کر لکڑی بنا ہوا تھا کافی عمر کا اور تجربہ کار فقیر تھا یہ کہانی میں نے حضور مندراں والی سرکارؒ کی پاک زبان سے اپنے کانوں سنی حضورؒ نے فرمایا میں جوان تھا اتنا تجربہ میرا نہ تھا جتنا سائیں بھاگ کا تھا۔ میں نے اسے کہا کہ سائیں بھاگ مجھے گانا سناؤ وہ کانپا اور میری طرف دیکھ کر کہنے لگا گانا تو قصائی گلی میں ہوتا ہے میں نے تو کبھی گانا نہیں گایا میں نے کہا میں تو تم سے سننے آیا ہوں۔ اُس نے مجھ پر ایسا وار کیا کہ میری گردن کی رگیں کاٹ دیں اور میرا سر نیچے جھک گیا باطنی طور پر میرے پیشوا حضرت آقائے نامدارؐ پہنچ گئے جنہوں نے اُنگلی سے میری گردن پر اپنا لعاب دہن یعنی تھوک مبارک لگائی تو میری گردن جُڑ گئی اور میں ٹھیک ہو گیا لیکن میں واپس آ گیا۔ کچھ دنوں کے بعد پھر تیاری کر کے میں سائیں بھاگ پر حملہ آور ہوا میں نے پہلے اپنے غلام ملنگ شیر جنگ کو کہا کہ اس کو پکڑ کر میرے پاس لے آوے جب شیر جنگ سائیں بھاگ کے پاس گیا تو ہاتھ باندھ کر کہنے لگا شیر جنگ اپنے بادشاہ کو کہہ کہ تو ابھی نوجوان ہے اور میں بوڑھا ہوں مجھے

Marfat.com

کیوں تنگ کرتا ہے دیکھ فقیری تو ہڈیاں کھا جاتی ہے شیر جنگ میرا حال دیکھ اور مجھ پر ترس کر شیر جنگ سائیں بھاگ کی باتوں سے مغلوب ہوگیا اور میرے پاس آ کر کہنے لگا شہنشاہؒ غریب کو معاف کرو شیر جنگ بیچارے کو اصل بات کا تو علم نہ تھا میں خود چیمبر میں روند ڈال کر کی مثال پر سائیں بھاگ کے پاس گیا اور کہا اب کے تو میں گانا سنے بغیر نہ جاؤں گا پھر کہنے لگا گانا تو قصائی گلی میں ہوتا ہے میں نے کہا اگر گانا سنا دیتے تو خود بھی بچ جاتے اور تمہارا پُل بھی بچ جاتا وہ پُل نہ تھا باطنی لحاظ سے انگریزوں کی حکومت تھی جس کی وہ رکھوالی کر رہا تھا میں نے کہا پُل گر رہا ہے بچاؤ بچا سکتے ہو تو بیٹا اب اُس کی کیا طاقت تھی کہ پُل کو بچاتا۔ پُل سے نکل کر باہر بیٹھ گیا اور کہنے لگا پُل گرا دو نقصان نہیں ہوگا پُل دھڑم سے گر گیا اس وقت پُل پر کوئی آدمی یا ٹانگہ وغیرہ یا گاڑی ہوتی کچھ بھی نہ تھا انگریز نکل گئے بغیر نقصان کے ورنہ ایسے انقلابوں میں نقصان تو ہوتا ہے۔ چند روز بعد سائیں بھاگ فوت ہوگیا۔ پھر فرمانے لگے میں نے پاکستان تو بنایا لیکن بڑی مشکلوں سے تمام فقیروں نے میری پاکستان والی تجویز کی مخالفت کی شاہ منصورؒ کہنے لگے میری سولی مسلمانوں کا ہی کارنامہ ہے، شاہ شمسؒ کہنے لگے میری کھال بھی مسلمانوں نے اُتاری، سرمستؒ سر کو ہاتھ میں اُٹھائے کہنے لگے یہ مسلمانوں کی ہی کاروائی ہے۔ یہ قوم بڑی ظالم قوم ہے۔ حکومتوں کے لائق نہیں اس کام سے بعض آجاؤ میں نے کہا نہیں میں پاکستان تو بناؤں گا آخر بری امام سرکارؒ نے میرے حق میں ووٹ ڈالا اور بعد میں فقیر بھی مان گئے میں ناقص علم تھا بولا حضورؒ اللہ تعالیٰ پاکستان کی خیر رکھے اس کے حالات تو بڑے کمزور اور غلط ہیں میری بات سے طبیعت میں جلالت سی محسوس ہوئی اور فرمانے لگے میں نے پاکستان کی 10000 دس ہزار سال کی بنیاد رکھی ہے اس کی اینٹ کوئی نہیں ہلا سکتا۔ اس کے بعد پھر کوئی میرے جیسا جلالت والا فقیر پیدا ہوجائے گا جو اور بڑھا دے گا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆رُشد و ہدایت☆

ایک دن فرمانے لگے میں نے ان مسلمانوں کا 12 بارہ سال اللہ تعالیٰ کے دفتر کی باتیں بتائیں اور 20 سال ان کو پنجابی میں قرآن سنایا پھر فرماتے ہیں کہ اس چودھویں صدی کا ضامن بن کر کوئی فقیر یا روح نہیں آتا تھا وہ میں آیا ہوں ہندو پاک کی سرزمین کی تاریخ بتائی ہے کہ یہ ہر 100 سو سال کے بعد خون سے سیراب ہوتی ہے وہ میں نے روکی ہے ادھر ہر 20/40 سال کے ہیضہ اور طاعون کی بیماری آتی تھی وہ میں نے روکی ادھر مائیں بیٹوں کو ترستی تھیں میں نے بیٹے عام کیے قحط و افلاس اس سرزمین کا مقدر تھا میں نے روزی عام کی جس طرح لوگ باہر ملکوں میں روزی کمانے جاتے ہیں وہ وقت جلد آرہا ہے اسی طرح لوگ پاکستان میں آئیں گے ان کو میں ایک نصیحت کرتا ہوں کہ سب کچھ کریں مگر ایک اغلام بازی (لوطی) نہ کریں یہ قوموں کے زوال کا سبب بنتا ہے جب نوجوان محفل میں آتے تو ان کو خاص کر یہ تلقین فرماتے چار چار شادیاں کرو لیکن اس فعل سے بچو اور اپنے دوستوں اور پیر بھائیوں کو بھی بتاؤ کہ مرشد کا یہ فرمان ہے مومن میں پاکدامنی، عبادت، ریاضت اور فیاظت لازم و ملزوم ہیں۔ جلال میں آکر فرمانے لگے (فعل کفر نہ باشد) اغلام بازی کرنے والا مرے تیسرے دن اس کی قبر کھول کر دیکھو اگر وہ قبر میں ہو میں زندہ ہوں تو میری زندگی میں مجھ سے نفرت کرنا اور اگر دنیا سے چلا جاؤں تو میری تربت سے نفرت کرنا وہ قبر میں نہیں ہوتا بلکہ اس کو فرشتے لوط والی سرزمین پر لے جاتے ہیں جس پر عذاب ہے۔ اکثر فرماتے تھے کہ تمہارے پاس ایک تو وقت کی قدر نہیں اور دوسرا لائق اور قابل انسان کی قدر نہیں جو زندہ قومیں ہوتی ہیں وہ ٹائم کی قدر کرتی ہیں جب اُن کا لائق اور قابل قومی ہیرو مرتا ہے تو اس کو سائنسی طریقے سے محفوظ کر لیتے ہیں جب قوم پر کوئی مشکل وقت آتا ہے تو دو زانوں ہو کر اس

Marfat.com

ڈیڈ باڈی کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں کہ ہماری رہنمائی کرو جو خیال دل میں آئے اس کا جواب سمجھتے ہیں تم اندھی قوم اپنے کامل اولیاء اللہ سے اس طرح کا فیض حاصل نہیں کر سکتے نہ تم میں شعور ہے نہ عقل صرف مسلمنڈ ہو ویسے ہی خدا خدا کرتے رہتے ہو دیکھتے نہیں ہو کہ خدا اور خدا کا نمائندہ کہاں بیٹھا ہے تم نے تو سمجھ رکھا ہے کہ ہم کھانے، سونے اور پہننے کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ایسا نہیں تم سے ایک ایک سانس کا حساب ہوگا جو انسانی شکل لے کر آیا ہے اس کے دونوں کندھوں پر دو (2) فرشتے ہیں جو ہر سانس کی کاروائی لکھتے ہیں جو رات اور دن کے 12 بجے بدل جاتے ہیں جا کر علیین اور سجین کے دفتروں میں تمہارے اعمال لکھوا دیتے ہیں وہی تمہارا اعمال نامہ ہوگا جو تمہیں قیامت کے روز پکڑایا جائے گا اُس وقت تمہیں پتہ چلے گا کہ ہائے وہ میرے سانس اور وہ گھڑیاں کتنی قیمتی تھیں جن کو میں نے ضائع کر دیا پھر کچھ نہ ہو سکے گا۔ یہ زندگی تو ایک خواب ہے اللہ تعالیٰ کا یہ قانون ہے کہ بچہ ماں کے شکم میں منتقل ہونے سے پہلے ماں کو خواب میں ملتا ہے اور بتاتا ہے کہ میں دنیا میں آ کر کیا کردار ادا کروں گا تھوڑی مائیں ہیں جن کو یہ علم ہے اور یاد رکھتی ہیں پھر چار قطرے باپ کے اور تین قطرے ماں کے سات قطروں کے بعد لوتھڑا بوٹی پھر اپنی قدرتِ کاملہ سے اُس میں ہڈیاں اور شکلیں بناتا ہے پیدا کر کے بچہ جوان پھر بوڑھا کر کے مار کر پھر خواب بنا دیتا ہے یہ ہے انسان کی حقیقت یہ حیوانِ ناطق بن ہادی و مرشد کے درندوں اور چار پاؤں سے بھی برتر ہے لوگو! جب سنِ بلوغت کو پہنچو تو سب سے پہلے اپنا ہادی و مرشد پکڑو مرشد کے بغیر زندگی حرام موت حرام اللہ تعالیٰ کا کام ہے انسان کو دنیا میں پیدا کر کے ساتھ شیطان (نفس) لگا کر زمین پر چھوڑ دینا اور تماشا دیکھنا انسان بیچارے کی کیا طاقت کہ اس مکّار اور شہہ زور دشمن کا مقابلہ کر سکے یہ مرشد کا ہی احسان اور کرم ہوتا ہے جو اس کو انسان سے اتار دیتا ہے اور انسان اپنے مقصد کو پا لیتا ہے جس کے لئے پیدا کیا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆ فیاضی ☆

حضرت بابا سائیں نور مجذوب قلندر رحمتہ اللہ علیہ کی باطنی فیاضیاں تو ہم بیچارے کیا جانیں کہ رات دن میں کیا کیا ہوتیں جہاں تک ظاہری بات ہے سرکارؒ غریبوں کو بیٹیوں کی شادیوں کے لئے جہیز جن میں سونے کے زیورات ہوتے بنوا کر دیتے تھے اکثر مسجدوں کے لیے اور امام بارگاہوں کے لئے فراخ دلی سے رقم دیتے تھے کبھی چھت اپنے ذمہ لے لیتے، کبھی عمارت کا سارا خرچہ خود کرتے، غربت کا زمانہ تھا اکثر غریب لوگوں کے پاس ہل چلانے کے لئے بیل میسر نہیں ہوتے تھے تو منشی کے نام چٹ روانہ کرتی کہ فلاں بیل اس آدمی کو دے دو کئی لوگ آ کر دودھ کی کمی کی عرض کرتے تو دودھ دینے والی گائیں اور بھینسیں فی سبیل اللہ لوگوں میں عنائیت فرماتے خاص کر سادات کے غریب لوگوں پر خصوصی نوازشیں فرماتے اور کہتے یہ سب مال خاتونِ جنتؑ کا ہے میں تو چوکیدار ہوں کہ کوئی اور نہ کھا جائے مسکراتے ہوئے فرماتے جنہوں نے سادات کا مال کھایا ہے دیکھنا صبح و شام اُن پر تبرّے پڑ رہے ہیں۔ حضورؒ کے لنگر پر ہزاروں غریب کھانا کھاتے تھے جو اب تک اسی طرح جاری ہے جو قیامت تک جاری رہے گا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆ابتدائی حالت جذب و مستی☆
☆اور مرشد کو پانی نہ پینے کا علم☆

ایک روز بابا سائیں نور خان مجذوب قلندر رحمتہ اللہ علیہ موضع کریما میں بیٹھے ہوئے تھے کہ حالت جذب رونما ہوئی رات اسی حالت میں گزاری۔ صبح اپنی بستی موضع بھٹو روانہ ہو گئے اور وہاں جب اڑھائی ماہ کا عرصہ گزر گیا تو ایک روز بوقت رات اپنے والدِ گرامی کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ جذبہ پیدا ہوا۔ دل میں آیا کہ والد صاحب میرے لئے نئے کپڑے خریدیں۔ تکرار شروع کر دیا مجھے کپڑے لے دیجئے انہوں نے فرمایا چار پانچ جوڑے موجود ہیں پہلے اتار دو اور جو چاہو دوسرے پہن لو عرض کیا نئے کپڑے لوں گا فرمایا روٹی کھاؤ رات ہے یہاں کوئی بازار نہیں صبح تم کو کیمبل پور سے کپڑے لا دوں گا۔ دل میں جنون عشق پیدا ہوا کپڑوں کا بہانہ تھا فوراً اٹھے کپڑے پھاڑ کر صحن میں پھینک دیئے اور صرف ایک چادر باندھ کر گھر سے نکل پڑے لوگوں میں غوغا ہوا کہ سیدنا نور خانؒ نے کپڑے پھاڑ دیئے ہیں اور بھاگ گیا ہے۔ آپؒ گھر سے بھاگ کر فتح جنگ اپنے پیارے مرشدؒ کے پاس صحیح سالم پہنچ گئے۔ صبح والد گرامی اپنے ملازموں سمیت واپس لانے کے لئے حضرت بابا ولی احمدؒ صاحب سرکار کے پاس پہنچے عرض کیا کہ میرا بچہ مجھے دیجئے انہوں نے فرمایا لے جایئے لیکن سائیں صاحبؒ نے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تو والد گرامی نے ملازموں سے کہا کہ ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دو اور پکڑ کر تانگہ میں بیٹھا کر لے گئے جب اپنے گاؤں میں پہنچے تو مسجد میں خاموشی سے بیٹھ گئے۔ نماز کے وقت نماز ادا کرتے اور پھر خاموشی سے بیٹھے رہتے۔ کھانا پینا بند کر دیا یہاں تک کہ حضرت بابا سائیںؒ حاضر مرحوم نے مقبرے پر سالانہ میلہ شروع ہوا تو جناب سائیں محمد

Marfat.com

نور خانؒ صاحب میلے پر حاضری کے لیے گھر سے نکل پڑے۔ گرمی کا موسم تھا جب کالا چٹا پہاڑ سے گزرے تو پیاس کی شدت نے ستایا۔ اجوالہ کے رقبہ میں کس (نالہ) جابا میں پانی پینے کے لئے گئے دیکھا کہ وہاں کات نامی پرندہ مرا پڑا ہے پانی نہ پیا چل دیئے اور جونہی مرشد گرامی بابا ولی احمدؒ کے پاس پہنچے تو انہوں نے فرمایا پانی کیوں نہ پیا عرض کیا حضورؒ اس میں کات مری پڑی تھی۔ فرمایا اللہ تعالیٰ کا نام لے کر پی لیتے ہر چیز خداوند کریم کے اسم مبارک سے پاک ہو جاتی ہے اسم مبارک نہ پڑھا جائے تو ناپاک۔ (مجذوب بعض اوقات ایسی باتیں کہہ دیتے ہیں جو عوام کی سمجھ میں نہیں آتیں پانی کا مسئلہ بھی ایسا ہی ہے دہ در دہ سے جو پانی کم ہو اور اس میں کوئی جانور مر جائے تو وہ بسم اللہ پڑھنے سے پاک نہیں ہوتا)

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆اللہ والوں کی حالتِ جذب و مستی☆
☆مرید پر بھی نہایت اثر انداز ہوئی☆

تیزاب کی بوتل کا ذکر عوام کی سمجھ میں نہ آنے والی بات۔ مرشد گرامی کے مدفون ہو جانے کے کچھ ماہ بعد جناب سائیں نور خان مرحوم رحمتہ اللہ علیہ نے فتح جنگ سے آقائے نامدار رحمتہ اللہ علیہ کے مزار مقدس پر رہائش اختیار کی۔ ایک اور مسجد کے حجرہ میں بیٹھے تھے کہ عطا علی خان موضع نیکا والے آئے اور عرض کی کہ میری اولاد نہیں ہے دعا فرمائیے غفور الرحیم بچہ عطا فرمائے۔ فرمایا ایک تیزاب کی بڑی بوتل بازار سے خرید لاؤ پھر دعا کریں گے موصوف نے فتح جنگ سے تیزاب کی بوتل لا کر پیش کر دی۔ عشق زوروں پر تھا بوتل سے ڈھکن اتار کر گردن پر تمام تیزاب الٹ دیا۔ تمام وجود آگ پکڑ گیا صرف ایک لنگوٹ باندھا ہوا تھا جس کے ساتھ جو تیزاب رکا وہ اندر چلا گیا گوشت جل کر خاکستر ہو گیا موضع کریما میں بھائی محمد علی خان صاحب جو کہ پٹواری تھے ان کی طرف اور کمترین کی طرف آدمی بھیجا گیا کہ بابا سائیں نور خان رحمتہ اللہ علیہ وفات پا گئے ہیں۔ واقعہ بہت خطرناک ہونے کی وجہ سے نزدیک بیٹھنے والے خوف زدہ ہو گئے تھے جب ہم دونوں کو وفات کی اطلاع پہنچی تو ہم گھوڑوں پر سوار ہو کر بوقت عصر وہاں پہنچے جونہی بندہ سامنے ہوا تو باباجی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا میری وفات پر آئے ہو عرض کیا جی حضور فرمایا میری بہت زندگی ہے روئیں مت چونکہ ہڈیاں ننگی ہو گئیں تھیں اور پیٹ کی سفید جھلی سے ہوا خارج ہوتی تھی بدن کو گھی گرم کر کے روز لگایا جاتا تھا جو کبھی سوا سیر کبھی ڈیڑھ سیر صرف ہوتا اور ننگی ہڈیاں سات سیر روئی میں لپیٹ دی جاتیں اور جسم کا جو حصہ گھٹنوں سے نیچے ٹانگیں اور بازو ٹھیک تھے ان پر سنکیاں لگائی جاتیں اور

Marfat.com

استرے سے بدن پر ضربیں لگائی جاتیں الغرض نہایت نازک حالت تھی۔ زخموں پر جو پٹیاں لگائی جاتیں دوسرے دن انہیں جو اتارتا اسے فرما دیتے کہ اگر آہستہ اتاری تو قیامت کے دن پکڑوں گا اتارنے والے استاد سید محمد تھے جو ایک سرے سے کھینچ کر زور سے اکھاڑتے پیپ اور خون نکلتا اور دیکھنے والے روتے تو بابا جی ان پر سخت ناراض ہوتے تعجب اس بات پر ہوتا کہ جسم اتنا دکھی اور فقیر ہر وقت خوش وخرم رہتے۔ روحانی خوشی بہت ہوتی جب وہ دور ختم ہوا تو ایک کوٹھڑی بنائی اور اس کا دروازہ چنائی کرا دیا لوگوں میں عام واویلا ہوگیا کہ بابا جی رحمتہ اللہ علیہ اس بند مکان میں مر جائیں گے اور ہم اہل ڈھوک پر قتل کا مقدمہ بن جائے گا آخر اکتالیسویں دن اس کوٹھڑی سے باہر آئے اور اس کے بعد گیارہ گیارہویں کیں جن پر بطور تبرک حلوہ پکایا جاتا جس میں پانی کی جگہ لوگ دودھ ڈالتے اور دور دراز سے بہت لوگ آکر حضور محبوب سبحانی قطب ربانی غوث اعظم عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کی گیارہویں شریف میں شرکت کرتے اس کے بعد دھوپ میں بیٹھنا شروع کیا پھر ۱۹۳۸ء میں کنگیوں کی منزل شروع ہوئی جو ایک سال تک اپنے ہاتھ مبارک سے خود بناتے ایک دن اسی کام میں مصروف تھے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆ بے مثال یادگار یعنی دربار حضرت خواجہ نامدارؒ ☆

☆ کی تعمیر کا آغاز ☆

دربار حضور خواجہ (نامدار) نمودار صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی بنیاد پندرہ فٹ گہری اور سات فٹ چوڑی بنوائی گئی جس کی بھرائی تقریباً پندرہ بیس من کے وزنی پتھروں سے ہوئی اور پھر چونا سے اس کے ردوں کو پر کیا جاتا جب مسالہ اوپر خود بخود باہر نکلتا تب دوسرا ردا شروع کیا جاتا۔ چونا کی ایک پوری بھٹی صرف ہوئی پھر برآمدہ کی بنیاد رکھی جو سات فٹ گہری اور پانچ فٹ چوڑی تھی اس کی بھرائی بھی ایسی ہی کرائی گئی جیسی دربار شریف کی بنیاد کی تھی پھر کچھ سال کام بند رہا کہ بنیادیں بیٹھ نہ جائیں پھر پانچ مکان جنوب مشرقی سمت میں بنانے شروع کئے بہت بڑے موٹے پتھر لگوائے جب یہ مکان تعمیر ہوگئے پھر مغرب کی طرف مسافروں کے کھانے اور بیٹھنے کے لئے برآمدہ کی بنیاد رکھی۔ برآمدہ کے پائے بنائے جو صرف ایک پتھر بنا کر کھڑے کئے گئے وہ سرخ سنگ مرمر سے جو بدڑہ کے قریب جو کان لگائی تھی وہاں سے برآمد ہوئے پتھر کے بہت شوقین تھے ہمیشہ ملنگوں کو فرمایا کرتے تھے بیٹا یہ یادگار دنیا میں بنا رہے ہیں کیونکہ آنے والی دنیا دیکھے واہ سبحان اللہ یہ پتھر کس طرح اکھاڑے گئے اور کس طرح دربار پر پہنچائے گئے اور کس طرح بنائے گئے جیسی تعمیر حضور رحمتہ اللہ علیہ نے کروائی باقی تمام ہندوستان اور پاکستان میں نہیں ہے کیونکہ عشق کی تعمیر اور دنیاوی تعمیر میں بڑا فرق ہے عشقی سلسلہ میں ہر آدمی خوشی سے کام کرتا ہے دنیادار کا کام طمع پر کیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆ کرامات ☆

اللہ تعالیٰ کے خلیفہ اور منتخب لوگوں کی تعریف دراصل اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف ہے۔ جیسے کہ فرمانِ رب العزت ہے کہ جن اور انسان لکھنے والے درخت قلمیں سمندر سیاہی بن جائیں تو سب چیزیں ختم ہو جائیں گی لیکن تمہارے رب کی تعریف ختم نہ ہوگی جہاں تک ہمارے اپنے مشاہدہ کا تعلق ہے۔

☆ آپؒ کی دعا سے صاحبِ اولاد ہونا ☆

ایک دفعہ راولپنڈی شہر سے دو سید زادیاں ماں بیٹی آئیں اور کہنے لگیں کہ بابا نور کہاں ملیں گے ہم نے دعا کروانی ہے دونوں نے برقعے پہن رکھے تھے اُن دنوں موجودہ گدی نشین سائیں بابا ملک محمد افسر خان حضورؒ کی چائے وغیرہ یا کوئی اور حکم آرڈر اُن کے ذریعے پاس ہوتا تھا وہ چھوٹے تھے لیکن حضور کے پاس جایا کرتے تھے فقیر کا اتنا خوف، رعب اور دبدبہ تھا کہ شیر کا دل لے کر جانا پڑتا تھا۔ گئے اور عرض کی! حضور دو مائیاں ہیں جو دعا کے لئے آئی ہیں فرمانے لگے اندر آنے دو سید زادیاں برقعے پہنے ہوئے بیٹھ گئیں بڑی بی بی نے اس طرح کہانی شروع کی بابا جی یہ میری بیٹی شادی شدہ ہے شادی ہوئے 15 سال ہو گئے ہیں اب اس کا خاوند اولاد کی وجہ سے اور شادی کرنے لگا ہے میرا خاوند بڑا امیر تھا ایک ہی لڑکی ہے سب کچھ رانی کو دے چکی ہوں اب اگر وہ شادی کرتا ہے تو ہم ماری گئیں میں تیری سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتی فقیری سے بھیک مانگنے آئی ہوں پوچھنے لگے تم کون ہو بی بی بولی سید زادیاں۔ فرمانے لگے ماں کا بیٹے سے کیا پردہ بی بی تو ماں میں بیٹا منہ سے برقعہ اتار کر پھر مجھے پہلے والی بات سناؤ بی بی نے پھر سنائی چھوٹی بی بی سے پوچھنے لگے بی بی کچھ پڑھی ہوئی

Marfat.com

ہو۔ بولی جی پڑھی ہوئی ہوں مجھ سے کوئلہ چھوٹی بی بی کو دیا اور فرمایا میری جھگی کی سامنے والی دیوار پر آج کی تاریخ، مہینہ اور وقت منٹوں اور سیکنڈوں کے ساتھ لکھو بی بی نے لکھ دیا اتنے میں بابا ملک صاحب چائے لے آئے آپ بھی ملک کر کے پکارتے تھے حضور کے پیالے میں ڈال کر ان بیبیوں کے سامنے بھی چائے رکھی فرمانے لگے تم چائے مت پیو اور چلی جاؤ چھوٹی بی بی سے فرمانے لگے میں نے تم کو بیٹا دے دیا نو ماہ دس دن کے بعد بی بی کا بچہ ہو گیا خاوند کراچی صدر ایوب خان کا سیکرٹری تھا غیر ملکی دورے اور دیگر مصروفیات کی وجہ سے گھر آیا ہی تھا برادری داروں نے طنزاً شاہ صاحب کو اطلاع دی کہ آپ کا بیٹا ہوا ہے مبارک ہو شاہ صاحب تو سن کر جل گئے فوراً گھر آئے اور اپنے بھائیوں سے بات کر کے اندر ہی ایک گڑھا کھودا کر ان تینوں کو مار کر گڑھے میں دبا دیں گے انتظار میں تھے کہ ذرا رات ہو جائے اُدھر بی بی فریادیں کیئے جا رہی تھی ہائے بابا سائیں نور خانؒ اب تو ہمارا سر بھی جا رہا ہے کیا بیٹا دیا فقیر جو ہو ہماری فریاد سنو شاہ صاحب نے خفگی پریشانی میں پیچھے ٹیک لگائی اور اُونگھ آ گئی کیا دیکھتے ہیں کہ ایک ہستی جس کے دونوں کانوں میں مندریں، جوگی لباس، پلنگ کو ٹھوکر مار کر فرمانے لگے یہ بچہ ہماری دعا سے ہوا ہے۔ مجھے سائیں نور خانؒ کہتے ہیں اگر تو نے بچے کو مارا تو میں تمہاری سات نسل مار دوں گا۔ خبردار! کوئی غلط قدم اُٹھاؤ جب آنکھ کھلی تو حیران پریشان اور دل میں جو آگ تھی کچھ ٹھنڈی پڑ گئی اور ساس ماں سے پوچھنے لگے کہ کسی فقیر کے پاس گئی ہو بی بی نے حضور مندراں والی سرکار کا نام بتایا پوچھنے لگے یہ فقیر کہاں رہتا ہے بی بی نے فتح جنگ کا نام بتایا کہنے لگے چلو مجھے اس فقیر کے پاس لے چلو بی بی اور شاہ صاحب ابھی کچھ فاصلے پر تھے کہ مردِ قلندر فرمانے لگے اے سید زادے! اگر میں دعا کروں تم کو عورت اور تمہاری بیوی کو مرد بنا کر تم سے بچے جنوا سکتا ہوں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے جو ناممکن کو ممکن بناتی ہے یہ بالکل حلال ہے اس میں حرام کا کوئی عنصر نہیں ہے وہ بچہ اب بھی زندہ و سلامت ہے۔

☆ آپؒ کی دعا سے موت حیات میں بدل گئی ☆

ایک دفعہ امیر خان گاؤں کا مستری رنگ پور جھگی پر کام کر رہا تھا کہ تارنگی تھی مستری کو

Marfat.com

بجلی نے پکڑ لیا اور جھٹکے سے دور پھینک دیا جس سے وہ مر گیا اور تمام جسم کالا سیاہی مائل ہو گیا حضور مندراں والی سرکارؒ پریم نگر والے ڈیرے پر تھے۔ رنگ پور جھُگی ملنگ گھوڑے پر سوار ہو کر اطلاع دینے کے لئے آیا ابھی کچھ فاصلے پر تھا کہ فرمانے لگے چلو دفع ہو جاؤ میرے ذمے لگا رہے ہو کہ میری جھُگی پر کام کرتے ہوئے مستری مر گیا ہے کوئی نہیں مرا چلو واپس جاؤ وہ بیچارہ انہیں قدموں واپس ہو گیا اُدھر مستری کا جسم پاؤں کی طرف سے سفید ہونا شروع ہو گیا جو چند منٹوں میں سفید ہو گیا اور مستری اُٹھ کر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کیا معاملہ ہے کہ تم لوگ اکٹھے ہو گئے ہو لوگوں نے کہا تم دیوار سے نیچے گر گئے تھے کہنے لگا ہاں مجھے جھٹکا تو لگا تھا اس لئے گر گیا ہوں گا جب ملنگ جھُگی رنگ پور پہنچا تو مستری ٹھیک زندہ سلامت بیٹھا تھا۔

☆ آپؒ کی دعا سے ماں بیٹے کا بچ جانا ☆

منیر حیدر شاہ قادر پور (تلہ گنگ) والا جو حضور کا غلام ہے کچھ یوں بیان کرتا ہے کہ ایک دن میں حضور کے پاس بیٹھا تھا میری طرف دیکھ کر فرمانے لگے کہ بیٹا جب مرشد کامل کا غلام ماں کے شکم میں آتا ہے تو مرشد کا ہاتھ اس پر آ جاتا ہے بوقت پیدائش تمہیں تو کاٹنے لگے تھے جب میں واپس گھر گیا تو اپنی دادی ماں سے دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ واقعی تیری پیدائش غلط ہو گئی تھی اُس وقت کی مشہور سرجن مِس جمال کو لایا گیا کافی کوشش کے بعد اس نے کہا کہ یہ بچہ قطعاً زندہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ اس کی ماں کو بچاؤ میں بچے کو ماں کے پیٹ میں کاٹ کر نکال لیتی ہوں میں نے انکار کر دیا کہ میں ایسا نہیں کرنے دیتی جیسے میں نے خواب میں دیکھا ہے میرا پوتا ہے مر گئے تو دونوں ماں بیٹا مریں گے مجھے مِس جمال کہنے لگی تم دیہاتی لوگ بے عقل ہوتے ہو اگر ایسا نہیں تو قبر کھودنے کی تیاری کرو سرجن کو فیس دے کر واپس کر دیا میں نے جس فقیر زُلفاں والی سرکارؒ کا اولاد کے لئے پلہ کیا تھا اُس بادشاہ کے نام کے دو رکعت نفل پڑھے اور مصلےٰ پر دس منٹ روئی کہ بابا جی مجھے دعا دے کر میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہو نماز کے بعد بددل سی ہو کر اندر گئی کہ دیکھوں مر گئے ہیں یا زندہ ہیں جب میں نے دیکھا تو تُو پیدا ہو گیا تھا جب میں واپس مرشد پاک کے پاس آیا تو سر جھکا کر رو رہا

Marfat.com

تھا اور دل میں حضورؒ سے جھگڑ رہا تھا کہ حضور جب آپ کا مجھ پر ہاتھ تھا تو آپ نے مجھے اُن گناہوں سے کیوں نہیں بچایا جو مجھ سے سرزد ہوئے مجھے چار روز پہلے بلا لیتے تو بچ جاتا میری طرف دیکھ کر اردو میں فرمانے لگے جن کی گردنیں جھکی ہوئی ہوں جنکے ہونٹ خوف سے کانپ رہے ہوں جن کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہوں وہی اللہ کو پانے والے ہوتے ہیں بیٹا کفر نہ ہو تو رحمت کا پتہ نہیں چلتا تم نے اپنے آپ کو تو دیکھ لیا ہے نا ہر آدمی بغیر مرشد کامل کے اسی طرح ہوتا ہے جیسے تم تھے یہ مرشد کی ہی شان ہے کہ کفر سے رحمت کی طرف پلٹ دیتا ہے۔ حضورؒ اُٹھ کر تالاب سے آگے تھوڑا سا چل کر بیٹھ گئے میں بھی پیچھے تھوڑا دور بیٹھ گیا میرے دل میں وسوسہ پیدا ہوا کہ پلنگ پر لیٹے تھے اور سرہانے اور رضائی کے اندر سینٹ لگاتے تھے اِدھر پکے فرش پر خالی چٹائی ہے کپڑے میلے ہوگئے ہاتھ زخمی ہوگئے تم نے کیسا سودا کر ڈالا کیا لیتے ہو دوسرا تم فقیر سے بہت ہی زیادہ محبت کرنے لگ گئے ہو کیا خبر فقیر بھی تجھے چاہتا ہے یا نہیں فوراً پیچھے مڑ کر فرمانے لگے بیٹا یہ تو عشق ہے اس میں تو مذہب لُٹ جاتے ہیں اور سر کٹ جاتے ہیں دیکھو! جو ہم پر ایک مرتبہ قربان ہو ہم اُس پر 10 دس مرتبہ قربان ہوتے ہیں اُس کے بعد میرے دل میں کبھی وسوسہ پیدا نہیں ہوا۔

☆ آپؒ کی دعا سے قید سے جلد رہائی ☆

ایک اور یوں کہتے ہیں کہ صدر محمد ایوب خان کا زمانہ تھا میرا ماموں سید گامے شاہ جو مادرِ ملت فاطمہ جناح کی پارٹی سے منسلک تھا گورنر امیر محمد خان میرے ماموں کا سخت مخالف تھا انہوں نے کہا کہ ڈاکو محمد خان ڈھرنال گاماں شاہ کے پاس ہے۔ آئی جی پولیس نے بڑی نفری کے ساتھ میرے ماموں کو گرفتار کر لیا جبکہ تاریخ 9 اگست تھی مجسٹریٹ سے 13 تاریخ تک کا ریمانڈ لے لیا جب گھر آیا تو میرے والد صاحب رو رہے تھے اور کہتے تھے کہ اب تو تیرے ماموں کی ہڈی بھی نہ ملے گی صرف بابا جی سائیں نور خانؒ مندراں والا ہے جو بچائے ورنہ بہت مشکل ہے میں حضور کے پاس 12 بجے کے قریب پہنچا سخت گرمی تھی حضور تہہ خانے میں تشریف فرما تھے جونہی میں نے پہلی سیڑھی پر پاؤں رکھا حضور سامنے نظر آئے اور فرمانے

Marfat.com

لگے سنا ہے کہ گاماں شاہ کو پولیس نے پکڑ لیا ہے میں نیچے اُتر گیا اور ساری کہانی عرض کی میں تو گرمی سے نڈھال تھا جب تہہ خانے کی ٹھنڈک لگی تو اونگھ آ گئی اور حضور تہہ خانے سے نکل کر باہر دھوپ میں بیٹھ گئے کچھ وقت بعد درباچی کو فرمایا کہ اُس تلہ گنگ والے شاہ کو بلاؤ جب میں گیا تو حضورؒ کے ایک ایک بال سے سو سو قطرہ پسینہ بہہ رہا تھا میں ڈر گیا اور کہا حضور میں نے تو بڑا ظلم کیا ہے آپ کو اس قدر تکلیف دی مجھے غصے ہوئے اور فرمانے لگے یہ میرا اپنا کام ہے جاؤ کل اِس وقت پر گاماں شاہ گھر نہ آیا تو میں آسمان کو زمین اور زمین کو آسمان کر دوں گا لیکن گاماں شاہ تو کہے گا کہ مجھے پیر آف مکھڈ صغی الدین نے چھڑایا ہے میں نے ڈرتے ہوئے عرض کی حضورؒ میں تو نہیں کہوں گا۔ گھر جا کر اپنے والد صاحب کو واقع سنایا وہ کہنے لگے 13 تاریخ تک ریمانڈ ہے صبح 10 تاریخ ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے صبح 12 بجے کاریں جیپیں سینکڑوں پارٹی کے لوگ میرے ماموں کے ساتھ آ گئے باتیں شروع ہوگئیں پیر صغی الدین نے کمال کر کے دِکھا دی فلاں کو ٹیلی فون کیا فلاں کو ملے میں حضورؒ کی بات یاد کر کے ہنس رہا تھا۔

☆ آپؒ کی دعا سے قانون میں تبدیلی ☆

ایک اور واقع یوں بیان کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب کی سوتیلی نانی جو تین ہزار کنال کی مالکہ تھی میرے والد صاحب نے نانا کی نرینہ اولاد نہ تھی صرف میرے والد صاحب کی والدہ ہی تھی ایک دن میرے والد صاحب حضور کے پاس آئے میں اور میرے اور دو بھائی بھی ساتھ تھے عرض کرنے لگے حضور یہ میرا بیٹا پڑھا لکھا بھی ہے اور بڑا شرارتی ہے مجھے ڈر رہتا ہے کہ اسے کوئی قتل نہ کر دے یا یہ کسی کو قتل نہ کر دے دعا فرماؤ کہ یہ کوئی ملازمت کر لے باقی یہ دونوں بیمار ہیں فرمانے لگے بیمار بھی ٹھیک ہوگئے ہیں اور اس شرارتی کا میں ذمہ دار ہوں یہ مجھے فی سبیل اللہ دے دو اس کے بدلے میں تمہیں نانی والا تین ہزار کنال رقبہ دوں گا میرے والد صاحب نے عرض کی حضور مرے گی تو شاید ہمیں بھی کچھ ملے اور بھی وارث ہیں فرمانے لگے قانون میں بناتا ہوں یا تم چلو ابھی میں نے قانون بنا دیا کہ لاولد بیوہ جتنی بھی ہیں ان کی زمین وارثوں پر چلی جائے ہفتہ گزرا تو ضلع اور تحصیل میں یہ حکم آ گیا کہ سب لاولد

Marfat.com

بیوہ کی زمین وارثوں کے نام انتقال کرو چونکہ میری دادی ماں ہی وارث تھی اُن کا اور بہن بھائی نہ تھا سب زمین تین ہزار کنال میری دادی ماں کے نام ہوگئی۔

☆حضرت امام حسینؓ کے ہاتھ سے چٹ کا دلوانہ☆

ہزاروں لاکھوں مرید ہیں ہر ایک کے ساتھ کرامات کا ظہور ہوا ناممکن ہے کہ سب سے ہونے والی کرامات لکھی جائیں۔ شاہ محمد اعوانؒ سکنہ پیل پدھراڑ نے حضور سے عرض کی کہ مجھے امام حسینؓ کے ہاتھ سے دستخط شدہ چٹ ملی ہے تو اس پر حضورؒ نے فرمایا مسجد کے شمال مغرب والے کونے میں بیٹھنا اگر چھٹے روز ملے تو کہنا سائیں نور خان نے دلائی، اگر پانچویں یا ساتویں روز کو ملے تو کہنا کہ مجھے حضورؒ نے خود دی ہے۔ وہ کہتا ہے کہ چھٹے روز 2 بجے میں مسجد میں تھا امام پاکؓ آئے اور مجھے چٹ عنائیت فرمائی جب واپس آیا تو حضور کا وصال ہوگیا تھا دھاڑیں مار مار کر روتا تھا۔

☆☆☆☆☆

☆بٹیروں کے ساتھ پیار کا ایک واقعہ☆

حضور باباجی سائیں نور خان مجذوب قلندر رحمتہ اللہ علیہ کو دنیوی زندگی میں بٹیروں سے بہت پیار تھا۔ ہمیشہ آٹھ یا دس بٹیرے اپنے پاس رکھتے تھے۔ اگر بٹیرے لڑتے تو ان میں آپؒ صلح کروا دیتے ایک اچھے رنگ والے بٹیرے کو ایک سال تک ہاتھ سے نہ نکالا اور اسے کبھی بھی پنجرے میں نہ ڈالا اس کی حالت یہ تھی کہ وہ نہ کبھی کرکا اور نہ کبھی پٹاخا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆خوردونوش کے سلسلے میں آخری زندگی کا معمول☆

حضور بابا جی سائیں نور خان مجذوب قلندر رحمتہ اللہ علیہ جذب کی پہلی منزل میں بارہ سال خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے رہے اور ایک لقمہ بھی کھانا حرام سمجھا بعد میں مرشد پاک کی روح مبارک ملی اور فرمایا اگر تو نے نفس کے ساتھ اتنا ظلم روا رکھا تو میں امت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے نام خارج کر دوں گا تب خوف پیدا ہوا جس سے بوقت رات چار یا پانچ لقمے روٹی کھا لیا کرتے اور ایک پیالہ چائے صبح اور ایک پیالہ بوقت ظہر استعمال کرتے یہی بقایا زندگی کا اصول اور معمول رہا۔

☆☆☆☆☆

☆وارث خان کی مشکل حل ہوگئی☆

(ا) ایک دن وارث خان نامی موضع کریما کی دو گائیں بولیانوال کے چور لے گئے وہ روتا ہوا بابا جی رحمتہ اللہ علیہ کے پاس فریاد لے کر آیا تو فرمایا خدا کی خدائی میں اگر تیری گائیں موجود ہیں تو آج شام کو تجھے دوں گا رونے کی ضرورت نہیں گھر چلے جاؤ میں نے بالا پیرؒ بولیانوالی والے کو کہہ دیا ہے وہ آج شام کو تیری گائیں لائیں گے وہ واپس گھر گیا۔ تیرہ آدمی اس کے ہمراہ ہو کر سیدھے بولیانوالی گئے اور دیکھا کہ ایک بھرہ میں گائیں موجود ہیں ان کو نکال کر شام اپنے گھر پہنچ گئے کسی شخص نے اتنا بھی نہ کہا کہ کون ہو یا کیوں آئے ہو۔ یہ بات تھی مردِ قلندر کی جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے پوری فرما دی کہ گائیں شام کو گھر پہنچ گئیں۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆تیرے بیٹے کو فوج میں بھرتی کرا دیتے ہیں☆

(۲) ایک روز باباجی سائیں نور خان مجذوب قلندر رحمتہ اللہ علیہ کنگیوں کی منزل میں مشغول تھے کہ محمد علی خان تھٹی والے کی والدہ صاحبہ آکر رونے لگی فرمایا کیوں روتی ہے عرض کیا میرا یہ اکلوتا بیٹا تند مزاج ہے اور ہمیشہ بدمعاشوں کے ساتھ رہتا ہے یہ خدشہ ہے کہ وہ کوئی ڈاکہ چوری کریں سزا پائیں اور ساتھ ہی اسے بھی سزا نہ ہو جائے۔ میرے والدین فوت ہو گئے ہیں کوئی بھائی نہیں جو اس کی خبر گیری کرے گا فرمایا اس کو فوج میں بھرتی کروا دیں۔ عرض کی، بھائی ۱۹۱۴ء کی لڑائی میں مارا گیا تھا اس لئے میں ڈرتی ہوں فرمایا اگر تیرے بیٹے کا ایک بال بھی ضائع ہوا تو میں لنگوٹ کھول دوں گا۔ جا محمد علی کو میرے پاس بھیج۔ مائی نے اپنے گھر تھٹی سمندر خان جا کر بچے کو بھیج دیا جب وہ پہنچ گیا تو فرمایا فوج میں کونسا عہدہ لینا چاہتے ہو اس نے عرض کیا سپاہی لانس نائیک حوالدار میجر اور چپ ہو گیا فرمایا جاؤ تم کو آج حوالدار میجر بنا دیا ہے گھر سے تیار ہو کر یہاں آجانا وہ آیا تو آپؒ نے ایک دونی اسے دی اور فرمایا جب میرٹھ ریل گاڑی سے اترو گے تو ایک آدمی کو دے دینا جب یہ میرٹھ ریل گاڑی سے اترا تو چونکہ اسٹیشن برلب شہر تھا اور تھا بھی جنکشن اس لئے بڑا ہجوم تھا یہ پریشان ہو گیا کہ میں دونی کس کو دوں اتنے میں پیشاب کی حاجت ہوئی جب فارغ ہوا تو ہجوم ختم ہو چکا تھا تب دیکھا کہ زمیندار شکل والا آدمی آ گیا تو اسے فرمان فقیر یاد آیا۔ جیب سے دونی نکال کر دی اس نے جواب دیا کہ سائیں نور خان رحمتہ اللہ علیہ نے مجھے دونی ہی دینی تھی یہ حیران ہوا کہ دونی لیتے وقت تو میں اور باباجی رحمتہ اللہ علیہ ہی تھے اس کو کیسے پتہ چلا کہ سائیں نور خان رحمتہ اللہ علیہ نے دونی دی ہے خیر یہ چھاؤنی میں بھرتی ہونے کے لئے کرنل صاحب کے پاس گیا وہ بولے سپاہی سے اوپر ترقی نہیں ملے گی یہ شرط منظور ہے۔ کہا منظور ہے سپاہی بھرتی

Marfat.com

ہوگیا دوسرے روز شملہ سے اطلاع آئی کہ لیفٹینینٹ بھرتی ہوکر آئے ہیں ان کو پریڈ سکھانے کے لئے ہوئے بائیس سپاہی بھیجو ڈپو سے اکیس اور ایک محمد علی بھیجے گئے کیونکہ محمد علی پہلے اچھے طرح پریڈ کا طریقہ کار جانتا تھا انہوں نے ڈپو کو لکھا کہ یہاں میٹرک پاس جوان بھیجو واپس اطلاع دی گئی کہ لڑائی کا زمانہ ہے میٹرک اسی روپے پر نہیں ملتے اس لئے ڈپو میں کوئی میٹرک نہیں جو بھیجا جاوے انہوں نے اکیس جوان واپس کر دیئے صرف محمد علی کو شملہ رکھ لیا بائیس روز گزرنے پر اسی کرنل نے محمد علی کو حوالدار بنا دیا باقی دونی والا آدمی وہ جنگ کا ذمہ دار تھا یعنی ڈسپیچر جنرل تھا ایک بار جب جاپان کے ساتھ لڑائی زوروں پر تھی محمد علی کو حکم ملا کہ تم فوج کے ہمراہ جاؤ گے جب جہاز پر چڑھنے لگا تو پیچھے ڈپو سے حکم ملا تم نہیں جاؤ گے شاہنچی خان حوالدار میجر جائے گا وہ جہاز منزل مقصود پر پہنچا ہی تھا کہ وہ تمام گرفتار ہوگئے پھر ڈویژن تیار ہوا پھر محمد علی کا نام آگیا تم بھی جاؤ گے کٹ جمع کراؤ اور تیار ہوکر جانے والوں میں شامل ہو جاؤ جب جہاز میں داخلہ شروع ہوا حکم آگیا کہ محمد علی نہیں جائے گا در گہ داس حوالدار میجر جائے گا وہ جہاز بھی جاپانیوں نے غرق کر دیا غرض تین دفعہ ایسا ہی حکم ملتا مگر دوسرے حکم پر محمد علی خان واپس کیا جاتا اس ماجرہ کی نسبت ایک روز نواب خان گڑھی حسو خان اور بہادر خان ڈھوکڑی نے حضور سائیں صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے پوچھا کہ یہ کیا بات تھی پہلے تو بابا جی رحمتہ اللہ علیہ نے انکار کر دیا مگر ان کے بار بار اصرار پر فرمایا کہ جس کی طرف میں نے دونی بھیجی تھی وہ لڑائی کا ڈسپیچر جنرل تھا میں نے اس کو کہا تھا یہ میرا آدمی ہے اس کا خیال رکھنا وہ اس کو ہر بار نکال دیتا تھا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆توپ سے بچالیا☆

ایک روز جنگ زوروں پر تھی اور جزائر انڈیان فتح ہوا تو تین سو قیدی زندہ گرفتار ہوئے۔ جاپان کے صدر کو جنرل فوج نے اطلاع بھیجی کہ تین سو آدمی کو زندہ گرفتار کیا گیا ہے ان کے لئے کیا حکم ہے اس نے واپس فوج کو اطلاع دی کہ ان کو اڑا دو تب قیدیوں کی لائن بنائی گئی۔ ادھر توپ نصب کی گئی کہ ان کو اڑا دیں تب بشیر خاں نامی موضع پنڈ نوشہری خان تھا نہ سنگجانی ضلع راولپنڈی بھی اس لائن میں کھڑا ہوا تھا اُس نے بلند آواز دی کہ بابا سائیں نور خان رحمتہ اللہ علیہ آپؒ نے میرے ساتھ وعدہ کیا تھا اور میں آج اڑا دیا جاؤں گا۔ اسی دوران ایک گھوڑا سوار گھوڑا دوڑتا ہوا آیا اور بشیر خان کا بازو پکڑ کر باہر نکالا اور اس جنرل جاپانی کو کہا کہ خبردار س آدمی کو مت اڑانا وہ بچ گیا بقایا قیدی یکدم اڑا دیئے گئے۔ وہ شہر آیا تو چوبارہ پر بیٹھی ہوئی ایک عورت نے اسے آواز دی کہ جوان اوپر آؤ بشیر خان گیا تو اس نے کہا کہ میرا خاوند لڑائی میں مارا گیا ہے اور میرے پاس چھتیس لاکھ روپے ہیں اگر تیری خواہش ہو تو میرے ساتھ شادی کرلو بشیر خان نے بمطابق شریعت حضور محمد ﷺ اس کے ساتھ نکاح کرلیا اور ۱۹۴۸ء میں وطن واپس آنے پر تمام واقعات حضور سائیں صاحبؒ کے روبرو پیش کئے۔ کہ آپ نے میری آواز جزائر انڈمان سے سنی اور آناً فاناً پہنچ کر مجھے ظالموں کے پنجہ سے نجات دلوائی اور ساتھ ہی ایسی عورت دلوائی چھتیس لاکھ روپے بینک بیلنس تھا۔ واہ شہنشاہ شہر ولایت باقی عمر میں بشیر خان کو جب آپ کا خط آتا تو اس کو پڑھ کر دریا برد کردیتا کہ فقیر کے نام کی بے ادبی نہ ہو زندگی بھر اس کا یہی معمول رہا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆عقیدت مند کو فرمایا تجھ سے زمین کوئی نہیں لیتا☆

ایک دن موضع جھنگ کا فتح خان نام آپؒ کے پاس آیا کہ دعا فرمائیں میں نے جائیداد تقسیم کروانے کے لئے دعویٰ دائر کیا ہے جو تحصیل دار صاحب کے پاس چل رہا ہے آپؒ نے اس کے حق میں دعائے خیر فرمائی اور فرمایا جاؤ زمین تقسیم ہو جائے گی جس وقت زمین کی ڈھیری بنائی گئی تو موضع جھنگ ہی کے خان بہادر نامی کو جو حضور سائیںؒ کا خاص غلام تھا معلوم ہوا کہ آپؒ نے تو اس کے خلاف اور فتح خان کے حق میں دعا فرما دی ہے وہ خوف کے مارے آیا اور عرض کیا کہ حضور میں کس کے پاس جاؤں فرمایا کیا بات ہے عرض کیا میں تو غلام ہوں اور جناب نے میرے خلاف اور فتح خان کے حق میں دعا فرما دی ہے فرمایا ٹھیک ہے میں نے دعا تو کر دی ہے خان بہادر خاموش بیٹھا رہا پھر آپ نے فرمایا اب تو کیا چاہتا ہے عرض کیا حضور جگہ مشترکہ ہے میرے والد نے خود بجز توڑا ہے اب وہ میرا بنا ہوا ہے اور وہی زمین ہماری کاشت میں ہے وہ تو چلی جائے گی تب آپؒ جلال میں آگئے فرمایا جا تجھ سے زمین کوئی نہیں لیتا تیسرے دن چودھری زمرد خان تحصیلدار فتح جنگ موقع پر نشاندہی کرکے داخل خارج کے سلسلے میں جھنگ گیا اور فتح خان مدعی کو بلایا فریقین مقدمہ حاضر ہوئے جب تمام اکٹھے ہو گئے تو محمد اقبال خان نامی جو فریق مقدمہ تھا اس نے فتح خان کو کہا۔ چچا یہ زیادتی ہے مقدمہ کو چھوڑ و فتح خان نے کہا اقبال تم بہت شرارتی ہو تم ہی نے تقسیم کا دعویٰ کرایا اور اب کہتے ہو کہ میں زمین نہیں لیتا اگر تم نے لیتے تو میں بھی نہیں لیتا۔ تحصیلدار نے کہا اب میں کیا لکھوں تب فتح خان اور محمد اقبال نے کہا کہ جس جس حصہ دار کے پاس جو زمین ہے وہ اسی کے قبضہ میں رہے اسی پر معاملہ ختم ہوا یہ فقیر کی کرامت تھی کہ کوئی بول خالی نہ گیا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆گھوڑی کی بمع رسہ بازیابی☆

ایک روز صادق خان موضع ڈھوکڑی آپؒ کے پاس آیا اورعرض پیش کی کہ حضور رات کو چوروں نے میری گھوڑی چرالی ہے فرمایا صادق بمع رسہ ڈھونڈوں گا۔ جاؤ گھر چلے جاؤ چلے گئے بوجہ دنیاداری ڈھونڈی مگر گھوڑی نہ ملی آخر ایک دن لعل خان حوالدار پولیس جو تھانہ سنگجانی میں متعین تھااور اس کومعلوم تھا کہ صادق خان کی گھوڑی چوری ہوگئی ہے وہ برائے تفتیش تھانہ سے چلا راستہ میں دیکھا تو آوارہ گھوڑی بمع رسہ چر رہی ہے اس نے پکڑ لی اور صادق خان کی طرف بھجوادی وہ رسہ بھی ہمراہ بھیج دیا یہ بول فقیر کا تھا کہ بمع رسہ گھوڑی بھجوا دی فقیر کا بول اللہ تعالیٰ کی آواز ہوتی ہے۔ گفتہ او گفتہ اللہ بود شاہد ہے۔

☆☆☆☆☆

☆جذام کی بیماری سے صحت یابی☆

ایک روز فتح خان نامی اعوان موضع نور پور تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم حضور لعل شاہ صاحب فقیر موضع سواری کے پاس گیا اور عرض پیش کی مجھے جذام کی بیماری نے بہت تنگ کیا ہوا ہے۔ کچھ دن اپنے پاس رکھا مگر صحت نہ ہوئی تو حضور لعل شاہ قلندر نے باباجیؒ کے پاس بھیج دیا آپ نے اسے ایک ماہ اپنے پاس رکھا دوائی بھی دی اور دعا بھی جب فتح خان ٹھیک

Marfat.com

ہوگیا تو کپڑوں کا جوڑا لنگر سے دیا اور کہا جاؤ بابا لعل شاہ کو مل کر گھر جاؤ اس نے ایسا ہی کیا جب بابا لعل شاہ کے پاس پہنچا تو انہوں نے فرمایا اب مجھ کو دکھانے کے لئے بھیجا ہے دیکھا اور کہا ٹھیک ہے اب گھر چلے جاؤ وہ خوشی خوشی اپنے گھر چلا گیا۔

☆☆☆☆☆

☆بیماری سے نجات مل گئی☆

ایک روز اللہ دین نامی موضع ڈھڈھمبر قوم دھوبی حضورؒ کے پاس آیا اور اپنے ساتھ ایک زمیندار کو لایا۔ جو کہ عرصہ دراز سے پیٹ میں بدگولہ ہونے کی وجہ سے بیمار تھا۔ حضورؒ نے کہا کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ اور کیوں آئے ہو؟ اس نے عرض کی کہ قبلہ یہ بیمار ہے اس کے لئے دعائے خیر فرمائیں۔ فرمایا کہ جاؤ نالہ نندنہ میں جا کر دو گھنٹہ گہرے پانی میں بیٹھو۔ حسب ارشاد بیمار نالہ میں دس پندرہ منٹ بیٹھ کر واپس آ گیا۔ فقیر نے فرمایا بدقسمت دو گھنٹے پانی میں بیٹھتے تو اللہ تعالیٰ کی بے نیازی دیکھتے۔ اچھا اب چلے جاؤ اور آٹھ روز دریائے سواں میں نہا لینا۔ خداوند کریم بیماری سے نجات دے گا۔ وہ رات ٹھہرے صبح ہوتے ہی گھر واپس چلے گئے۔ حسبِ فرمان فقیر ہر روز دریائے سواں میں نہاتا۔ آٹھ روز میں خدا نے شفاء بخش دی۔ بدگولہ ختم ہوگیا۔ صحت ٹھیک ہوگئی جو آج تک صحت مند ہے۔ (دعائے فقیراں رحمت الٰہی حاصل ہونے کا وسیلہ ہوتی ہے)۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆ بارانِ رحمت کے متعلق پیشین گوئی ☆

ایک روز کان کی کھدائی کے لئے لیستری مانگی گئی۔ بوقت ظہر حضورؒ بھی گئے اور فرمایا کہ کام ختم کرو۔ تاکہ خدا تعالیٰ بارش عنایت فرما دیں۔ چونکہ جون کا مہینہ تھا۔ جمعہ نامی المعروف پاہنہ نے کہا کہ بارش نہیں ہوتی باباجیؒ ناراض ہونے لگے تو کیوں بکواس کرتے ہو۔ وہ پھر کہہ دے کہ بارش نہیں ہوتی۔ غرض تین چار مرتبہ یہی معاملہ ہوتا رہا۔ آخر کار آسمان پر ایک چھوٹی سی بدلی نمودار ہوئی حضور نے فرمایا کہ کام ختم کرو بارش آ گئی۔ ادھر کام بند کرایا اور دربار کی راہ لی۔ راستہ پر ہی اتنی بارش ہوئی کہ تمام کھیتوں میں پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ حضورؒ بار بار ناراض ہوتے کہ تم کہتے ہو کہ بارش نہیں ہوتی دیکھا خدا تعالیٰ نے فریادسنی یا نہیں جمعہ کہنے لگا کہ حضورؒ میں یہ نہ کہتا تو حضورؒ بھی دل سے خداوند کریم کی بارگاہ سے بارش کے لئے دعا نہ فرماتے۔ یہ بارش میرے بار بار انکار سے ہوئی۔ کیونکہ حضورؒ نے غصہ میں آ کر بارگاہِ الٰہی میں دعا فرمائی اور بارش جاری ہوگئی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆محمد علی کے حق میں فیصلہ☆

ایک روز محمد علی خان جو کہ موضع تھٹی سمندر خان کا رہنے والا تھا آیا اور فریاد کی کہ چچا کرم خان نے تقسیم اراضی کا دعویٰ تحصیل دار کی عدالت میں دائر کر دیا ہے میں مال کا کام نہیں جانتا اور دوسری جانب پٹواری تحصیلدار، چچا کے رشتہ دار مقدمہ میں حصہ لے رہے ہیں اور مجھے نقصان دیں گے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ جو جو نمبر لینے ہیں وہ دل میں یاد رکھو اور بارگاہِ الٰہی میں دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا کہ جاؤ تمہاری مرضی پر تقسیم ہوگی۔ تاریخ مقدمہ پر گئے تو چودھری زمرد خان تحصیل دار فتح جنگ نے کہا کہ تم خاندانی آدمی ہو جو پٹواری تم کہو میں دیتا ہوں جو تم کو ڈھیری بنا دیں۔ تب چچا کرم خان نے ایک داؤد خان پٹواری چنا اور دوسرا دوست محمد چچا زاد بھائی تھے۔ اس نے گوہر خان قاضی پٹواری چنا جو کہ دوست محمد کا خالہ زاد بھائی تھا۔ اس نے اس کو چنا محمد علی خان حیران ہوگیا کہ یہ تو میرا ستیہ ناس کردیں گے۔ داؤد خان کرم خان چچا کا داماد ہے۔ وہ ویسا ہی رہ گیا۔ وہ چپ ہوکر واپس گھر چلا آیا۔ دوسرے دن حضور کے پاس آیا اور عرض کی کہ حضور پٹواری تو مخالف چنے گئے۔ مجھے نقصان ضرور دیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ جا تیرے حق میں دعا ہوگئی ہے۔ گوہر خان اور داؤد خان نے موقع پر آکر ڈھیریاں بنائیں۔ جب ایک ماہ بعد کاغذات لے کر تحصیلدار صاحب کو دیئے انہوں نے فریقین مقدمہ کو بلایا وہ حاضر عدالت ہوئے۔ تو کرم خان اور دوست محمد پشیمان ہوگئے کہ ڈھیریاں غلط بنائی گئیں۔ زمرد خان تحصیلدار نے کہا کہ میں نے تو تم کو خاندانی سمجھ کر ایک ماہر پٹواری بلا تنخواہ دیئے۔ آج تم کہتے ہو کہ ڈھیریاں ٹھیک نہیں بنائی گئیں۔ جاؤ ڈھیریاں منظور اور تم تمام اپیلیں کرو۔ انتقال چونکہ درج تھے فیصلہ کر دیا۔ تب کرم خان اور دوست محمد نے نقلیں لیں اور افسر مال کے پاس اپیل بذریعہ شیخ فضل کریم اختر اور ملک مقصط ہر

Marfat.com

ایڈووکیٹ صاحبان نے اپیل بنا کر دائر عدالت کر دی۔

محمد علی وغیرہ کے لئے حکم جاری ہوا کہ فلاں تاریخ کو حاضر ہوں اور وجہ بیان کریں۔ تب محمد علی بھی حضور کے پاس آیا اور حضور نے فرمایا کہ پھر کیوں آئے ہو تب محمد علی نے عرض کی کہ افسر مال صاحب کے پاس تقسیم کی اپیل میں پیشی ہے۔ فرمایا جاؤ۔ افسر مال کا کام اس وقت میں کر رہا ہوں۔ بے فکر ہو کر چلے جاؤ۔ فتح جنگ سے کیمبل پور آئے۔ ہا کر نے آواز دی یہ اندر عدالت افسر مال صاحب میں بمع شیخ فضل کریم اختر ایڈووکیٹ منجانب کرم خان برائے پیروی مقدمہ پیش ہوئے۔ افسر مال صاحب نے سترہ تاریخ مقرر کی۔ مجھے مہینہ یاد نہیں رہا۔ کرم خان عدالت سے باہر نکل آئے۔ محمد علی خان کھڑا رہا۔ افسر مال صاحب نے پوچھا کہ کیوں کھڑے ہو۔ محمد علی خان نے عرض کی کہ ہمارا آپس میں تصفیہ ہو گیا ہے۔ افسر مال صاحب نے ایڈووکیٹ صاحب کو کہا کہ بھائی دستخط کرو انہوں نے دستخط کر دیئے مثل داخل دفر ہو گئی۔ جب ایڈووکیٹ صاحبان باہر نکلے تو کرم خان اور عزیز خان نے پوچھا کون سی تاریخ مقرر ہوئی انہوں نے کہا اپیل تو داخل دفتر کر دی وہ ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے کہ رقم ہم نے دی اور تم نے محمد علی خان کے حق میں اپیل داخل کرادی وہ خوشی خوشی حضور مندراں والی سرکارؒ کے پاس آیا کہ حضور میں نے تو ایک پیسہ بھی نہیں دیا نہ وکیل کیا صرف حضورؒ کی نظر کرم تھی کہ چڑی پرندے سے باز کو مروادیا۔ محمد علی خان غریب تھا۔ صرف عقیدت مند ضرور تھا۔ جس سے اس نے مقدمہ جیت لیا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆موضع نیکا ہندوؤں پر شفقت اور مسلمانوں کی امداد☆

ایک دفعہ ہندو اور مسلمانوں کے درمیان ۱۹۴۶ء میں جھگڑا ہوا جس کی وجہ سے موضع نیکا میں ہندو فقیروں کی دو گدیاں تھیں۔ ایک بابا دیا رام، جس کے ہمراہ تقریباً تیرہ چاہ اور کافی بارانی زمینیں مزروعہ تھیں جس کی آمدنی ربیع کی ڈیڑھ ہزار من گندم اور جو، سرسوں بھی کافی تعداد میں ہوتی تھی اور فصل خریف خشک مکئی کم از کم سات سو من باجرہ، دو سو کے قریب جوار ساٹھ ستر من مونگ موٹھ وغیرہ بھی کم از کم پچاس من آمدنی ہوا کرتی تھی اور دوسری گدی بابا گلاب داس جو کہ ادرپیوں کی تھی جس کا رقبہ موضع امیر خان میں تھا۔ اس کے ہمراہ نصف موضع کا رقبہ تھا۔ جس میں کافی چاہی زمین بھی تھی۔ وہ غدر میں لوٹ مار کی وجہ سے ہر ایک اشیاء لوگ اٹھا کر لے گئے ان کے گدی نشین حضور کے پاس آئے اور فریاد کی کہ فقیروں کے ڈیرہ پر نہ کوئی غلہ نہ بستر بلکہ کوئی چیز بھی نہیں رہی۔ آپ وہاں جائیں اور ہر چیز لوگوں سے واپس کروا دیں۔

حضور نے مہادیو انند جو کہ قائم مقام چیلہ اچلا نند کا تھا اس کے ساتھ اور گلاب داس والی گدی کے قائم مقام چیلہ اودے ناتھ ہر دو سے وعدہ کیا کہ موضع نیکا کل جاؤں گا تم تسلی رکھو۔ انشاء اللہ ہر چیز واپس کرا کر دوں گا۔ غرض دوسرے دن موضع نیکا میں بمع تمام ملنگوں اور میراسیوں کے پالکی پر سوار ہو کر تقریباً دو بجے دن پہنچے۔ تمام لوگوں کو بلایا اور کہا کہ یہ فقیر کا مال ہے یہ تم واپس کر دو۔ لوگوں نے وعدہ کیا کہ حضور ہر چیز واپس کر دیں گے۔ مگر اس لوٹ میں چند فقیر ہندو مارے بھی گئے ہیں اور چیزیں بھی خود واپس کیں تو خود بخود مقدمہ بن جائے گا۔ جو کہ بغیر کسی حیل و حجت سزا ہو جائیں گے۔ حضور نے فرمایا کہ صرف تین ماہ کا عرصہ ہے کہ تکلیف ہو گی۔ ورنہ سزا سے کوئی آدمی نہیں بچے گا۔ تب لوگوں نے جنس غلہ کپڑے، سلائی مشین، زیورات، گائے، بھینس، گھوڑیاں، گدھیاں، ہر چیز آٹھ دن میں واپس کر دی اور

Marfat.com

آٹھویں دن جب ہر چیز واپس ہندوؤں اور دونوں گدیوں والوں کو مل گئیں تو ڈی سی ہارڈی نامی جو کہ اس وقت کیمبل پور کا اعلیٰ افسر تھا وہ آیا چونکہ حضور نے پہلے ملنگوں کو کہا تھا کہ میری جگہ تم نہ بتانا۔ وہ آیا تو اس نے شیر احمد خان نمبردار نیکا سے پوچھا فقیر کدھر ہے۔ وہ کہنے لگا کہ غربی گدی بابا دیا رام پر جب انگریز وہاں گیا تو پھر پوچھا کہ فقیر کدھر ہے؟ وہ کہنے لگا کہ مشرقی گدی بابا داس پر۔ دو تین دفعہ ایسا ہی ہوا حضور اس کو ملنا نہیں چاہتے تھے۔ انگریز بہت ہی سمجھدار قوم تھی۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ مجھے فقیر سے نہیں ملنے دیتے۔ ایک انگریز صرف اس فقیر صاحب کو دیکھنا چاہتا تھا۔ جس نے گھوڑیاں منگوائی تھیں۔ اور تمام چیزیں لوگوں کو واپس کروائیں وہ کیسا انسان ہے۔۔۔؟ جس یک اتنی رسائی مخلوق میں ہے۔ لیکن ابتدائیہ زمانہ سے ہی یہ دو پارٹیاں چلی آتی ہیں۔ ایک صالح اور دوسری شریر چونکہ خان شیر احمد خان فضل خان جو کہ حقیقی بھائی تھے۔ وہ لوگوں کو منع کرتے تھے کہ اپنے آپ چیزیں دے رہے ہو۔ تم بغیر ثبوت سزا ہو جاؤ گے۔ بعض لوگ تو کہتے کہ اچھا فقیر کے کہنے پر سزا ہو گئے تو خیر لیکن ہم تماشہ دیکھیں گے کہ پولیس اور ملٹری والے باندھ کر لے جائیں گے مال چوری شدہ اپنے آپ دے رہے ہو۔ سزا تو تم ضرور ہو جاؤ گے۔ چونکہ تین اضلاع کے لوگ جمع تھے کیمبلپور، راولپنڈی، ایبٹ آباد کے حضور فرمانے لگے کہ آؤ مسلمانو! تم نے میرے کہنے پر مال اسباب واپس دیا اگر میر شناسائی اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم ﷺ کی بارگاہ میں ہوئی تو تم اللہ کے حکم سے ایک دن بھی سزا نہ پاؤ گے۔ بے غم گھر چلے جاؤ۔ صرف تین ماہ مصیبت ہو گی۔ خداوند کریم نے ہندوؤں کو ہندوستان بھیج دیا اور مسلمان اپنے گھروں میں خوشی خوشی زندگیاں بسر کرنے لگے۔ یہ کرامت میرے شہنشاہ مندراں والی سرکارؒ کی تھی کہ مخالفوں نے مخالفت تو بے حد کی مگر کسی کی دال نہ گلی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆بارانِ رحمت کا متواتر آٹھ دن برسنا☆

ایک دفعہ بارشیں نہ ہوئیں، فروری کا مہینہ تھا۔ فصل ربیع کی بیجائی تو ہوئی تھی مگر شاذونادر پودے کہیں کہیں اگے تھے عام طور پر گندم کے دانے زمین میں دبے ہوئے تھے۔ حضورؒ راولپنڈی شوکت خان چودھری کے گھر رہائش رکھتے تھے۔ لوگ اکٹھے ہوکر حضور کے پاس گئے اور عرض کی کہ حضور پریم نگر دربارِ عالیہ خواجہ نمودار صاحبؒ پر واپس ہوں ہم لوگ پریشان ہیں کہ کوئی فصل نہیں کیا کھائیں گے۔ حضورؒ نے ان کی گریہ زاری سنی اور راضی ہوگئے دوسرے دن فتح جنگ بخش جو حضورؒ کا غلام تھا اس کے گھر ٹھہرے جب راولپنڈی سے فتح جنگ آرہے تھے تو راستے میں گندم کی فصل پر نگاہ پڑی حضورؒ نے بڑا افسوس کیا کہ واقعی فصل تو بالکل نہیں ہے۔ بارگاہِ الٰہی میں بحالت سفر ہاتھ اٹھائے کہ اے خداوند تعالیٰ تیری ہی مخلوق ہے اور تو ہی اس کا پالنے والا ہے۔ رحمت کی بارش عطا فرما۔ فقیر کی دعا بارش کے لئے بارگاہِ خداوندی میں قبول ہوئی متواتر آٹھ دن بارش برستی رہی اللہ تعالیٰ کی اتنی کرم نوازی ہوئی کہ صرف دو ماہ کے قلیل عرصہ میں فصل تیار ہوگئی۔ مگر ایک ہوا چلی جس میں بڑا گردوغبار تھا اس کی وجہ سے دانہ کمزور ہوگیا۔ لیکن غلہ بھی کچھ نہ کچھ برآمد ہوگیا اور بھوسہ تو مویشیوں کے لئے کافی مقدار میں ہوگیا۔ سال بھر مویشی اپنا پیٹ بھر کر خوب کھاتے رہے۔ یہ دو ماہ فصل ربیع کیلئے ناممکن سی بات ہے۔ کیونکہ اس فصل کے لئے چھ ماہ میعاد اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہے اور دو ماہ میں پیدا ہوکر پایہ تکمیل تک پہنچ جائے یہ کرامتِ فقیر تھی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆ایک سید صاحب کا قصہ اور ان کی آمد☆
☆کے متعلق پیشین گوئی☆

ایک دفعہ ایک سید صاحب جو کہ چواسیدن شاہ ضلع جہلم کے رہنے والے تھے وہ حالتِ فقیری میں موضع کنجور تحصیل اٹک میں رہتے تھے۔ انہوں نے حضور کے پاس جانا چاہا شام کا وقت تھا عبداللہ نامی موضع حطار والا اس وقت ہانڈی اور چائے حضور کو بنا کر دیتا تھا۔ وہ آیا اور عرض کی کہ حضور لنگر تیار ہے۔ حضور نے فرمایا ذرا ٹھہرو کہ ایک فقیر آرہا ہے۔ وہ پہنچ جائے تو پھر ہانڈی کھائیں گے۔ تھوڑی دیر گزری تو فقیر صاحب آپہنچے۔ پہنچتے ہی فوراً کہا کہ شراب بھی لاؤ اور کباب بھی لاؤ، ہمیں علاؤالدین صاحبؒ کا حکم ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بیٹھو ہو جائے گا۔ پھر شاہ صاحب نے آواز دی کہ شراب بھی لاؤ اور کباب بھی لاؤ۔ پھر حضور نے فرمایا کہ شاہ صاحب آپ بیٹھیں ہو جائے گا۔ مگر جب تیسری دفعہ سید صاحب نے وہی حکم دیا تو حضور نے آنکھ اٹھا کر دیکھا جو سید صاحب کے پاس تھا حضور نے چھین لیا۔ سید صاحب چیخیں مارنے لگے۔ غرض آٹھ دن، دربار پر رہے اور چیخیں مار مار کر روتے رہے۔ مگر حضور نے ایک نہ سنی حضور فرماتے تھے کہ اگر علاؤالدین صابرؒتم کہ کہتے ہیں کہ جا سائیں نور خانؒ کے پاس جا اور شراب اور کباب مانگ تو حضورؒ مجھے بھی ضرور فرما دیتے ہیں کہ فلاں سید صاحب آرہے ہیں ان کو یہ چیزیں دینا۔ صرف سید صاحب نے اپنے دل سے بات نکالی اور فقیری دیکھنی چاہی۔

اس وقت لنگر پر عام ہڑتالیں ہوا کرتی تھیں بلکہ آٹھ آٹھ دن بھوک ہڑتالیں ہوتی رہیں مگر فقیر کی اتنی رحمت تھی کہ پینتیس کتے، دو بھیڑیئے، دو گیدڑ، ایک لومڑی اور پینتالیس فقیر حضورؒ کے پاس رہتے تھے چونکہ نفس ظالم چیز ہے مگر حضورؒ نے ایسی رحمت کی کہ انسان تو

Marfat.com

انسان جانوروں تک نے کبھی بھوک کی پرواہ نہ کی۔ حضورؒ فرماتے تھے کہ سید صاحب کے پاس چھ آنے تھے۔ وہ میں نے لے لئے ہیں۔ تین پیسے ایک سید صاحب موضع پنڈی گھیپ کے رہنے والے تھے ان کی ایک آنکھ پر پھولا تھا عینک استعمال کرتے تھے۔ انہوں نے عرض کی کہ سید ہوں۔ سفید پوش بھی ہوں اور غریب بھی ہوں ان کو دے دیئے اور پانچ پیسے سید گلاب شاہ نامی جو کہ حضورؒ پیر باباؒ کی اولاد میں سے تھے ان کو دے دیئے اور چار آنا لعل شاہ نامی تحصیل اٹک کے رہنے والے تھے ان کو دے دیئے۔ چونکہ سید صاحب سے فقیری چھینی گئی تھی اور سادات پر ہی تقسیم کر دی۔

وہ شہنشاہ قطب مدار اور پنڈی گھیپ والے سید بادشاہ تو کبھی نہ آئے کیونکہ وہ تو فرمایا کرتے تھے کہ وہ تو اہل سنت ہیں اور میں اہل تشیع ہوں۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆ایک سید صاحب اور ان کی معیت میں☆
☆سائیں صاحب کے ملنگوں کی گرفتاری کا طویل قصہ☆

ایک روز موچیوں کی لڑکی اغواہ ہوگئی وہ حضورؒ کے پاس آیا اور بڑی گریہ زاری کی حضورؒ نے فرمایا لڑکی کس کے پاس ہے انہوں نے عرض کی کہ قبیلہ رب موضع گھٹیہ تحصیل اٹک سید مرادن شاہ کے پاس ہے۔ حضور نے سید لعل شاہ موضع برامہ تحصیل اٹک محکمہ جنگل میں گارڈ تھا اس کو بھیجا جاؤ اور سید مردان شاہ کو بلا لاؤ۔ حکم کے مطابق لال شاہ موضع گھٹیہ گیا اور سید مردان شاہ کو بلا لایا۔ جب سید فقیر کے پاس آیا۔ حضورؒ نے پوچھا کہ تم کون ہو۔۔۔؟ مردان شاہ نے عرض کی سید۔ حضورؒ نے فرمایا عورت واپس کرو۔ سید مردان شاہ نے انکار کردیا۔ کہ عورت واپس نہیں دیتا۔ بلکہ مجھے طلاق کروا دو۔ حضور نے فرمایا کہ میں فقیر ہوں غیر خون کی ملاوٹ نہیں کرتا کیونکہ سادات کا نصب ماں سے چلا اور باقی دنیا کا باپ سے اس لئے تم عورت واپس کرو۔ لیکن شاہ صاحب نے انکار کردیا اور گھر واپس چلے گئے۔ کچھ دن گزرے تو عورت فوت ہوگئی اور سید صاحب گرفتار عشق مجازی ہوکر بمقام چکڑہ تحصیل اٹک جہاں حضور حیدر نامی اعوان جو کہ حضور کا خاص غلام تھا۔ اس نے اپنے بیٹوں کے ختنہ کرنا تھا۔ اسی خوشی کے واسطے حضور کو بلایا تھا۔ وہاں شام پہنچے صبح سویرے عشق مجازی نے سید صاحب کو گرفتار کرکے گھٹیہ کے باہر کھڑا کردیا۔ چونکہ حضور ہانڈی کھا رہے تھے۔ ایک ہڈی باہر پھینکی۔ مردان شاہ اس کو لے کر کھا گیا۔ اس طرح تین چار دفعہ ایسا ہی ہوا۔ حضور کو بڑا ترس آیا سید مردان شاہ پر ایسی نظر کرم کی کہ گورنر سرحد بنا دیا۔ یعنی حضور فرمایا کرتے تھے کہ علی مسجد سے لے کر مظفر آباد سے سنگجانی کے اندر سید مردان شاہ کو اختیار دیا گیا ہے کہ جو چاہے سو کرے اور

Marfat.com

طریقت کا نام تارالعل شاہ رکھ دیا۔ اور چواسیدن شاہ شیرازی والے سید فقیر والا حصہ جو اس سے چھینا تھا وہ تارالعل شاہ کو عنایت کر دیا اور فرمایا کہ جاؤ اپنے گاؤں موضع گھٹیا میں ڈیرہ لگا لو۔ شاہ صاحب حسب فرمان مرشد ڈیرہ ایک کسی میں لگا لیا اور وہاں کنواں اور باغ لگوایا اور عمدہ مکان بنوائے۔

تب آرڈیننس فیکٹری کی بنیاد رکھی گئی۔ تارالعل شاہ کی جگہ فیکٹری کی حدود میں آ گئی۔ پاکستان کی حکومت نے نوٹس دیا کہ جگہ چھوڑ دو۔ مگر سید تارالعل شاہ نے انکار کر دیا میں اپنی زبان سے یہ لفظ نہیں نکالتا کہ میں جگہ چھوڑتا ہوں۔ حکومت نے دفعہ نو کے تحت تارالعل شاہ کو چالان کرنا چاہا۔ صبح سویرے حضور سائیں سرکارؒ نے کمترین اور سعادت خان نامی جو موضع خرم کا باشندہ ہے جس کی قوم کھٹڑ تھی۔ ہر دو کو کہا کہ جاؤ آج تارالعل شاہ کی گرفتاری ہے تم بھی اس کے ہمراہ گرفتاری دو۔

چونکہ تم ہر دو اور تارالعل شاہ نے پاکستان کے لئے دعا بارگاہِ الٰہی میں کی تھی کہ مسلمانوں کا علیحدہ ملک ہو وہ تو خداوند کریم نے تمہاری فریاد سن لی۔ پاکستان علیحدہ ہو گیا۔ آج پاکستان کے بانی تم ہی کو گرفتار کرتے ہیں۔

گرفتاری دو۔ ہر دو بفرمان فقیر کھڑے ہو کر چل دیئے۔ چونکہ پیدل راستہ تھا چار بجے شام تارالعل کے پاس پہنچے ہمارا یہاں سے چلنا تھا اور وہ بآواز بلند تمام دن فرماتے رہے کہ لالہ آ رہا ہے۔ جب ہم موضع گھٹیہ پہنچے تو بہت بڑا لوگوں کا ہجوم تھا۔ رات کو خوب مصالحہ دار گڑ فقیر لے آئے خوب لوگوں نے کھایا اور رات باتیں ہوتی رہیں اور پھر کچھ وقت سو گئے۔ صبح اٹھے تو عورتوں کی تعداد اندازاً دس ہزار ہو گی۔ چونکہ گھٹیہ موضع واہ یرکی، پتھر گڑھ، لوسر، چکڑا، ملی پنڈ، کوٹی، بابڑا، غازی، ہر گاؤں سے ڈھولکی بجا کر آئیں اور مرد صرف ایک سو کے قریب ہوں گے۔ اتنے میں پانچ سب انسپکٹر پولیس اور ایک انسپکٹر پولیس پچاس سپاہی آ پہنچے۔ جب انسپکٹر تارالعل کے پاس آیا اور کہا کہ جگہ چھوڑنی ہے تو تارالعل نے جواب دیا کہ میں اپنے منہ سے کبھی نہیں کہوں گا کہ میں نے جگہ چھوڑ دی۔ تب انسپکٹر پولیس نے کہا میں پانچ

Marfat.com

آدمیوں کو گرفتار کرنے آیا ہوں۔ شاہ صاحب نے جواب دیا کہ گرفتار کرلو۔ تب انسپکٹر نے کہا کہ مرد ایک طرف ہو جاؤ اور عورتیں ایک طرف۔ جب دونوں پارٹیاں علیحدہ ہو گئیں تب میں آگے آیا انسپکٹر نے کہا کہ تم کون ہوں میں نے کہا کہ میں ملنگ ہوں اس نے کہا کہ تم بھی بیٹھ جاؤ پھر سعادت خان خرم آیا انسپکٹر نے کہا کہ تم کون ہو۔ تو اس نے جواب دیا کہ میں شاہ صاحب کا لنگر پکانے والا ہوں اس نے کہا کہ تم بھی بیٹھ جاؤ۔ تب انسپکٹر نے کہا کہ جو گرفتار ہونا چاہتا ہے وہ آگے آجائے میرے اور سعادت خان سمیت چودہ مرد آگے نکلے۔ اور تین بیبیاں۔ تارالعل کی والدہ بیوی اور نوکرانی اور خود اٹھارہ آدمی گرفتار کئے۔ جب حسن ابدال تھانہ میں پہنچے تو ہم کو حوالات کر دیا اور تارالعل کو کیمبلپور جیل میں بند کر دیا گیا۔

صبح جب ہم نے چودہ آدمیوں کو جیل پہنچایا تو قیدیوں کی بڑی تعداد ہم ملنگوں کے اردگرد بیٹھ گئی۔ کاروبار جیل بند ہو گیا۔ سپرنٹینڈنٹ آیا اور اس نے تارالعل کو کہا کہ تم کو کوراٹیم بھیجتے ہیں۔ چونکہ بچے حوالاتی رہتے ہیں۔ تمہارے ساتھ کون سا آدمی ہوگا۔ سائیں اکبر تب لیفٹیننٹ کرنل فخر الدین نے کہا کہ جناب دو آدمی ایک بارک میں نہیں رہ سکتے تین رہ سکتے ہیں۔ تب شاہ صاحب نے کہا کہ تیسرا سعادت خان ہوگا۔ پس ہم تینوں کوراٹین میں منتقل کر دیا۔ تمام قیدیوں کی جو چیزیں لواحقین دینے کے لئے لاتے ہر قیدی وہ شے سید لعل کے پاس لے آتا۔ اور وہ کچھ حصہ قیدیوں میں تقسیم کر دیتے اور کچھ قیدی کو واپس کر دیتے۔ اسی اثناء میں ایک پلاٹون فوج کسی قصور میں جیل میں آگئی چونکہ ان کو فوج چائے، فروٹ وغیرہ دیتی تھی وہ فروٹ چائے سید صاحب کے پاس بھیج دیتے۔ فقیر اور خدا تعالیٰ کی اور نیک بزرگوں کی ان دنوں میں بڑی رحمت ہوئی ایک رات خواب میں مجھے جناب دستگیر محبوب سبحانی قطب ربانی حضور محبوب سبحانی ملے۔ بڑی تعداد ملنگوں کی دھمال ڈالے ہوئے تھے اور بڑی تعداد میں ڈھول بج رہے تھے میں نے خواب میں آواز دی کہ ہر آدمی فقیر بنا بیٹھا ہے۔ ادھر آؤ میں تم کو فقیر دکھاؤں۔ چونکہ محبوب سبحانی پالکی میں سوار تھے۔ وہ ہمارے پاس پالکی سے نکل کر بیٹھ گئے اور سید صاحب سے فرمانے لگے بچہ میں تم کو دیکھنے کے لئے آیا تھا۔

Marfat.com

صبح خواب سے بیدار ہوا جب ہم کو پولیس والے ہتھکڑی لگانے کے لئے اندر جیل آئے۔ مجھے ہتھکڑی لگائی وہ نیچے گر پڑی۔ پھر لگائی پھر ایسا ہی ہوا۔ غرض تین دفعہ ایسا ہی ہوا۔ چونکہ میں پارٹی کا ذمہ دار تھا مجھے علم نہ تھا کہ چوتھی دفعہ میں نے مرشد پاک کے پاس عرض کی کہ حضور کوئی مذائقہ نہیں ہتھکڑی لگنے دیں۔ تب ہتھکڑی لگی۔ یہ واقعہ کی خبر مرشد پاک نے سنی وہ مجھ پر بڑے ناراض ہوئے کہ کیوں تو نے کہا کہ ہتھکڑی لگنے دیں۔ پھر تقریباً ایک ماہ اٹھارہ دن حوالات میں رہے مگر فقیر کی بے حد رحمت اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ پھر سرفراز خان ٹھیکیدار کیمبلپور جو حضور کا خاص غلام تھا اس نے میری ضمانت کرائی تا کہ ہمیں معلوم ہو کہ کس طرح کیس کریں۔ آپس میں تبادلہ خیال کریں جب میری ضمانت ہوئی تو شام کے وقت بارڈی نامی انگریز جو اس وقت ضلع کا ڈپٹی کمشنر تھا اس کے پاس گئے اس نے کہا کہ مجھے تارالعل کی بابت کسی نے نہیں کہا۔ تب سرفراز خان نے کہا کہ اب صاحب میں جو کہہ رہا ہوں۔ ڈی سی نے ایس پی صاحب کو کہا کہ چالان واپس کرو اور شاہ صاحب کو رہا کرو۔

صبح وہ رہا ہوئے اور ہم سب مرشد پاک کے پاس چلے گئے۔ چونکہ یہ حوالات اور جیل وغیرہ سب سنت امام حسین علیہ السلام کی تھی۔ جو ہم گناہ گار کو فقیر نے سید صاحب کے ہمراہ گرفتار کروایا۔ جیسے حضرت امام حسینؑ کے پاس بہتر تن شہید ہوئے تھے ویسے ہی ہم چودہ ملنگ سید کے ساتھ گرفتار ہوئے اور چار عورتیں تین سادات میں سے اور ایک غلام گرفتار ہوئیں حضور سائیں نور خانؒ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میرے ملنگوں نے چودہویں صدی میں سید کا ساتھ دیا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆سردار سید زمان کیلئے دعا☆

ایک روز سردار سید زمان خان راجہ موضع تناح تحصیل مری حضور کے پاس آیا اور بڑی فریاد کی کہ میں غدر میں میانوالی ڈپٹی کمشنر تھا ان دنوں میانوالی میں غدر پڑا میں نے دوران غدر رخصت لے لی۔ کیونکہ حکومت تبدیل ہو رہی تھی مسلم لیگ کامیاب ہوگئی تھی اور میں نے مسلم لیگ کی مخالفت کی تھی۔ موقع ملنے پر انہوں نے دوسرا ڈپٹی کمشنر تعینات کر دیا۔ مجھے انہوں نے بغیر پنشن فارغ کر دیا۔ میرے حق میں دعا فرمادیں کہ میری پنشن ہو جائے۔ حضور نے بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی کہ اے میرے پروردگار سردار صاحب کو پنشن عطا فرما۔ چار سال جھگڑا رہا۔ آخر کار سردار صاحب کی پنشن ہوگئی پھر آیا اور عرض کی کوئی اچھی سی ملازمت مل جائے۔ حضور نے فرمایا تم کو گھر سے بلا کر لے جائیں گے۔ کچھ دن گزرے سردار بہادر خان وزیر مواصلات راولپنڈی آیا اور سردار زمان خان کو بلایا اور کہا کہ تم کراچی جاؤ پوسٹ ٹرسٹ کے محکمہ میں دو ہزار ماہوار کی نوکری دے دی۔ کچھ عرصہ یہ ملازم رہے آخر چھوڑ کر چلا آیا۔ جب حضور کو ملنے کے لئے آیا تو حضور نے فرمایا کہ سردار زمان کیوں آیا ہے تو اس نے جواب دیا کہ نوکری ترک کر آیا ہوں قبلہ نے فرمایا اگر تو نہ گیا تو حکومت باندھ کر لے جائے گی۔ خدا تعالیٰ کا ایسا کرنا ہوا کہ حکم آیا کہ فوراً آؤ تب دوبارہ اسی عہدے پر تعینات ہوگیا تقریباً تین سال ملازمت کر کے چھوڑ دی۔ پھر بہت دفعہ حاضر خدمت ہوتا رہا کہ اولاد ہو۔ مگر دو حرفی کی وجہ سے اولاد نہ ہوسکی کیونکہ سردار صاحب ہر فقیر کے پاس جاتے تھے دنیا دار کو یہ بات معلوم نہیں ہوتی کہ خدا تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی جانب سے کس کی ڈیوٹی ہے یہ لوگ دنیاداری جانتے ہیں۔ یہ ڈیوٹی جہاد بالنفس کی ہوتی ہے حضور کی ڈیوٹی خداوند تعالیٰ اور رسولِ اکرم ﷺ کی جانب سے متعین تھی۔ اولاد، قتل، فوج تین کام حضور کو

Marfat.com

سونپے گئے تھے۔ چونکہ جہاد تو شاید ہی کسی نے کیا ہو۔ سبحان اللہ فقیر تیری کرامت حضور کا پاؤں کے بل بیٹھنا، وجود کو تیزاب سے جلانا پھر وجود کی جو جگہ بچی اس پر سنکیاں اور انگارے سے جلا کر رکھ دینا۔ صرف ہڈیاں اور سر بچے بقایا جسم جلا دیا۔ اللہ اکبر۔

☆☆☆☆☆

☆فقیر قلندر کی دعا کی تاثیر☆

ایک روز سید حضور شاہ موضع حطار تحصیل فتح جنگ حضور کے پاس آئے اور کہا کہ میں سید ہوں کہ ہندو، حطار نے مجھ پر دعویٰ دیوانی کر دیا ہے جو کہ عدالت سول جج کیمبلپور کے پاس چل رہا ہے۔ فقیری کا نیا زمانہ تھا۔ ایک ٹھنڈی آہ بھری اور دعا کی اور فرمایا کہ جا سید اگر میں فقیر ہوا تو دیکھ لوں گا۔ خدا تعالیٰ کا ایسا کرنا ہوا کہ نہ مثل ملی نہ کھاتہ بہی۔ ہندو عموماً تعلیم یافتہ قوم تھی۔ زیادہ تر ملازمتوں پر تعینات تھے۔ جانچ پڑتال بے حد ہوئی مگر کاغذات وغیرہ نہ مل سکے شاہ حضوری ہر بدھ کو حضور آقائے نمودار صاحبؒ پر حاضری دیا کرتے اور پھر حضور کو آکر ہزار دعائیں دیتے کہ میری زندگی آپ نے سدھار دی۔ ورنہ زمین مویشی وغیرہ ہر چیز ختم ہو جاتی اور میں ہمیشہ کے لئے خوار رہتا۔ صرف حضور کی دعا ایسی قبول ہوئی کہ فرشتہ غیبی ہر چیز اٹھا کر عدالت سے لے گیا واہ فقیر تیری دعا کی تاثیر۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆فقیر قلندر کی دعا کے فیض و برکات☆

ایک روز گل نامی موضع لالی والا حضور کے پاس گدھے پر بیٹھ کر آیا اور فرمایا کہ میں بیمار ہوں حضور نے فرمایا کہ ہسپتال جاؤ۔ اس نے عرض کی جناب ہسپتال والوں نے لاعلاج کر دیا۔ اس نے عرض کی کہ پاکستان میں چودہ نمبر ہسپتال راولپنڈی ہے وہ سب سے بڑا ہسپتال ہے ڈاکٹر نے جواب دے دیا کہ تمہاری انتڑیوں میں پیپ ہے اس لئے تمہارا علاج یہاں نہیں ہوسکتا۔ جا اپنے گھر آرام کر جتنا کھانا پینا دنیا میں ہے کھاؤ اس لئے ناامید ہو کر جناب کی خدمت میں آیا ہوں کہ میرے لئے بارگاہِ الٰہی میں دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ بطفیل فقیر شفا دے۔ تب باباجیؒ نے ٹھنڈی آہ بھری اور بارگاہِ خداوندی میں دعا فرمائی اور جب دعا فرمائی تو پھر کہا دیکھ گل بھوری بھینس کا گوبر پانی میں بھگو کر پھر اس میں ایک روڑی گڑ ڈال کر پھر اس کو کسی ململ کی ٹاکی میں چھان کر پی لینا۔ اکتالیس دن پینا۔ چاہے آٹھ دن میں اللہ تعالیٰ کلی شفا دے دے۔ مگر تم ضرور اکتالیس دن یہ عمل کرنا۔ حسب فرمان فقیر گل اپنے گھر چلا گیا صبح سے عمل شروع کیا جب وہ عمل کیا تو معدے نے نہ مانا وہ بذریعہ قے باہر نکل گیا۔ دوسرے دن پھر عمل کیا اور پھر وہی ہوا۔ جب تیسرے دن عمل کیا تو معدہ نے قبول کر لیا اور تمام وجود پر سیاہ ابلے نکل پڑے۔ آٹھ دن گزرے تو ابلے خشک ہو گئے۔ لیکن عمل روزمرہ جاری رکھا۔ خدا تعالیٰ نے فقیر کی ایسی دعا قبول کی کہ گل صحت مند ہو گیا اور ۱۹۷۱ء جون میں وفات پائی۔ اور اپنی تمام زندگی میں ایک ترکی دنبہ نذرانہ پیش کرتا رہا۔ اچھا پالتا تھا اور حضور اس دنبہ کو ماہ محرم میں حضور امام حسین پاکؑ کی شہادت والے دن ذبح فرماتے اور مسکینوں میں پکا کر تقسیم فرما دیتے۔ گوبر کوئی دوائی نہیں لیکن فقیر کو جو اللہ تعالیٰ سے یعنی دردِ عشق جو خداوند کریم کی جانب سے ملا اس کی تاثیر تھی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆دعائے سریانی اور فقیر کی دعا کی تاثیر☆

ایک روز حضور نے رنگ پور فقیراں جو کالا چٹا پہاڑ کے دامن میں ہے ڈیرہ بنوایا جہاں عموماً موسم گرما ماہ ساون میں جاتے تھے اور ماہ اسوج تک وہاں قیام کرتے تھے۔ وہاں ڈیرہ پر موجود تھے کہ ملک سلطان خان نامی دھاڑیں مارتا ہوا پہنچا۔ حضور اپنی کٹیا میں بیٹھے ہوئے تھے وہ آیا بڑی گریہ زاری سے فریاد کرنے لگا۔ حضور نے کہا ملک کیا ہوا۔ وہ چپ ہوا اور عرض کی میرے بیٹے سرور خان کو رات کو بیل نے مارا ہے۔ جو آلہ تناسل پر لگی۔ جس سے وہ جاں بحق ہو گیا۔ حضور میری طرف متوجہ ہوئے اور کہا جا اکبر خان دوڑ کر جا میں اجازت لے کر دوڑتا ہوا گیا۔ ماں پٹیاں کر رہی تھیں۔ میں مکان کے اندر گیا جا کر نبض دیکھی اس کی نبض ختم ہو گئی تھی۔ میں نے خداوند تعالیٰ کا اسم مبارک دعائے سریانی پڑھنی شروع کر دی۔ جب گیارہ بار دعائے سریانی پڑھی تو سرور خان کی دائیں آنکھ کھل گئی میں نے کہا سرور خان کیا حال ہے اس نے منہ ہلایا۔ میں نے ملک سلطان خان کو کہا خیر اللہ تبارک و تعالیٰ نے بطفیل اپنے مبارک کلام اور فقیر کی دعا سے تیرے بیٹے تو دوبارہ زندگی عطا فرما دی۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر وہ باتیں کرنے لگ گیا اور فقیر کی دعا بارگاہِ الٰہی میں اسی مقبول ہوئی کہ مرا ہوا انسان زندہ ہو گیا اور اس کے ماں باپ پیٹ رہے تھے اور پھر اسی وقت فقیر نے ہنسا دیا۔ خوشی خوشی حضور کے پاس بکرا اندرانہ لے کر آئے جو حضور نے اسی وقت ذبح کرا کر مسافروں اور ملنگوں کو پکوا کر کھلا دیا۔ یہ میری چشم دید بات ہے یہ سنی سنائی بات نہیں ہے جو تحریر کر دی ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆حضور کا کا صاحبؒ کے دربار نشین کی آمد کا ذکر☆

ایک روز حضور کا کا صاحبؒ کے دربار نشین شام پانچ بجے آئے تو اس وقت آدمیوں کا بڑا ہجوم دعا کے لئے قبلہ کے پاس بیٹھا تھا۔ جب سجادہ نشین نیچے تہہ خانہ میں اترے سلام کیا تو حضور نے ہاتھ دراز کیا اور سجادہ نشین کو ملے اور کہا کہ بابا بیٹھو پھر انہوں نے عرض کی کہ میری پوشیدہ عرض ہے۔ ان لوگوں کو باہر نکالیں۔ حضورؒ نے فرمایا کہ بابا یہاں تو بندوں کی موجودگی میں مشترکہ بات ہوتی ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ میری علیحدگی میں عرض سنیں۔ تب حضور نے آدمیوں کو باہر جانے کو کہا اور کہا کہ کہو کیا بات ہے۔ سجادہ صاحب نے فرمایا کہ دعا فرمائیں کہ حکومت نے شریعت کے خلاف قانون بنایا ہے اور ہم عوامی لیگ والے پرسوں لاہور سول نافرمانی کریں گے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ بابا کسی فقیر کو کہو میں نے تو عورتیں رکھی ہوئی ہیں اور بچے رکھے ہوئے ہیں۔ دربار سجادہ نشین صاحب نے عرض کی کہ تمام پارٹی سرحد سے لاہور چلی گئی ہے اور رات کو حضور کا کا صاحبؒ نے مجھے خواب میں کہا کہ اگر قانون نفاذ بند کرانا چاہتے ہو تو سائیں نور خانؒ کے پاس جاؤ میں اس لئے جناب کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تب باباجیؒ نے فرمایا قانون رک جائے گا۔ سجادہ نشین صاحب نے فرمایا کہ مجھے ثبوت دو۔ حضورؒ نے فرمایا کیا سال میعاد ہے انہوں نے کہا کہ نہیں کیا چھ ماہ میعاد ہے انہوں نے کہا نہیں پھر ۳ ماہ کہا نہیں حضور نے کہا کہ ایک ماہ میعاد ہے سجادہ نشین صاحب نے فرمایا کہ صرف کل کا دن ہے۔ تب حضورؒ نے فرمایا کہ تم کل دیکھ لو گے۔ دعائے خیر کی دوسرے دن صبح سویرے وہ لاہور روانہ ہوگئے۔ دوسرے دن کراچی کالج کے لڑکوں نے جلوس نکالا ان پر حکومت نے گولیاں چلوائیں اور قانون بند ہوگیا یہ زمانہ تمیز الدین وزیر قانون کا تھا۔ ۱۹۴۹ء میں فقیر نے ہاتھ اٹھائے اور باری تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی۔

Marfat.com

اس وقت حضورؒ نے فرماتا تھا کہ پہلے اسلامی کتب سکولوں میں رائج ہوں گی تا کہ دینی علم کی بچوں کو واقفیت ہو کہ برا کام کیا ہے خداوند تعالیٰ نے برے کام کی سزا جہنم رکھی ہے۔ وہ اس سے ڈریں اور برائی سے عبرت حاصل کر کے اچھے کاموں کی طرف آئیں کیونکہ اچھے کام کرنے سے خدا خوش ہوتا ہے اور اچھے آدمی کے لئے اللہ نے جنت رکھی ہے۔ جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت ان کو دی جائے گی۔ کیونکہ ان کے دماغوں میں برطانیہ کا ہر فعل دھنس گیا ہے۔ اس لئے شرعی قانون تقریباً ۹۲۔۱۹۹۱ء میں نافذ ہوگا۔ اس لئے اب وقت آ گیا ہے۔ چونکہ فقیر کی زبان اللہ تعالیٰ کی زبان ہوتی ہے۔ فقیر نے ۱۹۴۹ء میں فرمایا تھا کہ شرعی قانون کا نفاذ ۹۲۔۱۹۹۱ء میں ہوگا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆بے کس ہندو کی پشت پناہی و دادرسی☆

ایک روز راولپنڈی کا ہندو حضور کے پاس فریاد لایا کہ میری عورت پھولاں نامی جو کہ بلی رام نامی ہندو نے باہتر میں جبراً رکھی ہوئی ہے میں کئی جرگے اس کے پاس لے گیا مگر وہ انکاری ہے اور میری عورت وہ مجھے نہیں دیتا۔ حضور دعا فرمائیں کہ مجھے عورت مل جائے۔ حضور نے سرد آہ بھری اور کہا کہ تو جا میں اگر فقیر ہوا تو عورت تمہیں اسی جگہ سے ملے گی۔ اللہ تعالیٰ کو ایسا منظور ہوا کہ وہ عورت دن کو بلی کے گھر سے نکل کر منگا نامی موضع باہتر کے گھر آ گئی جو کہ حضور کا غلام تھا۔ بلی بدمعاش تھا۔ وہ بہت سے آدمی لے کر منگا ملیار کے گھر کی تلاشی لینا چاہتا تھا۔ منگ نے خوف سے اجازت دے دی۔ اگر اندر ہے تو لے جاؤ۔ چند آدمیوں سمیت بلی رام اندر گیا اِدھر اُدھر دیکھا مگر پھولاں نہ ملی۔ باہر نکل آئے پھولاں اندر چارپائی پر بیٹھی رہی مگر وہ لوگ نہ دیکھ سکے۔ فقیر نے ان کو دیکھنے والی آنکھیں بند کر دیں۔ جب وہ چلے گئے تو پھولاں نے واسطہ مرشد پاک کا دیا کہ مجھے سائیں نور خانؒ کے پاس پہنچاؤ۔ مجھے آج ان ہی کی برکت سے ظالموں سے چھٹکارا ملا ہے۔ ورنہ مجھے قتل کر دیتے۔ جب پھولاں نے منگا ملیار کو مرشد کا واسطہ دیا تو وہ اس کو اکیلا لے کر دربار شریف پر آ گیا اور پھر حضور نے اس ہندو کو آدمی بھیج کر راولپنڈی سے بلوایا اور اپنے خرچہ پر تین ٹیکسیاں بھی منگوائیں اور اپنے ملنگ اس کے ہمراہ راولپنڈی امدادی بھیجے۔ بلی رام دس نمبر کا بدمعاش تھا تاکہ راستہ میں وہ پھر نہ چھین لے۔ وہ خوشی خوشی راولپنڈی گیا ہزار ہزار دعائیں دیتا کہ فقیر نے میری عورت بدمعاشوں سے چھین کر مجھ بے کس کو دلوائی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆ قاتل کیلئے بارگاہِ الٰہی سے معافی کا طلب کرنا ☆

جھلا نامی موضع امیر خان نے محمد سرور خان موضع امیر خان کے بیٹے کو دن دیہاڑے کلہاڑی کی ضرب گردن پر ماری۔ ضرب کلہاڑی سے اس کی گردن علیحدہ ہوگئی۔ اور جاں بحق ہوگیا۔ تین سو دو کا پرچہ تھانہ میں ہوا۔ ملزم جھلا گرفتار ہوگیا۔ تب عبداللہ نامی حضور کے پاس آیا اور عرض کی کہ میرے پھوپھی زاد بھائی نے قتل کیا اور اس کو پولیس نے زیر دفعہ ۳۰۲ ت/پ مقدمہ درج کر کے گرفتار کرلیا ہے اس لئے برائے مہربانی اس کے حق میں دعا فرما دیں کہ خداوند کریم اس کو معاف فرمائے۔ باباجیؒ نے فرمایا کہ اچھا دعا بارگاہِ خداوند میں کریں گے۔ اللہ کے حکم سے معافی مل جائے گی۔ مقدمہ عدالت میں پہنچا اور مجسٹریٹ نے کیس سیشن جج کے سپرد کردیا۔ جج نے پھانسی کی سزا دی ہائی کورٹ میں اپیل دائر کی گئی مگر ہائی کورٹ نے اپیل خارج کردی۔ کیونکہ دن کا وقوعہ تھا وہ ناامید ہوکر حضورؒ کی خدمت میں آیا اور بڑی گریہ زاری کی کہ ہم تو بہت غریب ہیں کوئی جائیداد نہیں کہ سپریم کورٹ میں اپیل دائر کریں حضورؒ نے فرمایا جاؤ چھ سو روپے لے کر آؤ۔ جب اس کا حقیقی چچا حیات نامی روپیہ لے کر دربار میں پہنچا اتنی دیر میں محمد عبداللہ قادری سید جیلانی لاہور سے آپہنچے۔ قادری صاحب حضور کو ملے بیٹھے تھوڑی دیر گزری حضورؒ نے فرمایا قادری سپریم کورٹ میں اپیل دائر کرنی ہے انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے میں صبح لاہور جاؤں تو حضورؒ نے فرمایا یہ چھ سو روپیہ لے جانا اور اپیل دائر کرنا۔ صرف سپریم کورٹ میں دو باتیں ہوں گی۔ ہاں یا نہیں۔ جب سید کے ہمراہ حیات چچا لاہور پہنچے وکیل صاحبان سے مشورہ اپیل کیا اور چھ سو روپیہ نکالا چونکہ ایڈووکیٹ صاحبان قادری صاحب کے یار تھے انہوں نے نقل فیصلہ پڑھی تو صاف جواب دے دیا کہ مقدمہ میں ملزم کے لئے کوئی گنجائش نہیں۔ ہماری بدنامی ہوتی ہے اگر مقدمہ فیل ہوجائے تو کیس آنے

Marfat.com

بند ہوجاتے ہیں۔ ساتھ ہی سپریم کورٹ کی اپیل کے لئے ہم تین ہزار روپیہ لیتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ مجھے تو چھ سو روپیہ ملا ہے۔ ایڈووکیٹ چونکہ تین چار اکھٹے بیٹھے تھے اور ہم نشین بھی تھے انہوں نے رقم لینے سے معذرت چاہی کہ ہم چھ سو روپیہ نہیں لیتے قادری صاحب ناراض ہوکر لوٹ پڑے انہوں نے ایک دوسرے کو کہا کہ یار کوئی بات نہیں قادری صاحب کو ناراض نہ کرو۔ انہوں نے کہا کہ قادری صاحب اپیل دائر کردیں گے۔ جب صبح سپریم کورٹ میں اپیل دائر کی گئی تو تین جج صاحبان برائے سماعت اپیل بیٹھے ایڈووکیٹ صاحب نے وجوہات مقدمہ پڑھنی شروع کیں۔ جب تمام پوائنٹ پڑھ چکا تب چیف جسٹس نے فرمایا کہ اپیل نامنظور ہے۔ ناامید ہوکر واپس ہوئے جونہی دروازے کے نزدیک پہنچے کہ چیف جسٹس نے فرمایا کہ کیا مغویہ کے بیان ماتحت عدالت میں ہوئے تھے۔۔۔؟ ایڈووکیٹ صاحب نے جواب دیا کہ نو سر۔۔۔!!! دوسرا سوال پھر چیف جسٹس نے کہا۔ کیا اس گاؤں میں تمام قوم کھٹڑ آباد ہے۔۔۔؟ ایڈووکیٹ صاحب نے پھر کہا نہیں جناب باقی قومیں بھی آباد ہیں۔ تب چیف جسٹس نے پھر دوبارہ اپیل منظور فرمادی۔ یہ کرامت شہنشاہ مندراں والی سرکارؒ کی تھی کہ جاتے وقت فرمایا تھا کہ صرف دو باتیں ہوں گی ہاں یا نہیں۔ اور آخر وہی دو باتیں ہوئی اور جھلا جیل سے واپس گھر آگیا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆فائل تیرے حق میں ہے☆

ٹھیکیدار سرفراز خانؒ اپنے چشم دید واقعات بیان کرتے ہیں کہ ایک روز محمد اشرف درانی نے حضورؒ کے پاس آ کر فریاد کی کہ میرے خلاف کرمانی وزیر دفاع نے ڈسمس کی چارج شیٹ تیار کی ہے صرف صدر ایوب کے دستخط باقی ہیں۔ میرے حق میں دعا کریں سرکارؒ نے فرمایا کہ اشرف فائل تو تیرے حق میں ہے۔ اس نے عرض کی میں ابھی فائل دیکھ کر آیا ہوں اور وہ میرے خلاف ہے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ جس جگہ تو نے دیکھی وہاں تیرے خلاف تھی۔ جہاں میں نے دیکھی وہ تیرے حق میں ہے۔ پھر بارگاہِ الٰہی میں ہاتھ اٹھائے دعا کی۔ دعا کے بعد اشرف راولپنڈی چلا آیا۔ اسی دن نواب زادہ ڈیرہ وزیر دفاع ہو گیا اور سیکرٹری اپنی سیکرٹری وغیرہ سب ڈسچارج ہو گئے۔ صبح محمد اشرف وزیر دفاع کے پاس گیا جناب میرے ساتھ کرمانی صاحب نے زیادتی کی ہے اس وقت اس نے فائل منگوائی اور تمام سطور جو اشرف کے خلاف تھیں کاٹ دیں اشرف کے حق میں رپورٹ کر دی اور ساتھ ہی ترقی کی سفارش کی وہ چند دن کے اندر سیکرٹری کے عہدے پر فائز ہو گیا۔ یہ کرامت مندراں والی سرکارؒ کی تھی کہ بگڑی ہوئی تقدیر خدا نے سنوار دی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆تم خداتعالیٰ کے کاموں میں دخل دیتے ہو☆

☆بچہ پیدا ہوگا☆

ایک روز ملک مشتاق سکس روڈ راولپنڈی حضور کے پاس حاضر ہوا حضور نے دریافت کیا کہ کیوں آئے ہو۔ اس نے کہا بیوی کو چھٹی دے دی ہے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ کس طرح اس نے عرض کی کہ جناب تین بچے موجود ہیں اس لئے اب بچے دانی نکلوا دی۔ حضورؒ غصہ میں آگئے اور گالی گلوچ دیں تو خداوند کریم کے کاموں میں دخل دیتے ہو بچہ پیدا ہوگا۔ وہ حیران ہوگیا بچے کہاں سے پیدا ہوں گے۔ ظہر کے وقت حضورؒ نے فرمایا مشتاق اپنی رفیقہ حیات کو بلاؤ حضورؒ اس کی بیوی کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ دو بچے عطا کرے گا۔ وہ میاں بیوی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ جب تین ماہ کا عرصہ گزر گیا میاں بیوی ہم بستر ہوئے ساتھ ماہ کے بعد بیوی کی ٹانگوں سے طاقت ختم ہوگئی۔ مشتاق حضورؒ کے پاس آیا تو انہوں نے فرمایا کہ کیوں خدائی کاموں میں مداخلت کی تھی۔ وہ کئی ہسپتالوں میں گیا بیوی کے ایکسرے کرائے۔ ہر جگہ ایکسرے میں دو بچے نظر آئے۔ آخر چودہ نمبر ہسپتال داخل کروا دیا۔ جب بچہ پیدا ہونے کا وقت قریب آیا ڈاکٹر نے آپریشن والے اوزار نکالے فوراً بغیر آپریشن پیدا ہوگیا۔ صرف ایک بچہ تھا تین سال کا عرصہ گزرا پھر میاں بیوی ہم بستر ہوئے دوبارہ ایک بچہ پیدا ہوا۔ یہ دو بچے زندہ ہیں اور زیر تعلیم ہیں۔ یہ کرامت مندراں والی سرکارؒ کی ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆تیرے بیٹے کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی کوئی نہ دیکھے گا☆

ایک روز محمد علی خان موضع تھٹی سمندر خان شام کے وقت حضورؒ کے پاس آیا تقریباً پونا گھنٹہ آپ خاموشی میں رہے۔ وہ آکر باہر کھڑا ہو گیا۔ اتنی دیر میں لیمپ جلانے والا آ گیا۔ محمد علی نے لیمپ جلانے والے کو کہا کہ میرے متعلق حضور کو بتاؤ کہ محمد علی باہر کھڑا ہے۔ ایک بات عرض کرنا چاہتا ہے۔ جب اس نے لیمپ رکھا حضورؒ نے رانوں سے سر اٹھایا محمد علی کی بابت اس نے بتایا۔ تو حضورؒ نے فرمایا کہ اندر بلاؤ۔ اندر گیا تو حضورؒ خاموش بیٹھے تھے۔ وہ بھی خاموش بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد حضورؒ نے سگریٹ لگایا محمد علی کو بھی سگریٹ دیا اور کہا کہ اس وقت کیوں آئے ہو۔ اس نے عرض کی کہ میرا بیٹا کراچی چھاؤنی میں سپاہی ہے اس نے حوالدار کو مارا ہے۔ اب حوالات میں ہے۔ خدا جانے اس کے ساتھ افسر کیا سلوک کریں۔ اتنا کہہ کر رو پڑا۔ حضورؒ جلال میں آ گئے فرمانے لگے کہ مارشل لاء میں نے لگایا ہے۔ وہ حوالدار کس جگہ کا ہے۔ محمد علی نے کہا کہ موضع ملال کا ہے۔ اچھا بچہ تم اور اکبر خان دونوں ملا جاؤ۔ محمد علی نے انکار کر دیا اس نے کہا کہ میں جناب کے پاس دعا کروانے آیا ہوں پھر حضورؒ نے فرمایا کہ جا تیرے بیٹے کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی کوئی نہیں دیکھے گا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆میں نے تمہارا نام غلام سرور رکھ دیا ہے۔☆

☆الو لکھ دو۔ فتح لکھ دو☆

سرفراز خان حضورؒ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ پہلی دفعہ ۱۹۳۵ء کام کرنے کے سلسلہ میں جو کہ ریسٹ ہاؤس فتح جنگ اور ہسپتال فتح جنگ مرمت کرنے کا ٹھیکہ ہوا تھا۔ صبح ریسٹ ہاؤس سے ہسپتال لیبر کام پر لگانے جارہا تھا حضور ولی احمد سرکارؒ ہسپتال کے گیٹ کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ دیکھتے ہی گالیاں دینی شروع کردیں میں نے ڈر کے مارے پاس بیٹھ گیا۔ جدھر حضورؒ جاتے میں پیچھے پیچھے تھا۔ آخر ایک چھوٹی سی دکان جو کہ ترکھان کی تھی پر جا کر بیٹھے۔ وقت تقریباً شام چار بجے کا تھا۔ لوگوں کو گالی خوب دیتے جو دعا کے لئے کہتے ان کو مارتے بھی۔ جب آدمی کوئی نہیں رہا۔ مجھ کو فرمانے لگے سامنے ہو کر بیٹھو۔ نام پوچھا پھر گالی دینی شروع کردی۔ پھر کہنے لگے کہ میں نے تمہارا نام غلام سرور رکھ دیا ہے اور تم غلام ہو کر رہا کرو۔ ایک چھوٹا سا پتھر لے کر میرے اردگرد دائرہ کھینچا پتھر بھی مجھے دے دیا اور کہا کہ آج سے تم میرے بیٹے ہو۔ اجازت دی۔ اب چلے جاؤ۔ دوسری ملاقات ۱۹۳۶ء میں ہوئی حضورؒ موضع بدڑہ آقا نمودارؒ کے مزار کے مشرق کی طرف لیٹے ہوئے تھے۔ فرمانے لگے آ گئے ہو میں نے عرض کی کہ جی بڑی مشکل سے ڈھونڈا کچھ شعر کہتے تھے جو کہ میری سمجھ سے بالاتر تھے میں نہیں سمجھ سکا۔ اتنے میں دو آدمی بڑے قد کے جوان آ گئے۔ حضورؒ نے ان کو دور سے دیکھتے ہی کہا کہ سات چکر زیارت کے اردگرد لگا کر آؤ۔ وہ چکر لگا کر آئے جب نزدیک آئے تو حضورؒ نے ایک کی مونچھوں سے پکڑ کر مارنا شروع کردیا۔ پھر اس کو چھوڑ کر دوسرے کو سر کے بالوں سے پکڑ کر مارنا شروع کردیا۔ میں ڈر کے مارے پاؤں کے بل بیٹھا تھا۔ کافی پیچھے

Marfat.com

ہو گیا کہ کہیں مجھے نہ مارنا شروع کر دیں اور جب میری طرف دیکھا تو میں کافی دور تھا۔ فرمانے لگے کہ اسے الولکھ دو۔ دوسرے سے پوچھا کہ تمہاری کیا دعا ہے۔ اس نے حالات بیان کئے فرمانے لگے کہ اسے فتح لکھ دو پھر ہر آدمی کو جانے کی اجازت دی۔ مجھے فرمانے لگے کہ مجھے اٹھاؤ میں نے کوشش کی لیکن نہ اٹھا سکا۔ فرمانے لگے کہ چلو میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ چلتے چلتے حضورؒ نزدیک ہی ڈھوک پر بابا غلام رسول نامی کے گھر پہنچے۔ اس کی بیوی جس کا نام حضورؒ نے فتو فتو پکارا۔ وہ دونوں میاں بیوی آکر قدموں میں گرے ان کو فرمانے لگے کہ منشی آیا ہے اس کو چاول پکا کر شکر ڈال دو۔ ماں فتو نے فوراً چاول پکائے شکر ڈال کر باباجیؒ سے کہنے لگے کہ کھانا تیار ہے۔ حضورؒ نے فرمایا کہ منشی جاؤ اور کھانا کھاؤ میں کھا کر باہر صحن میں بیٹھ گیا۔ کافی لوگ دعا کے لئے اندر جمع ہو گئے۔ جو دعا کے لئے عرض کرتے تو فرماتے منشی کھانا کھا رہا ہے کافی دیر کے بعد ایک آدمی مجھے بلانے آیا۔ میں اندر گیا پوچھا روٹی کھائی۔ میں نے عرض کی کہ جی ہاں اس کے بعد ہر ایک آدمی سے دعا کے لئے پوچھتے مجھے حکم دیتے کہ اس کو فتح لکھ دو۔ کسی کو فرماتے الولکھ دو۔ جب میری ڈائری میں ایک کاغذ رہ گیا تو لوگ چلے گئے میں نے پوچھا کہ اپنے لئے کیا لکھوں۔۔۔؟ گریبان سے پکڑ کر قمیض پھاڑ دی۔ دو لاتیں زور سے ماریں۔ منشی ہو کر اپنے لئے لکھتے ہو۔ آج رات زیارت پر دونوں ٹھہریں گے۔ تمہارے لئے بہت اچھا ہوگا۔ میں نے انکار کیا۔ حضورؒ یہ جنگل ہے میں یہاں نہیں رہتا۔ سخت ناراض ہوئے لیکن میں رہنے کے لئے آمادہ نہ ہوا پھر اجازت دی۔ اچھا جاؤ ٹھنڈی سانس بھری تو میں نے عرض کی کہ اپنا دست مبارک دیں کہ میں پیٹھ پر لگاؤں۔ بڑی مشکل سے دست مبارک پیٹھ پر لگایا اور فرمانے لگے کہ آج رات رہ جاتے تو بہت اچھا ہوتا۔ واپس فتح جنگ آ گیا ایک ہندو کیمبلپور کا رہنے والا ملا۔ اس نے پوچھا کہ تم کدھر تھے؟ میں نے بتایا کہ فقیر کو ملنے آیا تھا اور رات ہو گئی اس نے کہا کہ رات میرے پاس ٹھہرو صبح چلے جانا۔ رات اس کے ساتھ بسر کی صبح کیمبلپور آ گیا۔ والد صاحب چونکہ حضرت صاحب موہڑہ شریفؒ والوں کے بیعت تھے خلافت ملی ہوئی تھی۔ مجھ سے حالات پوچھنے کے بعد ناراض ہوئے کہ تم میرے ساتھ موہڑہ شریف

Marfat.com

کیوں نہیں جاتے لیکن میں ٹال مٹول کر جاتا۔ کوئٹہ زلزلہ کی وجہ سے غرق ہوا تھا والد صاحب دیکھنے کے لئے کوئٹہ چلے گئے۔ دس پندرہ دن کے بعد واپس آئے تو گھر والدہ صاحبہ سے ذکر کررہے تھے کہ جو فقیر آواز دیتا تھا کوئٹہ سے نکل جاؤ کہ کوئٹہ غرق ہورہا ہے۔ مجھے ملا۔ اس نے فرمایا کہ بڑے سے چھوٹے لڑکے کا نام تبدیل کردو۔ دو بکرے قربانی دے دو۔ اب اس کا کیا نام رکھیں۔ دو بکرے قربانی کے لئے آئے میں نے عرض کی کہ میرا نام ایک فقیر فتح جنگ کے پاس ہے اس نے تبدیل کردیا ہے۔ والد نے اصرار کیا کہ میں اس کے پاس جاؤں گا۔ میں نے عرض کی کہ وہ پتھر مارتے ہیں گالیاں بہت دیتے ہیں۔ میرے کہنے پر انہوں نے کہا کہ کوئی بات نہیں میں ضرور جاؤں گا۔ دوسرے دن فتح جنگ والد صاحب پہنچے تو ان کو کسی نے بتایا کہ دین ترکھان کے گھر بابا موجود ہیں۔ قدم بوسی کے لئے پہنچے۔ دیکھا تو حضورؒ نے فرمایا کہ دودھ لے آؤ۔ حسب حکم دودھ اور کچھ میوہ لے کر آگئے لوگوں نے منع کیا کہ دودھ مت دینا تم کو ہی گلاس ماریں گے۔ لیکن باباجیؒ نے گلاس لے کر دودھ پی لیا میوہ بھی لے لیا اور فرمایا کہ جاؤ وہ میرا بیٹا ہے میں نے اس کا نام رکھ دیا ہے۔

۱۹۳۹ء میں پھر میرا ٹھیکہ ہسپتال ریسٹ ہاؤس سفیدی رنگ وغیرہ کا ہوا۔ جب مزدور راج لے کر گیا حضور ولی احمد سرکارؒ رخصت ہوچکے تھے۔ رات کے دس بجے مزار پر گیا فاتحہ پڑھی۔ واپسی پر ریسٹ ہاؤس آرہا تھا چونکہ رات کا کافی حصہ گزر چکا تھا خیال آیا کہ اس گلی سے جاؤں گا جہاں باباجیؒ سے پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ چونکہ رحمت ہونی تھی دین ترکھان والی گلی میں پہنچا تو لوگ جمع تھے۔ ایک لنگوٹ میں فقیر قوالی کررہا تھا۔ ہاتھوں اور پاؤں کے بل چل رہا تھا میں دیکھ کر رک گیا لوگوں کو کہنے لگے کہ ہٹ جاؤ۔ میرا دوست آرہا ہے۔ میں پاس جاکر کھڑا ہوگیا نگاہِ کرم پاؤں سے لے کر سر تک ڈالی نام لیا فرمایا کہ حضور نے سات چراغ روشن کرنے تھے۔ لیکن سب کا سر کاٹ کر ایک کو لگا گئے۔ کچھ دیر کے بعد ایک ہندو آیا اس نے کچھ چیزیں باباجیؒ کو دیں کہ یہ بانٹ دیں۔ مجھے کہنے لگے کہ تمہارا حصہ بہت زیادہ ہے۔ یہ لے لو میں نے شکریہ کے ساتھ لے لیا۔ اب رات بارہ بجے تک حضور کے پاس رہا۔ جب

Marfat.com

سب لوگ چلے گئے مجھے فرمانے لگے کہ تم بھی جاؤ۔ جب ہاتھ ملانے لگا تو بائیاں ہاتھ حضور نے آگے کیا۔ میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا کہ حضور سب کو دائیاں ہاتھ ملاتے ہیں مجھے بائیاں ہاتھ کیوں۔۔۔؟ فرمانے لگے کہ بائیں طرف دل ہوتا ہے تجھے تو دل سے ہاتھ ملا رہا ہوں۔ صبح ملاقات ہوگی۔ جب صبح سویرے اٹھا تو حضور ایک لنگوٹ میں کمبل ولی احمد سرکارؒ والا کندھے پر ڈال کر ریسٹ ہاؤس سے گزر رہے تھے۔ جب میں نے ملنے کے لئے کوشش کی تو فرمانے لگے کہ میں ڈیوٹی پر جا رہا ہوں۔ پھر ملیں گے چونکہ غربت کا زمانہ تھا ہندو سکھ زیادہ تر امیر تھے۔ ہم کو چھوٹے کام ملتے تھے۔ اس پر مسلمانوں کو تنگ کرتے تھے۔ اس لئے زیادہ پریشان رہتا تھا۔ بلکہ سکھ افسر ہو تو ست سری اکال کہنا پڑتا تھا۔ ہندو افسر ہو تو بندگی یا نمستے اس کے باوجود بل وغیرہ نہیں بناتے دل میں خیال آیا کہ حضورؒ سے دعا کراؤ۔

''چار باتیں دل میں لیکر حاضر ہوا چاروں دعائیں منظور ہوئیں۔''

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆دل میں یہ بات لے کر حضورؒ☆
☆کی خدمت میں حاضر ہوا☆

۱۔ انگریز اس ملک سے نکل جائیں۔ مسلمانوں کی بادشاہی ہو۔

۲۔ ہندو سکھ کا علیحدہ وطن ہو۔ انقلاب آئے امیر لوگ ذرا پیچھے آئیں غریبوں کو اقتدار ملے۔ زراعت پیشہ اور غیر زراعت کا سوال ختم ہو جائے۔

۳۔ حضور خواجہ ولی احمد سرکارؒ کا روضہ میرے ہاتھ سے بنے۔ چندہ کسی کا خرچ نہ ہو۔

۴۔ ملک میں اردو زبان سرکاری ہو۔ انگریزی نہ ہو۔

یہ چار دعائیں لے کر دربار میں گیا۔ باباجیؒ نے بہت پیار کیا سگریٹ دی پیو! عرض کی میں نے سگریٹ کبھی نہیں پی فرمانے لگے سگریٹ پیا کرو لیکن دعا کے متعلق نہ پوچھا۔ لوگوں کے لئے دعا کرتے۔ میری باری آتی مجھے چھوڑ دیتے آگے جو بیٹھے ہوئے ہوتے ان سے پوچھتے۔ اس طرح ۱۹۴۳ء آ گیا۔ مجھے فرمانے لگے کہ موٹے کھدر کے کپڑے پہنا کرو۔ سر استرے سے صاف کروالو۔ اسم خدا کا بتایا یہ باوضو ہو کر ہر وقت پڑھا کرو۔ اور ایک سال سرگودھا میں رہو۔ حکم سن کر میں گھر واپس آیا۔ سر منڈوا کر کھدر کے کپڑے تین جوڑے سلوائے۔ سرگودھا کے بارے میں سوچ رہا تھا کہ کس کے پاس جاؤں وہاں کیا کروں گا۔ ایک دن تار آئی کہ جلدی سرگودھا آؤ میں سخت بیمار ہوں۔ تار دینے والا میرا دوست تھا۔ ہندو

Marfat.com

نرائن کرشن مجھے خیال آیا کہ حضورؒ نے بہانہ بنادیا۔ اسی وقت اٹیچی کیس میں دو جوڑے کپڑے رکھ کر چلا گیا۔ اسٹیشن پر اترا۔ تانگہ والوں کو بولا کہ ڈیری فارم جانا ہے کیونکہ نرائن کرشن مینجر ڈیری فارم میں تھا۔ وہاں پہنچا دیکھا کہ نرائن کرشن دفتر کے سامنے کھڑا ہے اس کو ملا۔ میں نے کہا کہ یار تو ٹھیک ہے تو تار کیوں ایسی دی۔ وہ مجھے گھر لے گیا کہنے لگا کہ یار میں یہاں تبدیل ہوکرآیا ہوں میرا دل نہیں لگ رہا اس لئے تم کو بلوایا ہے۔ گپ شپ ہوگی۔ اسی طرح گیارہ ماہ گزر گئے۔ ایک دن ایک آدمی مجھے کہنے لگا کہ تم فقیروں کی باتیں کرتے ہو یہاں ایک فقیر ہے گالی بہت دیتا ہے مارتا بھی ہے لیکن لوگوں کی مرادیں پوری ہوتی ہیں۔ لیکن ملنا ہوتو گانے والی جگہ بلاک نمبر ۹ میں یا شراب خانہ میں اگر یہاں نہ ہوتو چکلہ میں ہوگا، لیکن مجھے کافی دن ڈھونڈنے کے باوجود نہ مل سکا۔ ایک دن شام کو میں جمعہ نامی مستری کو ہمراہ لے کر پیدل نکلا۔ بلاک نمبر ۹ آیا۔ ایک گانے والی سے پوچھا تو وہ کہنے لگی کہ ابھی ابھی چکلہ کی طرف گیا۔ وہاں پہنچا ایک تکیہ تھا بہت سے ملنگ بیٹھے ہوئے تھے ان سے پوچھا کہنے لگے ابھی ابھی شراب خانہ کی طرف گیا ہے۔ شراب خانہ پہنچا سکھوں کا شراب خانہ تھا۔ وہ سکھ کہنے لگے کہ ابھی یہاں سے ۹ بلاک گیا۔ اس طرح رات کے بارہ ہوگئے۔ تھک کر جمعہ خان کو بولا یار نہیں ملتا چھوڑو۔ پیاس لگی ہے لسی پیتے ہیں۔ دیکھا ایک چھوٹا سا کھوکھا کھلا ہے۔ اس کو میٹھی لسی کے دو گلاس کا آرڈر دیا۔ اس نے لسی بنا کردی۔ ہم دونوں لسی پی کر اس کے پیسے دینے لگے تو دکاندار نے کہا کہ پیسے مل گئے ہیں میں نے کہا کہ یہاں کوئی آدمی نہیں اور نہ ہی کوئی ہمارا واقف ہے۔ مذاق نہ کرو۔ پیسے لو کہنے لگا کہ جناب ابھی ابھی سائیں جمالؒ دے کر گیا ہے۔ ہم ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے۔ بھائی ہم کو وہ کہیں نظر نہیں آیا۔ لیکن دکاندار نے بہت اصرار کیا اور پیسے نہ لئے اپنے ڈیرہ پر آکر سو گئے۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ ایک لمبے قد کا آدمی ایک لمبا کرتہ پہنے ہوئے سر کے ایک طرف لمبے بال کی لٹ مجھے ہاتھ ملاتا ہے۔ کہتا ہے کہ عاشق کو عاشق ملے سجدہ کرنا روا ہے۔ سجدے کے وقت قبر آقائے نامدار کی تھی سر اٹھا کر میں نے اس کو کہا کہ چلو مشرق کی طرف چلتے ہیں۔ کہنے لگا کہ میں تو مغرب کی طرف جاؤں

Marfat.com

گا۔ چونکہ ہندو اور مسلمان لڑیں گے میں نے کہا کہ چلو ہم چھڑائیں گے۔ کہنے لگا کہ تم جاؤ میں نہیں جاتا آخر میں مشرق کی طرف چل پڑا۔ دیکھا ہندو اور مسلمان ایک دوسرے پر گولے پھینک رہے ہیں۔ میں نے منع کیا وہ میرے پیچھے لگ گیا۔ میں جلدی سے چل کر ایک دروازہ کے اندر داخل ہوا تو گوبند رام جس کو ہم پھاپھا کہتے تھے۔ حضرت ولی احمد سرکارؒ کا غلام تھا ملا اور کہنے لگا کہ اچھا ہوا تم آ گئے بابا سائیں نور خانؒ بھی آئے ہوئے ہیں۔ جگہ جو میں نے دیکھی وہ دربار حضور خواجہ خواجگان معین الدین چشتی اجمیریؒ کا تھا۔ آنکھ کھل گئی ٹائم دیکھا تو ساڑھے تین بجے تھے۔ صبح اٹھ کر تانگہ میں سرگودھا بازار آیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ جو شکل میں نے رات کو خواب میں دیکھی وہی آدمی تانگہ روک رہا ہے۔ میں نے تانگہ رکوا اترا تو وہ لوہے کی دکان کے اندر چلا گیا۔ میں دکان کے دروازے پر پہنچا دکاندار نے مجھے روک لیا کہ کدھر جاتے ہو۔ میں نے کہا کہ اس آدمی کو ملنا ہے۔ دکاندار نے کہا کہ اس نے منع کیا ہے کہ اس کو اندر مت آنے دینا وہ سامنے بیٹھا ہنس رہا ہے۔ دکاندار نے کہا جناب یہ سائیں جمالؒ ہے اس نے منع کیا ہے اس لئے اس کی اجازت کے بغیر اندر نہیں جا سکتے۔ میں واپس ڈیری فارم آیا کھانا کرشن کے ہمراہ کھایا اس کو کہا کہ آج میں گھر جاؤں گا۔ دونوں میاں بیوی مجھے اسٹیشن پر چھوڑنے آئے۔ ٹکٹ کیمبلپور کا لے کر دیا۔ میں جب حسن ابدال پہنچا دل میں خیال کیا کہ گھر جا رہے ہو دربار جانا چاہیئے۔ میں حسن ابدال اتر گیا۔ بابو نے کہا کہ کیمبلپور آگے ہے میں نے بتایا کہ میرا یہاں کام ہے باہر نکلا ایک تانگہ کھڑا تھا۔ اس کو کہا کہ مجھے اڈے پر لے چلو۔ جب پنجہ صاحب کے قریب تانگہ پہنچا تو کوچوان بولا آپ نے کہاں جانا ہے۔ میں نے کہا کہ فتح جنگ وہ ہنس پڑا اور کہنے لگا کہ تم پنڈی والی گاڑی سے اتر رہے ہو۔ وہاں سے بسیں چلتی ہیں۔ یہاں سے کوئی چیز تم کو نہیں ملے گی۔ فتح جنگ کس کے گھر جاؤ گے۔ میں نے کہا بابا سائیں نور خانؒ کے پاس۔ کوچوان کہنے لگا۔ بابا سائیںؒ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ میں نے پوچھا کون سی جگہ؟ کہنے لگا کہ چکڑا گاؤں جس میں ان کا ایک ملنگ ہے اس کے لڑکے کے ختنے ہیں۔ میں نے کہا کہ مجھے چکڑا لے چلو۔ پانچ روپے اس نے مانگے کچی سڑک پر آیا جہاں حضورؒ

Marfat.com

کا قیام تھا۔ سامنے تانگہ کھڑا کر کے مجھے کہنے لگا کہ وہ سامنے جھگی باباجیؒ کی ہے۔ میں وہاں سے چل کر جب نزدیک پہنچا تو بہت سارے ملنگ ملے۔ انہوں نے کہا کہ باباجیؒ یاد کر رہے تھے۔ بہت دن گزر گئے کہ سرفراز نہیں آیا۔ میں نے ان سے باباجیؒ کے مزاج کا پوچھا کہنے لگے کہ بہت خوش ہیں تمہیں یاد کر رہے تھے۔ جب جھگی میں داخل ہوا چائے کا حکم دیا جب چائے پینے لگے تو مجھے کہا کہ سائیں جمال کے پیچھے کیوں پڑ گیا تم کو علم نہیں کہ وہ کس مقام کا فقیر ہے۔ میں نے عرض کی کہ صرف ملنا چاہتا تھا۔ حضورؒ نے فرمایا کہ وہ تین ضلع کا کام کرتا ہے۔ میانوالی، جہلم اور سرگودھا۔ باطنی طور پر تمہیں مل گیا تھا۔ ظاہری کیا لازمی ملنا تھا۔

تمہاری نوکری ختم سرگودھا اب تو نے نہیں جانا دو دن کے بعد چکڑا سے حضورؒ پالکی میں سوار ہوئے پالکی کے ہمراہ میں بھی دربار آقا نمودار صاحب کے پہنچان کو ۱۹۴۴ء بارہ بجے حضور نے فرمایا سرفراز مبارک ہو آج تمہاری چاروں دعائیں رسول کریم ﷺ کی کچہری میں منظور ہو گئیں۔ حضورؒ نے اپنی زبان سے چاروں دعائیں دہرائیں۔ میرا یقین محکم ہو گیا۔ یہ کرامت مندراں والی سرکارؒ کی تھی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆یہ میرا ڈیرہ ہے جگہ سب تیری ہے۔☆

☆دنیاداری، دوڑ دھوپ کرو خدا تعالیٰ کے گھر،☆

☆رسولِ پاکؐ کے گھر تمہارے حق میں فیصلہ ہے☆

میں دنیا میں کام کرتا رہا۔ حضورؒ بہت پیار کرتے نگاہِ کرم فرماتے کئی دفعہ کیمبلپور میرے گھر بھی گئے اور فرماتے یہ میرا ڈیرہ ہے اور ایک دفعہ حضورؒ نے فرمایا کہ شمال کی جانب کس کی جگہ ہے؟ میں نے عرض کی کہ یہ سرکاری ہے فرمانے لگے کہ جنوب کی جانب کس کی ہے؟ میں نے عرض کی کہ سیدوں کی ہے۔ فرمانے لگے کہ سب تیری ہے۔ میں نے مکان بنانے شروع کر دیئے۔ یہ واقعہ ۱۹۴۷ء کا ہے۔

جانب جنوب جو گہرے کھڈے تھے وہ نادر حسین شاہ نمبردار خود آیا مجھے کہا کہ یہ جگہ میری ہے اور ایک ہزار روپیہ دے اور رجسٹری کردوں گا۔ میں نے رقم دے دی اس نے رجسٹری کردی۔ مکان تعمیر کر لینے کے بعد تحصیلدار آ گیا یہ زمین سرکاری ہے اور ایک کنال مکانوں میں آ گئی ہے۔ مکان گرادو۔ حکومت کی طرف سے نوٹس آنے شروع ہو گئے۔ جھگڑا چلتا رہا افسر مال عامل حسین تھا۔ اس کی میری مخالفت بھی تھی۔ جب مارشل لاء جنرل ایوب کا لگا تو عامل نے فائدہ اٹھاتے ہوئے مجھے تین دن کا نوٹس دیا کہ مکان گرادو ورنہ تم کو گرفتار کرنا پڑے گا اور یہ بلڈوزر مکان گرادیں گے۔ یہ ہدایت مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر نے کی ہے۔ اس وقت میرا ماموں محمد حسین ٹھیکیدار آیا اور اس نے کہا کہ اب کیا کرو گے۔ بچوں والا کام کیا ہے اب بہت بے عزتی ہوجائے گی میں نے ماموں کو کہا کہ میرا مکان کوئی نہیں اکھاڑ سکتا تم

Marfat.com

صرف اتنا کرو کہ باباجیؒ کے پاس فتح جنگ جا کر عرض کرو کہ جو جگہ آپ نے کہی تھی تمہاری ہے اس نے مکان بنالیا اب اس کو حکومت گرفتار کررہی ہے۔ مکان بھی گرارہے ہیں۔

ماموں محمد حسین نے جا کر سب حالات بتائے فرمانے لگے کہ تم کون ہو۔ اس نے کہا کہ میں سرفراز کا ماموں ہوں۔ اس کے ماموں تو اور ہیں۔ میں حقیقی ماموں ہوں۔ اور دوسرے کھانے پینے والے ماموں ہیں۔ حضورؒ نے فرمایا کہ میں نفس کو ایک ٹانگ سے اٹھا کر دوسری ٹانگ پر رکھوں تو بادشاہی بدل سکتی ہے۔ جاؤ اس کو بولو دنیاداری دوڑ دھوپ کرو۔ مکان کوئی نہیں گرا سکتا۔

جب ماموں شام کو واپس آئے حضور کے بول سنائے میں نے کہا کہ اب غم نہ کریں کچھ نہیں ہوگا۔ صبح سویرے اٹھ کر میں ایم ای ایس کے دفتر گیا اور اے جی علوی صاحب کو نوٹس پڑھایا اور وہ کہنے لگا کہ مارشل لاء کا مطلب ہے کہ کوئی لاء نہیں۔ میں کیا مشورہ دوں۔ ہم دونوں مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کرنل جمشید کے پاس گئے۔ حالات بیان کئے کہ یہ مکان ۱۹۴۷ء میں بنایا تھا۔

ایڈمنسٹریٹر مارشل لاء نے پوچھا کوئی ثبوت ہے تمہارے پاس میں نے عرض کی کہ نقشہ کنٹونمنٹ کو بھی میں نے نہیں دیا تھا۔ کنٹونمنٹ نے نوٹس جاری کیا تھا۔ اس وقت اسٹیشن کمانڈر نے پانچ سو روپے کمپاؤنڈ فیس ڈالی تھی۔ جس کی رسید موجود ہے۔

نمبر ۲۔ پٹواری، تحصیلدار نے مجھے مختلف نوٹس جاری کئے پیمائش غلط کی۔ اب مارشل لاء کو بدنام کرنے کے لئے ایک کنال دو مرلہ کا حکم دیا۔ اسی وقت ڈپٹی کمشنر کو چھٹی لکھی کہ جن لوگوں نے غلط پیمائش کی ان کے نام دو۔ کیونکہ ان کو کوڑے کی سزا دی جائے۔ دوسرا اس مکان کو ہاتھ نہ لگاؤ میں۔ فیصلہ موقع پر کروں گا کہ مکان نیا بنا ہے یا کہ پرانا ہے۔

صبح کچہری میں پیش ہوئے۔ صبح جب میں گیا ڈپٹی کمشنر صاحب افسر مال کو ایڈمنسٹریٹر نے کہا کہ چلو موقع دیکھتے ہیں۔ مجھے حکم دیا کہ تم آگے چلو۔ جب موقع پر آئے ایڈمنسٹریٹر نے پوچھا کون سا حصہ نیا ہے۔ افسر مال نے ایک جگہ ہاتھ رکھ دیا۔ میں نے عرض کی کہ جناب۔

Marfat.com

افسر مال سے پوچھا جائے کہ آگے کبھی یہاں آئے ہیں۔۔۔؟ یا پہلی دفعہ۔ اس کی زبان سے نکلا کہ میں پہلی دفعہ آیا ہوں۔ اس کے جواب پر ایڈمنسٹریٹر سخت ناراض ہوا۔ کہنے لگا کہ تمہیں خواب آئی ہے کہ یہ حصہ نیا بنا ہے۔ یہ پرانا ہے۔ واپس چلو۔ کچہری پہنچ کر حکم دیا کہ زمین سرفراز پر فروخت کردو۔ اس وقت افسر مال نے لیٹر پیش کیا کہ گورنر نہیں مانتا۔

ایڈمنسٹریٹر نے کہا کہ اچھا گورنر کو لکھ دو کہ ایڈمنسٹریٹر نے فوری طور پر فیصلہ کیا زمین فروخت کردو۔ مجھے حکم دیا کہ سرفراز جاؤ اور اپنا کام کرو۔ جب ان کا گورنر مان گیا زمین کی قیمت ادا کردینا۔

ایک سال کے بعد گورنر کی چھٹی آئی کہ آپ نزول لینڈ کی قیمت ادا کریں۔ ڈپٹی کمشنر اور میرے درمیان رجسٹری ہوئی یہ مرشد کا کرم تھا اور ان کی کرامت تھی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆ جھوٹ مت بولنا خدا تعالیٰ ☆
☆ سچائی والوں کے ساتھ ہوتا ہے ☆

ایک دفعہ برائے شادی سیالکوٹ جا رہا تھا جونہی جھنڈہ سے گزر چک لالہ کینٹ پہنچا کہ کام کی نگرانی کے لئے منشی سے کہہ دوں کہ اچانک ایک لڑکی جھنڈہ سڑک پر آ گئی اس کو موٹر کا بمپر لگا اور وہ گر گئی۔ میں سمجھا کہ وہ بچ گئی ہے چکلالہ گیا۔ واپس آیا تو جائے وقوعہ پر پولیس سب انسپکٹر کھڑا تھا۔ اس نے موٹر روکی۔ میں رک گیا پوچھا کہ کیا بات ہے اس نے کہا کہ تم نے لڑکی مار دی اپنے ڈرائیور کا نام بتاؤ اور تھانے چلو میں اس کے ہمراہ تھانہ گیا میں نے صاف بتا دیا کہ موٹر میں خود چلا رہا تھا اور ڈرائیور نہیں تھا۔ لیکن اس نے کہا کہ ڈرائیور کا نام بتاؤ اس وقت ڈرائیور یحییٰ شاہ تھا۔ اس کے نام پر پرچہ دے دیا۔ اس کی ضمانت دے کر میں شادی پر سیالکوٹ چلا گیا۔

مقدمہ چل پڑا میں حضور باباجیؒ کے پاس حاضر ہوا حضورؒ اس طرح حادثہ ہوا حضورؒ نے حکم دیا کہ تم جھوٹ مت بولنا۔ مجسٹریٹ کو سچ بتا دینا خدا سچائی والے کے ساتھ ہوتا ہے۔ میں نے عدالت میں صفائی کی شہادت پر بیان دیا موٹر میں چلا رہا تھا حادثہ مجھ سے ہوا ہے لیکن مجسٹریٹ نے سزا ڈرائیور کو دو سال اور دو ہزار روپے جرمانہ سنایا۔

ڈرائیور کو جیل لے گئے۔ اس وقت جیل سپرنٹنڈنٹ راولپنڈی کرنل فخر الدین تھا جو کہ مجھے اچھی طرح جانتا تھا۔ میں نے اس کو آدمی بھیجا کہ یہ میرا ڈرائیور ہے اس کو بند نہ کرنا میں اس کی ضمانت کرواتا ہوں۔ سیشن جج کے پاس درخواست دی ضمانت منظور ہوگئی۔ آئندہ تاریخ مقرر ہوئی۔ جب سیشن جج نے طلب کی تو پتہ چلا مثل گم ہوگئی۔ انکوائری ہوئی لیکن اس دن

Marfat.com

مجسٹریٹ نے جتنے فیصلے کئے تھے سب غائب تھے۔ سیشن جج سے جس بناء پر ہم نے اپیل کی تھی اس کو مدنظر رکھ کر ایک سال سزا اور ایک ہزار جرمانہ کیا۔ ملزم کے بارے میں پوچھا تو میں نے عرض کی کہ ملٹری ہسپتال میں داخل ہے۔ اپیل ہائی کورٹ دائر کی اس کا فیصلہ آیا۔ ملزم باعزت بری ہوگیا۔ یہ تھی شان مندراں والی سرکارؒ کی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆سب سے بڑا افسر کون ہوتا ہے☆

☆جاؤ اس کو خود ملو اپنے خدا کو عرض کریں گے☆

ایک دفعہ ٹھیکہ تعمیر بلڈنگ ایبٹ آباد ہوا۔ ۲۵۔۱۹۶۴ء میں کام شروع کیا کچھ عرصہ کے بعد جی ای سے جھگڑا ہو گیا اس نے کمانڈر کو رپورٹ لکھی کمانڈر نے چیف انجینئر یعنی برگیڈیئر کو لکھا کہ سرفراز کو بلیک لسٹ کردو اور رسک کاسٹ پر دوسرے ٹھیکیدار کو ٹھیکہ دے دو۔

برگیڈیئر نے کوارٹر ماسٹر جنرل کو خط لکھا۔ اس وقت جنرل ٹکا خان تھا۔ کیو ایم جی کی طرف سے مجھے مورخہ چودہ کو لیٹر رجسٹری لکھا گیا۔ تم کو بلیک لسٹ کیا جاتا ہے۔ ٹھیکہ تمہاری رسک کاسٹ پر دیا جائے گا تم اپنا کام فائنل کرالو۔ یہ اطلاع ڈسپیچ کرنے والے کلرک نے شام کو مجھے دی کہ تمہارے ساتھ ظلم ہو گیا ہے یہ سن کر میں سیدھا دربار پہنچ اور حضور سے عرض کی اور وہ فرمانے لگے کہ تم نے کونسا تیر مارا ہے۔ اک مرشد کا دربار بھی نہ بنا سکے اتنا عرصہ گزر گیا ہے کام ٹھیکیداری چھوڑ دو میں خاموش بیٹھ گیا چائے کے ٹائم پر پھر بلایا سگریٹ تین چار پیکٹ دیئے لو پیو۔ چائے بھی اپنی پیالی سے تھوڑی سی دی۔ اور فرمانے لگے کہ سب سے بڑا افسر کون ہوتا ہے اس محکمہ میں۔ مین نے عرض کی کہ اس وقت جنرل ٹکا خان ہے۔ حکم دیا کہ جاؤ اس کو خود ملو۔

حضورؒ کے حکم کے مطابق دوسرے دن صبح سویرے سات بجے جنرل کی کوٹھی پر پہنچا اپنا کارڈ نوکر کو دیا اور اس پر جنرل صاحب نے لکھا کہ ساڑھے آٹھ بجے دفتر آؤ۔ جی ایچ کیو دفتر پہنچا تو پی اے نے مجھے اپنے دفتر میں کہا کہ بیٹھ جاؤ صاحب کا ٹیلی فون پر جواب ملا اس کو کہو کہ انتظار کرے۔ گیارہ بجے تک انتظار میں بیٹھا رہا۔ پی اے کو اندر سے حکم ہوا کہ طاہر ایوب

Marfat.com

کو بلاؤ پریزیڈنٹ ہاؤس ٹیلی فون کیا جواب ملا کہ طاہر صاحب سوئے ہوئے ہیں۔ جنرل صاحب نے کہا کہ اس اطلاع دو جس کام کے لئے وہ آیا تھا اس کے لئے میں اس کا انتظار کر رہا ہوں دوبارہ ٹیلی فون ہوا بارہ بجے کے قریب طاہر ایوب تشریف لائے۔ مجھے دیکھا تو پوچھا کہ تم کدھر آئے ہو۔ چونکہ اس زمانہ میں بی ڈی ممبر تھا۔ میرے پاس کوئی دفعہ طاہر ایوب آیا کہ میرے والد کو ووٹ دینا۔ مگر میں نے انکار کردیا تھا۔ چونکہ مجھے زیادہ ووٹ عورتوں کے ملے تھے مادرِ ملت فاطمہ جناح کی وجہ سے۔ محکمہ والے بھی ناراض تھے کہ تم کس طرح ایم ای ایس میں کام کرو گے۔

طاہر ایوب کو دیکھتے ہی مجھے خیال آیا اب تم کو یہاں سے انصاف نہیں مل سکتا۔ میں نے پی اے کو کہا کہ میں جارہا ہوں اس نے کہا کہ تھوڑا رک جاؤ۔ آپ کو جنرل صاحب بلائیں گے۔ میں نے کہا کہ مجھے چار بجے تک انتظار کرنا پڑتا میں کرتا۔ لیکن جنرل صاحب نے مجھے ٹائم دیا تھا مجھ سے پہلے طاہر ایوب کو کیوں بلا لیا۔ ایسے شخص سے مجھے انصاف کی امید نہیں ہے۔ وہاں سے سیدھا حضور کی خدمت دربار پر حاضر ہوا۔ حضور نے پوچھا کہ ملے ہوٹکا خان کو۔ میں نے تمام حالات بیان کئے کہ میں اسی طرح واپس آگیا ہوں۔ میں نے عرض کی کہ حضور چھٹی تو اس نے لکھ دی ہے چونکہ رجسٹری ہے مجھے کل مل جائے گی میرے خلاف فیصلہ ہوگیا ہے۔ فرمانے لگے کہ خدا کے گھر، رسول پاکؐ کے گھر تمہارے حق میں فیصلہ ہے۔ تم چلے جاؤ میں کیمبلپور گھر آیا۔ دو دن کے بعد راولپنڈی پہنچا موٹر کھڑی کر کے اندر جانے لگا تو پوسٹ مین جس کا نام فضل الٰہی تھا اس نے آواز دی آپ کی رجسٹری تین دن سے امانت میں رکھی ہے۔ جب میں نے رجسٹری وصول کی تو وہ کہنے لگا کہ آج ایک اور رجسٹری بھی ہے وہ بھی وصول کی۔ پہلی رجسٹری کھولی تو اس پر چودہ تاریخ تھی۔ جنرل ٹکا کے دستخط تھے مضمون تھا کہ "تم" کو بلیک لسٹ کیا جاتا ہے۔ تمہارے رسک پر ٹھیکہ دوبارہ کیا جائے گا تم اپنی پیمائش کروالو۔ بد دلی سے دوسری رجسٹری کھولی اور اس پر سولہ تاریخ تھی۔ جنرل ٹکا کے دستخط تھے اور لکھا تھا کہ فوراً کام شروع کرو جی ای میجر جعفری راولپنڈی تمہارا کام دیکھے گا۔ ایکسین

Marfat.com

عبدالمنان تمہارا کام نہیں دیکھے گا۔

سولہ تاریخ والی چٹھی لے کر میں کمانڈر کے پاس گیا اور اس نے پوچھا کہ تمہارا بنگلہ بند تھا چپڑاسی کئی دفعہ گیا کیونکہ جنرل صاحب کا بار بار ٹیلی فون آتا ہے کہ سرفراز نے کام شروع کیا ہے یا کہ نہیں۔

تم نے صدر صاحب سے صلح کر لی ہے میں نے کہا کہ میں کیمبلپور اپنے گھر گیا ہوا تھا۔ کمانڈر نے کہا کہ جاؤ میجر جعفری کو ملو وہ تمہارا انتظار کر رہا ہے وہاں سے جعفری صاحب کے پاس آیا۔ وہ کہنے لگا کہ چلو ایبٹ آباد چلتے ہیں ایس ڈی او یہاں سے لے جاتے ہیں۔ تم کام شروع کرو بمع ایس ڈی او ایبٹ آباد پہنچے کام کا جی ای نے معائنہ کیا پوچھا کوئی اور تکلیف ہے میں نے کہا کہ مجھے پہلے جی ای نے کوئی پیمنٹ نہیں کی۔ ایس ڈی او کو حکم دیا کہ تم رات یہاں ٹھہرو اس کی پیمنٹ جتنی بنتی ہے بنا کر صبح نو بجے پنڈی آجاؤ۔

میں اور ایس ڈی او رات بھر بل بناتے رہے صبح تقریباً اسی ہزار کا بل بنا کر فارغ ہوئے۔ فیصلہ یہ کیا کہ جو کام رہ گیا وہ اگلی پیمنٹ میں لے لیں گے۔ چائے پی کر ایبٹ آباد سے روانہ ہوئے ساڑھے آٹھ بجے صبح دفتر پہنچے جی ای نے اکاؤنٹنٹ کو بلا کر چیک دیا کہ جاؤ ابھی کام ختم کرنے کی کوشش کرو کام ٹائم کے اندر ختم ہوا۔ وہاں سے سامان دو ٹرک بھر کر دربار پر پہنچا حضور آقا موددارؒ کے روزہ مبارک کا کام شروع کر دیا۔

۱۹۶۹ء تقریباً روضہ مبارک کا کام ابھی باقی تھا حضور ۱۷۔۲۔۹ کو دنیا سے کوچ کر گئے۔ حضورؒ کے روضہ کا کام شروع کر دیا۔ پھر خواجہ ولی احمد سرکارؒ کا روضہ شروع ہوا۔ اس کے بعد سڑک وغیرہ شروع کی۔ یہ سب کرم مندراں والی سرکارؒ کا تھا جو ۱۹۴۴ء میں حضورؒ نے فرمایا تھا کہ رسولِ پاک ﷺ کے دربار میں تمہاری چاروں دعائیں منظور ہوگئیں۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆فقیر کے لنگر میں شفاء ہوتی ہے اس کو بھی دو☆

ایک مرتبہ چھوٹا بھائی غلام حیدر بیمار ہوگیا اس وقت میں راولپنڈی میں کام کرتا تھا۔ دیکھنے کے لئے آیا۔ اس وقت سی ایم ایچ میں میجر ڈاکٹر اسحاق تھا جو میرا دوست بھی تھا اس نے غلام حیدر کا معائنہ کیا اور کہا کہ اس کو ٹی بی ہے اور آخری سٹیج پر ہے۔ میں لیٹر لکھ کر دیتا ہوں اسکواڈ ڈرسینیٹوریم ہسپتال ایبٹ آباد لے جاؤ۔ پھیپھڑے میں ہوا بھراؤ شاید زندگی ہو بچ جائے میں نے کہا کہ ٹھیک ہے۔

جب وہ ہمارے گھر سے چلا گیا میں نے بھائی کو گاڑی کی پچھلی سیٹ پر لٹایا۔ سیدھا حضور باباجیؒ کی خدمت میں پہنچا انہوں نے فرمایا کہ یہ کون ہے میں نے کہا بھائی غلام حیدر ہے فرمانے لگے کہ فرش پر میرے سامنے لٹا دو۔ حسب حکم تکمیل کی فرمانے لگے کہ جاؤ تم لنگر تقسیم کرو۔ میں لنگر تقسیم کرنے کے بعد حاضر ہوا تو فرمانے لگے کہ اس کو بھی لنگر دو۔ مگر میں نے کہا کہ کھانہیں سکتا۔ فرمایا حضور نے فقیر کے لنگر میں شفاء ہوتی ہے۔ اس کو بھی دو میں نے دو روٹی پلیٹ سالن اس کو دی وہ کھا گیا۔ فرمانے لگے کہ اس کو چھ دن کے لئے یہاں چھوڑ جاؤ بالکل ٹھیک ہوجائے گا۔ آکر لے جانا۔

جب میں اجازت لے کر چلنے لگا تو آہستہ آواز میں مجھے بھائی نے کہا تم جارہے ہو تو یہاں مجھے کون سنبھالے گا۔ حضورؒ نے پوچھا کہ یہ کیا کہتا ہے میں نے جو کچھ اس نے کہا تھا عرض کی۔ تم ذرا ٹھہر جاؤ۔ تھوڑی دیر بعد چھ پڑیاں مجھ کو دیں اور فرمایا کہ ان کو صبح مکھن میں ملا کر کھلانا اور چھے دن بعد میرے پاس لے آنا گھر آکر بھابھی کو کہا کہ یہ چھ پڑیاں اس کو کھلانا۔ میں چھ دن بعد آؤں گا۔ آکر اس کو دربار پر لے جاؤں گا۔ میں راولپنڈی کام پر چلا گیا۔ چھ دن کے بعد مجھے پتہ چلا کہ وہ خود موٹر چلا کر باباجیؒ کے پاس چلا گیا ہے۔ یہ میرے

Marfat.com

مرشد کی کریمی تھی جو ابھی تک ٹھیک ٹھاک زندگی گزار رہا ہے۔ یہ واقعہ ۱۹۶۶ء کا تھا آج تک ۱۳ دسمبر ۱۹۹۴ء کو میں خود تحریر کر رہا ہوں۔

☆☆☆☆☆

☆رب تعالیٰ خیر فرمائے گا☆

میری بیوی کے پیٹ میں رسولی تھی جو کہ کیمبلپور ہسپتال سے معائنہ کروایا۔ لیڈی ڈاکٹر نے ایکسرے دیکھنے کے بعد کہا یہ مادہ رسولی ہے۔ اس کا فوراً آپریشن کروالیں ورنہ اس کی وجہ سے موت واقع ہوسکتی ہے۔ میں ان کو ساتھ لے کر حضورؒ کے دربار میں پہنچا اپنے ہاتھ سے راکھ لے کر دی کہ صبح چھ دن پانی سے نگل جاؤ رب خیر کرے گا۔ اس راکھ کے استعمال کے بعد کبھی تکلیف نہ ہوئی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆مرشد گرامیؒ کے خصوصی کرم کی خصوصی داستان☆

میرے لڑکے سلطان نور علی خان کی پیدائش سے قبل میری بیوی کو بلیڈنگ شروع ہوگئی یعنی ہسپتال سے چیک اپ کروایا ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ بچہ الٹا ہے۔ آپریشن کے بغیر نہیں۔ راولپنڈی ہولی فیملی لے جاؤ۔ جب ہولی فیملی ہسپتال پہنچا ایکسرے لئے ڈاکٹر نے کہا کمرہ بک کرا جاؤ اور آپریشن ہوگا۔ کیونکہ بچہ الٹا ہے۔ دو دن کے بعد لے آنا۔ جب واپس آنے لگے تو اپنے بھائی آغا بشیر احمد خان سیکورٹی پریزیڈنٹ ہاؤس میں تھے ملنے گئے۔ وہ مری گیا ہوا تھا ٹیلی فون کیا تو اس نے کہا کہ میں آرہا ہوں کھانا اکٹھا کھائیں گے پھر چلے جانا۔

شام کو آٹھ بجے کے قریب گھر آیا کھانا اکھٹے کھا کر رات دس بجے اجازت لے کر موٹر میں کیمبلپور کے لئے روانہ ہوا۔ ترنول پھاٹک سے فرلانگ آگے نکلا ہی تھا کہ موٹر سے زبردست آواز آئی اور ساتھ ہی موٹر بائیں ہاتھ نکل گئی۔ اسٹیرنگ میرے قابو سے باہر ہو چکا تھا ایک درخت سے موٹر ٹکرائی بڑے کھڈے میں جا کر رک گئی۔ پچھلی سیٹ پر دو بچیاں اور ایک نوکرانی بیٹھی ہوئی تھی۔ جن کو خراش تک نہیں آئی۔

اگلی سیٹ پر بیوی تھی جس کو ڈیشن بورڈ سے ٹکر کی وجہ سے پیشانی پر چوٹ آئی اور ڈرائیور میں خود تھا اور سٹیرنگ لگنے کی وجہ سے سامنے والے چھ دانت ٹوٹ گئے۔ بڑی مشکل سے دروازہ کھول کر باہر نکلا تو ایک ملٹری کی جیپ میرے پاس آکر کھڑی ہوگئی اس میں ایک میجر آرٹلری کا تھا۔ پوچھنے لگا کہ کون سے ہسپتال ہم کو لے جائیں میں نے پوچھا کہ تم کون ہو تو اس نے کہا کہ میں کیمبلپور آرٹلری میں میجر ہوں۔ حادثہ کی آواز سن کر آگیا ہوں میں کیمبلپور جارہا ہوں۔ انہی دنوں میں ٹھیکہ آرٹلری سنٹر میں چل رہا تھا۔ میں نے اپنی شناخت کرا کر اس کو کہا کہ ہم کو کیمبلپور لے چلو۔ وہ کیمبلپور لے آیا۔ ہم اپنے گھر پہنچے تو پتہ چلا چھ دانت ٹوٹ

Marfat.com

گئے۔خون نکل رہا تھا بیوی کے ماتھے سے خون نکل رہا تھا۔گھر ہی سے دوائی وغیرہ لے کر سو گئے۔صبح موٹر لینے کے لئے پنڈی چلا گیا وہاں سے مستری لا کر موٹر باندھ کر پنڈی ورکشاپ چھوڑ کر واپس رات کو گھر پہنچا۔دوائی وغیرہ ڈاکٹر سے لی سوپ وغیرہ پی کر سو گیا۔رات ایک بجے نوکرانی نے دروازہ پر دستک دی۔چونکہ میں مہمان خانہ میں سویا ہوا تھا جلدی سے اٹھا اللہ خیر کرے۔تو اس نے مبارکباد دی کہ لڑکا پیدا ہوا۔

حضورؒ کے پاس دربار پر گیا تمام حالات بیان کئے۔فرمانے لگے حرام کا پیسہ ہمارے پاس نہیں ہے کہ ڈاکٹر کو دیں۔بچے کا نام بتلایا کہ اس کا نام سلطان نور علی خان میں نے رکھ دیا ہے اس کے بعد دوسرا بیٹا ہوگا اس کا نام بھی میں رکھوں گا۔ان دونوں کے ختنے میں کروں گا تمہارے گھر بھی آؤں گا اور پھر خوشی کریں گے۔۔۔ یہ واقعہ ۱۹۶۶ء کا ہے۔

اس کے تیرہ مہینہ بعد دوسرا لڑکا پیدا ہوا۔حضور کو اطلاع دی تو اس کا نام حضور نے شعیب علی خان رکھا۔پھر اپنے وعدہ کے مطابق دو ماہ کے بعد کیمبلپور تشریف لائے ختنے بڑی دھوم دھام سے کئے اور دو دن اپنی جگہ ٹھہرے اور پھر واپس دربار شریف لے گئے۔

بڑا لڑکا سلطان نور خان اس وقت فوج میں کیپٹن ہے۔دوسرا لڑکا شعیب علی خان اس وقت اٹک میں بینک آفیسر ہے۔یہ میرے مرشد کی دعا اور انہی کی کرامت ہے اور میں خود ۱۹۹۴ء میں تحریر کر رہا ہوں۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆امان اللہ کی رہائی کا مفصل قصہ☆

۶۵-۱۹۶۴ء کا واقعہ ہے کہ امان اللہ خان سکنہ بھٹہ تحصیل اٹک کو اپنے ماموں ملک صاحب نے بوجہ ناراضگی جیل میں بند کروا دیا۔ جیل سپرنٹنڈنٹ کو کہا کہ اس کو پاگل خانہ لاہور بھیج دو۔ ملک عبداللہ خان راہی جو کہ رشتہ دار بھی تھا اور وکیل بھی۔ اس نے دوخواست دی۔ اے ڈی ایم کو کہ یہ ہم کو ضمانت پر دے دو۔ اس پر اے ڈی ایم نے لکھا کہ تین ہفتہ ڈاکٹر ملاحظہ کر کے رپورٹ کرکے ان کے چچازاد بھائی ملک داؤد خان جو کہ حضور کے بھائی بھی تھے دربار جا کر حضور مندراں والی سرکارؒ کو ساری کہانی بیان کی۔ حضورؒ نے حکم دیا کہ جاؤ سرفراز کو یہ رقعہ دو۔ جس پر یہ لکھا تھا کہ کل بارہ بجے امان اللہ خان کو لے کر دربار پہنچو۔ ملک داؤد خان رقعہ لے کر کیمبلپور پہنچے تو میں بھی شام کو موٹر لے کر گھر پہنچا۔

رقعہ حضورؒ کا مجھے ملک صاحب نے دیا میں نے پڑھا گیراج کے باہر چودھری محمد فاضل جو کہ ڈی سی آفس میں کلرک تھا میرا بہترین دوست تھا۔ کھڑا ملک داؤد خان سے باتیں کر رہا تھا۔ میں نے حکم پڑھا اور ملک داؤد پر ناراض ہوا کہ آج ہی درخواست دی ہے وکیل صاحب نے آرڈر اے ڈی ایم نے کیا ہے اب میں کیا کروں دوسرا اے ڈی ایم سے میں ناراض ہوں وہ مجھے اچھی نظر سے نہیں دیکھتا میں اس کے پاس نہیں جاؤں گا۔ یہ بات سن کر چودھری محمد فاضل نے مداخلت کی تم حضور کا حکم مانو اس پر کیوں ناراض ہوتے ہو۔ یہ بات سن کر میرا دماغ ٹھنڈا ہوگیا میں نے ملک داؤد خان سے معذرت کی اور کہا کہ موٹر میں بیٹھو کہ ابھی جاتے ہیں اے ڈی ایم کے بنگلہ پر گئے اور نوکر سے پوچھا کہ صاحب ہیں اس نے کہا کہ اندر ہیں۔ آؤ ڈرائنگ روم میں بیٹھو میں اطلاع کرتا ہوں میں اکیلا ڈرائنگ روم میں جا کر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد عظمت اللہ آیا جو کہ اس وقت اے ڈی ایم تھا۔ تشریف لاتے ہی اس نے

Marfat.com

طنزیہ پوچھا کہ تم کیسے آئے ہو۔ چونکہ اس کا لہجہ سخت تھا اس لئے میں نے کہا کہ میں حکم لیکر آیا ہوں۔ اس نے کہا کہ کیسا حکم۔۔۔؟

جو کچھ بابا جی نے لکھا تھا میں نے سنا دیا۔ کہنے لگا کہ عبداللہ راہی نے درخواست دی تھی۔ اس پر حکم لکھ دیا ہے اب میں کیا کروں۔ کہنے لگا کہ چوہدری محمد عبداللہ وکیل کو بولو کہ صبح درخواست دے اس نے مجھے بتایا کہ صبح ساڑھے آٹھ بجے عدالت میں آؤ میں سیدھا ملک داؤد خان کو لے کر چودھری عبداللہ کے پاس گیا۔ اس سے درخواست لکھوائی جو قانونی پوائنٹ عظمت اللہ نے بتایا تھا وہ بھی لکھا۔

چودھری صاحب سے میں نے پوچھا کہ کیا میں صبح تمہارے پاس آؤں۔ اس نے کہا میں صبح اے ڈی ایم کی عدالت میں پہنچ جاؤں گا۔ تم وہاں آجاؤ۔

وعدہ کے مطابق چودھری صاحب عدالت میں پہنچے میں بھی پہنچ گیا اے ڈی ایم صاحب ریڈنگ روم میں بیٹھے تھے۔ پاس ملک محمد اکرم تھے۔ میں چپڑاسی سے پوچھ کر باہر کھڑا ہوگیا ساڑھے نو بجے تک باہر تشریف لائے۔ مجھے کہا جاؤ امان اللہ کو لے آؤ۔

ایک سپاہی ساتھ دیا۔ جب جیل سپرنٹنڈنٹ کے پاس پہنچا اپنا تعارف کروایا وہ بغل گیر ہوا۔ یار اتنا عرصہ ہوگیا ہے مجھے تم آج ملے ہو۔ میں نے معذرت کی۔ میں آپ کو نہیں پہچانتا۔ وہ کہنے لگا میرا چھوٹا بھائی ڈی ایس پی چودھری افتخار راولپنڈی ہے۔ وہ تمہارا ذکر ہمیشہ کرتا رہتا ہے میں نے عرض کی کہ وہ تو میرا دوست ہے۔ شام کو راولپنڈی ہم اکٹھے ہوتے ہیں۔ روبکار دیکھ کر مجھے کہنے لگا کہ ابھی بلاتا ہوں۔ ڈپٹی صاحب کو حکم دیا کہ امان اللہ کو لے آؤ۔ میں نے پوچھا کہ کیا امان اللہ پاگل ہے۔۔۔؟ کہنے لگا کہ میں نے مرنا ہے یہ پاگل نہیں ہے۔ تین دن میں روزانہ تین چار ٹیلی فون ملک صاحب کے آتے ہیں کہ اس کو پاگل خانے لاہور بھجوا دو۔ اگر لاہور یہ پاگل خانے چلا گیا تو یہ پاگل ہوجائے گا۔ امان اللہ کو لے کر عدالت پہنچے۔ اے ڈی ایم صاحب نے سٹینو کو حکم دیا کہ ٹائپ مشین پر کاغذ چڑھاؤ۔ کوئی بیس سوال کئے۔ امان اللہ خان ٹھیک جواب دیتا رہا۔

Marfat.com

چودھری عبداللہ کو کہا کہ دستخط کرو۔ باقی وکلاء تھے ان کو بھی کہا کہ دستخط کرو۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس مقدمہ میں وکیل نہیں۔ کہنے لگا میں نے جو سوال کیے امان اللہ نے جواب دیئے۔ تم سب نے سنے۔ اس لئے دستخط کرو۔

جب حکم سنایا کہنے لگا کہ میں نے مرنا ہے میں اس کو باعزت چھوڑتا ہوں جب موٹر میں ہم دونوں بیٹھ کر عدالت سے نکلے تو پونے گیارہ تھے پانچ منٹ کم بارہ دن حضور کے پاس پہنچے یہ سب کرم میرے آقا کا تھا ورنہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربہ۔

کچھ عرصہ کے بعد ای ڈی ایم صاحب تبدیل ہو کر چلے گئے۔ سٹینو غلام محمد کو ٹیلی فون کیا کہ سرفراز کو بولو کہ باباجیؒ کے پاس جا کر دعا کرائیں کیونکہ حکومت نے تین سو تین آفیسر ڈسمس کر دیئے تھے۔ میں نے جب حاضر ہو کر حضور سے عرض کی تو جلال میں آ گئے فرمایا تمہارے ساتھ اس نے کون سی نیکی کی ہے کہ سفارش کرتے ہو پھر اور بھی چھڑانے پڑیں گے میں نے عرض کیا حضورؒ میرے ساتھ کوئی نیکی نہیں کی آپ کا حکم جو تھا اس کی تعمیل میں امان اللہ خان کو چھوڑا تھا کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد فرمانے لگے اس کو ڈپٹی کمشنر کیمبلپور لگاتیہیں اس کو بحال کرنے کے لیے خدا تعالیٰ کو جو عرض کرنا ہے تو پھر کوئی بات عرض کریں گے۔ کچھ عرصہ کے بعد عظمت اللہ خان ڈپٹی کمشنر ہو کر کیمبلپور آ گیا یہ مندراں والی سرکارؒ کے بول تھے جو اللہ تعالیٰ کے گھر منظور ہوئے۔

ذخیرہ
جمیل احمد

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆راوی ابوعبدالقیوم سکنہ راولپنڈی ایڈمن افسر، ☆ ☆جی ایچ کیو☆

قبلہ باباجیؒ سے میری ملاقات ایک دوست غلام رسول کی ہمراہی میں ہوئی۔ پہلے جو واقعہ پیش آیا وہاں کے مولوی صاحب سید محمد صاحب راولپنڈی لنگر کے کام کے لئے تشریف لائے تو ان کی زبانی۔ باباجیؒ کی باتیں سن کر مجھ کو شوق قدم بوسی ہوا۔ اسی شوق میں تین ماہ گذر گئے۔ ایک دفعہ باواجی مجھ کو خواب میں ملے اور فرمانے لگے کہ کتنے عرصہ سے انتظار میں ہوں لیکن تم ابھی تک نہیں آئے۔ پھر تھوڑا سا مسکرائے۔ صبح سویرے اٹھا تو میرا دوست غلام رسول آیا اور کہا کہ باباجیؒ کے پاس جانا ہے تو چلو میں نے فوراً تیاری کی اور باباجیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جناب کو دیکھا کہ شکل بھی اور مسکراہٹ بھی وہی تھی۔ جو خواب میں دیکھی تھی۔

پھر میں نے خود بخود آپؒ کی خدمت میں آنا شروع کردیا۔ باباجیؒ کے پاس جو کوئی بھی آتا اس کو نصیحت بھی فرماتے کوئی کسی قسم کا مشورہ چاہتا تو بہترین مشورہ دیتے قرآن اور سنت کے مطابق نصیحت فرماتے اور پھر اس کے لئے دعا بھی فرماتے۔ ایک دفعہ آپؒ نے فرمایا کہ جو لوگ مجھ سے دنیاداری کی دعا کروانے آتے ہیں میں پسند نہیں کرتا۔ میں نے یہی چیز دل میں رکھ لی۔ کم عمری کی وجہ سے یہ خیال نہ تھا کہ جناب کس دعا کو پسند فرماتے۔ پانچ سال تک میں نے دعا کے لئے کبھی عرض نہ کی ایک دفعہ آپؒ خود فرمانے لگے۔ بیٹا تم کو کوئی تکلیف نہیں کہ کبھی مجھے دعا کیلئے نہیں کہا۔ میں نے عرض کی حضور آپ سب کچھ جانتے ہیں اس لئے میں گستاخی سمجھتا ہوں کہ جاننے والوں کے سامنے عرض کروں۔ آپؒ نے ارشاد فرمایا تمہارا کہنا بجا ہے لیکن سنت کا تقاضا ہے کہ آدمی اپنی تکلیف بیان کرے اور دعا کیلئے عرض کرے۔ یہ ۱۹۵۳ء کا واقعہ ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆دعا کی تاثیر☆

جس دعا کی مجھے ضرورت پڑی۔ میری ہمشیرہ کا ایک ہی لڑکا تھا جو کہ ۳ ماہ سے بیمار تھا۔ کمزور اتنا ہوگیا تھا کہ جسم پر حمیراں ہی رہ گیا تھا۔ عمر ڈیڑھ سال تھی۔ حکیموں سے علاج کرا کرا کر تنگ آیا اور قریب المرگ ہوگیا۔ بڑی عید کا دن تھا۔ غلام رسول آیا کہ چلو باباجیؒ کے پاس چلیں۔ بھانجے کی حالت انتہائی خطرناک تھی میں نے تیاری کی۔ ہمشیرہ اور والدہ صاحبہ ناراض ہونے لگیں۔ میں نے کہا باباجیؒ سے جا کر دعا کراؤں گا۔ اس پر وہ مان گئیں اور میں باباجیؒ کے پاس پہنچ گیا۔ باباجیؒ مجھے دیکھ کر بڑے خوش ہوئے۔ طریقہ یہ تھا۔ جو لوگ آپؒ کے پاس آتے سب سے باری باری دعا کے لئے پوچھتے جب میری باری آئی تو میں نے بھانجے کی بیماری کے متعلق عرض کی۔ آپؒ نے فرمایا۔ بغیر دوائی ٹھیک ہونے کی دعا کروں یا دوائی کے ساتھ۔ میں نے عرض کی حضور بہتر جانتے ہیں آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ آج سے بچے کی صحت ٹھیک ہونی شروع ہوجائے گی۔ چاہے دوائی کرو یا نہ کرو ایک ہفتہ کے بعد بچہ بالکل ٹھیک ہوگیا۔ اب وہی بچہ جوان ہے۔ بالکل صحت مند ہے اور دوبئی میں ملازمت کر رہا ہے یہ واقعہ ۱۹۵۳ء کا ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆بے کس کی امداد☆

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ باباجیؒ کے پاس میں بیٹھا تھا ایک آدمی سے حضورؒ نے دعا کے متعلق پوچھا وہ زاروقطار رونے لگا۔ چند منٹ بعد اس نے عرض کی میری بیوی کو بلی رام کے دلال اٹھا کر لے گئے ہیں۔ میرا سسر بڑا ظالم آدمی ہے۔ اگر اس کو پتہ چلا تو وہ مجھ کو گولی مار دے گا اور جو لوگ بیوی کو لے گئے ہیں وہ علیحدہ مارنے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ میں نے مکان بھی تبدیل کر دیا لیکن میری موت غالباً قتل ہی ہوگی۔ جان کا خطرہ ہر وقت ہے۔ یہ شخص آزاد کشمیر کا رہنے والا تھا اور راولپنڈی میں چھابڑی فروش تھا۔ باباجیؒ کو بہت دکھ ہوا۔ دعا فرمائی اور بعد میں نصیحت فرمائی کہ تم آئندہ ایسے لوگوں سے دوستی نہ رکھو۔ بیوی تمہاری چالیس دن کے اندر اندر آجائے گی۔ اتفاق سے تیسرے اتوار میں پھر قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا تو وہ آدمی بمعہ بیوی موجود تھا۔ میں نے اس آدمی سے پوچھا کہ ہماری بہن کیسے واپس ہوئی۔ اس عورت نے بات شروع کر دی کہ مجھے وہ لوگ لاہور لے گئے تھے اور وہاں جا کر ایک مکان میں بند کر دیا اور عورت اور ایک مرد پہرہ پر مقرر ہو گئے۔ ایک دن وہ مجھے مجسٹریٹ کے سامنے لے گئے مجسٹریٹ نے میرے سامنے بڑے زوردار لہجہ میں کہا میں اس کو لائسنس نہیں دیتا وہ مجھ کو واپس اسی مکان میں لے آئے۔ وہ کچھ اور سکیم سوچ رہے تھے۔ میں نے اس عورت سے کہا تم بھی عورت ہو میں بھی عورت ہوں اگر اجازت دو تو دونوں باہر گلی میں پھر آئیں۔ اپنی خوشی سے اجازت دے دی اور کہا تم اکیلی چلی جاؤ اور جلدی واپس آجانا۔ ایسا نہ ہو کہ میری سختی آجائے۔ میں مکان سے نکل کر گلی میں آئی۔ اور سڑک پر پہنچی تو ایک ٹانگے والا سڑک پر کھڑا تھا مجھے کہنے لگا بچی تم نے سٹیشن جانا ہے میں نے کہا جی۔ وہ مجھے بیٹھا کر سٹیشن پر چھوڑ گیا۔ کرایہ کا مطالبہ نہ کیا بلکہ کہا۔ بچی سامنے پلیٹ فارم پر پنڈی والی ٹرین کھڑی ہے۔

Marfat.com

میں اندر سٹیشن میں داخل ہو گئی پلیٹ فارم پر کھڑے ایک آدمی نے پوچھا کہ بچی تم نے پنڈی جانا ہے۔ میں جواب دیا جی اس نے مجھے ٹرین پر سوار کرایا اور کہنے لگا میں ٹکٹ لیکر آیا۔ وہ مجھے ٹکٹ دے کر چلا گیا اور رقم کا تقاضہ نہیں کیا۔ اتنی دیر میں ٹرین چل پڑی میں راولپنڈی پہنچی۔ آدھی رات کا وقت تھا۔ پلیٹ فارم سے باہر نکلی ایک ٹانگہ پر ایک برقعہ پوش بیٹھی تھی۔ مجھ سے پوچھا بیٹی شہر جاؤ گی میں نے کہا جی۔ اس نے مجھے ٹانگہ پر بیٹھا لیا اور ٹانگہ چل پڑا۔ میں نے کہا بانساں والے بازار جانا ہے۔ وہ برقعہ پوش بولی کہ تمہارے گھر والا وہاں نہیں رہتا میں نے کہا تمہارے گھر والا وہاں نہیں رہتا میں تم کو وہاں لے چلتی ہوں جہاں تمہارے گھر والا رہتا ہے۔ اس نے مجھے اتارا اور مجھے کہنے لگی ٹھہرو میں تمہارے لیے سیڑھی لے کر آتی ہوں کیونکہ تمہارا خاوند دروازہ نہیں کھولے گا۔ وہ سیڑھی لیکر آئی سیڑھی لگا کر خود دیوار پر چڑھ گئی پھر مجھے کہا اوپر آجاؤ۔ میں اوپر چڑھ گئی برقعہ پوش نے سیڑھی دوسری طرف لگا کر کہا کہ نیچے اتر جاؤ۔ وہ سامنے تمہارا گھر والا سو رہا ہے۔ میں نیچے اتر گئی دیکھا تو واقعی میرا خاوند تھا۔ اس کو جگایا اس نے مجھے مارنا شروع کر دیا۔ میں نے کہا ہوش میں آؤ۔ میں حسن خان ہوں اور اس کو ساری بات سنائی۔ اس نے کہا چلو میں تم کو باباجیؒ کے پاس لے چلوں۔

باباجیؒ نے کہا کہ پانچ سو روپے بھی کوئی چیز ہوتی ہے کہ تم اپنی بیوی گم کر بیٹھے اور نصیحت کی ایسے دوست مت بناؤ یہ واقعہ ۱۹۶۰ء کا ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆دعا کی تاثیر گونگی لڑکی کا خود بخود بولنا☆

ایک دن میں حضورؒ کی محفل میں بیٹھا تھا کہ ایک آدمی نے عرض کی کہ میری بچی کو میعادی بخار ہوا ہے اور اس کی وجہ سے اس کی زبان بند ہوگئی ہے۔ آپؒ دعا فرمادیں کہ وہ بولنا شروع کردے۔ باباجیؒ نے فرمایا کہ سوئی ہوئی اٹھے گی تو بات کرنا شروع کردے گی۔ وہ شخص تقریباً پانچ سال بعد مجھے ملا اور بتایا کہ لڑکی درخت کے نیچے سو رہی تھی۔ جاگی تو کہنے لگی "وہ گڈی" درخت کے اوپر ایک گڈی لٹکی ہوئی تھی اور وہ لڑکی بولنے لگ پڑی۔

میرے ایک دوست جو کہ فوج میں افسر تھا بیمار ہوا اس کے پھیپھڑے میں پانی بھر گیا ڈاکٹروں نے اس کو فوج سے پنشن لینے کا فیصلہ کردیا۔ میں اس کو ساتھ لے کر باباجیؒ کے پاس آیا اور عرض کی میرا دوست ہے اور فوج والے بیماری کی وجہ سے اس کو پنشن پر بھیج رہے ہیں۔ حضور نے فرمایا اس کو فوج سے کوئی نہیں نکال سکتا۔ اور جب ہسپتال سے نکلے گا تو اس کی ترقی ہوجائے گی۔ چلتی دفعہ فرمانے لگے کہ کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ انسان کو یقین نہیں ہوتا۔ اللہ پاک صاحب قدرت ہے اور کام ہوجاتا ہے چند دن کے بعد میرے دوست نے ٹیلیفون کیا کہ بورڈ کے کاغذات کی تیاری کا حکم ہوگیا۔ باباجیؒ نے کیا کہا تھا اور میاں کیا ہو رہا ہے۔ میں نے اس کو چلتے وقت باباجی کا آخری فقرہ سنایا تو وہ مطمئن ہوگیا۔ دس دن کے بعد میں اپنے دوست کے پاس ہسپتال بیٹھا تھا۔ وہ ڈاک دیکھنے دوسرے کمرے میں گیا۔ واپسی پر مجھے کہنے لگا مبارک ہو۔ میں نے کہا کیسی مبارک۔ کہنے لگا باباجیؒ کی بات پوری ہوگئی مجھے ہسپتال سے ایک ماہ کی چھٹی دیکر فارغ کر رہے ہیں اور عارضی طور پر کیپٹن ہوگئی ہے۔ میں ایک ماہ بعد میجر ہو جاؤں گا اور سیالکوٹ رجمنٹ میں رپورٹ کرنی ہے میں نے فوراً اللہ کا شکر ادا کیا اور خوشی خوشی دونوں باباجیؒ کے پاس حاضر ہوئے اور ساری داستان سنائی۔ تو حضورؒ نے

Marfat.com

فرمایا اللہ تعالیٰ کشف القلوب ذات ہے جب کوئی فقیر اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فقیر کی لاج رکھ لیتا ہے۔

☆☆☆☆☆

☆کمر کے درد کا علاج☆

ایک دفعہ ایک آدمی نے اپنے کمر کے درد کی شکایت کی اور دعا کے لئے عرض کی۔ آپؒ نے فرمایا کہ مسجد کے محراب کے باہر والی طرف مغرب اور عشاء کے درمیانی وقت میں تین دفعہ اپنی کمر محراب سے رگڑیں۔ تین دن مسلسل۔ درد ختم ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆دعا برائے تبادلہ☆

عبدالقیوم صاحب نے بیان کیا کہ میرا ایک دوست فوج میں ملازم تھا اور راولپنڈی تبادلہ کا خواہشمند تھا۔ میں اس کو باباجیؒ کے پاس لے آیا اور تبادلہ کے لئے عرض کی۔ فرمانے لگے کہ رات اکٹھے روٹی کھا کر چلے جانا۔ باباجیؒ نے تبدیلی کا نام تک نہ لیا شام کے وقت میرے دوست نے تنگ آ کر دوبارہ عرض کرنے کے لئے کہا۔ میں نے پھر ڈرتے ڈرتے باباجیؒ سے عرض کی فرمانے لگے جمعرات تک کام ہو جائے گا۔ یہاں بیٹھے کیا ہو سکتا ہے پنڈی پہنچ کے دیکھو۔ ہم پنڈی پہنچ گئے۔ منگل وار تک کچھ نہ ہوا۔ بدھ کے روز ایک سلسلہ چلا اور جمعرات کو راولپنڈی جی ایچ کیو میں تبدیلی ہو گئی۔ چلتی دفعہ باباجیؒ نے فرمایا تھا کہ اس کا دانہ پانی تا زندگی پنڈی لکھ دیا ہے یہ واقعہ ۱۹۶۲ء کا ہے لیکن اب تک میرا دوست راولپنڈی ہی G.H.Q. میں ہے اور سویلین آفیسر ہو گیا ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆اپنی دعا سے پیدا ہونے والے بچے☆
☆کو بن دیکھے پہچان لینا☆

ایک دفعہ ایک لڑکا آیا۔ اس نے اپنی بیماری کا ذکر کیا۔ اس کی عمر تقریباً ۲۵ سال تھی۔ باباجیؒ اس پر غصے ہوئے اور کہنے لگے تمہاری ماں نے تمہیں کچھ نہیں بتلایا اب جب بیمار ہوگئے ہو تو میرے پاس آئے ہو۔ حضورؒ فرمانے لگے آج سے ۲۵ سال پہلے ایک دفعہ راولپنڈی امام باڑہ محلہ میں گیا تھا۔ تمہاری والدہ نے اولاد کے لئے کہا تھا۔ اس گھر میں بیری کا درخت لگا ہوا تھا۔ جس کے دو پتے میں نے دم کر کے دیئے تھے اور کہا تھا دو لڑکے ہوں گے اس کے بعد یہ لڑکا اب آیا ہے جب بیمار ہوگیا۔ میں نے اس لڑکے سے پوچھا تو اس نے تصدیق کی وہ پہلی بار اپنی ماں کے کہنے پر آیا ہے اور خاموش رہنے کی تلقین کی تھی اس سے ثابت ہوا کہ باباجیؒ اپنی دعا کی اولاد کو خوب پہچانتے ہیں۔ دعا کی اور وہ بیماری چھوڑ گئی۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆چوہرہ شریف ہری پور کے سجادہ نشین☆
☆کی امداد کیلئے دعا☆

ایک دفعہ ایک بزرگ سیاہ داڑھی والا میرے ساتھ بس سے اتر کر چلنے لگا میں نے اس سے پوچھا کہاں جانا ہے؟ کہا کہ باباجیؒ کے پاس جانا ہے۔ راستہ میں اس نے مجھے بتلایا کہ چوہرشریف جوہری پور کے پاس ہے وہاں کا رہنے والا ہے۔ وہاں کا سجادہ نشین ہوں۔ میرے بزرگ انتقال کر گئے ہیں جوکہ بہت بڑے عالم تھے اور وہاں بہت بڑی درسگاہ ہے۔ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ تقریباً سحری کے وقت اس نے اپنی درسگاہ کی زبوں حالی کا واقعہ سنایا اور عرض کی اب خوراک اور عمارت کی مرمت بس سے باہر ہے تقریباً ایک لاکھ روپیہ عمارت کی مرمت کے لئے درکار ہے۔ اور مزید برآں طالب علموں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے جن کی کفالت بھی میرے بس سے باہر ہے۔ یہ سن کر حضور پریشان ہوگئے۔ اور اتنے پر تکلیف ہوئے کہ میں از حد نادم ہوا۔ میں نے اپنی داستان سنانے کی معافی مانگی۔ آپ نے مجھے تسلی دی اور فرمایا کہ میری پریشانی پر نادم نہ ہو اللہ تعالیٰ آپ کا کام کردے گا۔ صبح میں نے واپسی کی اجازت مانگی اور معافی کی بھی درخواست کی۔ آپؒ نے فرمایا فکر نہ کریں اللہ پاک نے آپ کا کام کردیا ہے۔

صدر ایوب صاحب چونکہ آپؒ کے مریدگان میں سے ہیں وہ چند دنوں تک خود آئیں گے اور آپ کی درس گاہ کی مرمت اور کفالت کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپے دے دے گا۔ دس یا پندرہ دن کے بعد صدر ایوب نے ہماری درسگاہ کا دورہ رکھا سڑک کی بھی مرمت ہوگئی اور ڈیڑھ لاکھ روپے نقد بھی دیئے۔ اتنے میں ہم دربار میں پہنچ گئے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆امان اللہ کشمیری ۶۳۴/F ☆
☆سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی کا واقعہ☆

میرے ایک کشمیری دوست محمد بختیار ملک جو کہ گلگت میں کاروبار کرتا ہے نے مجھ سے کہا کہ میری چھ بیٹیاں ہیں لڑکا کوئی نہیں۔ میں اس کو ساتھ لیکر باباجیؒ حضور کے پاس آیا اور عرض کی کہ اس کے لئے دعا فرمادیں کہ اس کے گھر لڑکا ہو۔ حضور نے مجھ کو حکم دیا کہ باہر سے موتیے کے دو پھول توڑ کر لاؤ۔ میں نے غلطی سے موتیا کی بجائے چنبیلی کے دو پھول سامنے رکھ دیئے۔ حضور فرمانے لگے چنبیلی کے پھول آئے یہ تو پہلے ہی موجود ہیں اچھا۔ ہم نے اللہ تعالیٰ سے دو بیٹے لیکر دیئے ہیں اللہ تعالیٰ چنبیلی کو موتیا بنادے گا۔ اس کے بعد دونوں پھول بختیار ملک کو دیئے اور فرمایا کہ یہ دونوں پھول بیوی کو کھلانا۔ اس کے ایک سال بعد محمد بختیار کے گھر پہلا لڑکا پیدا ہوا۔ ملک صاحب نے مجھ کو کہا تھا کہ اگر اللہ نے مجھ کو لڑکا عطا کیا تو وہ ایک بکرا لنگر میں دے گا۔ لڑکا پیدا ہونے کے کچھ عرصہ بعد حضور باباجیؒ رحلت فرما گئے میں نے کئی دفعہ ملک صاحب کو یاد کرایا کہ اب تو اللہ تعالیٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ آپ نے ایک بکرے کی منت مانی تھی وہ آپ دربار کے لنگر میں پہنچا دیں۔ لیکن غالباً ملک صاحب یہ سمجھ بیٹھے کہ اب باباجیؒ دنیا سے رحلت فرما گئے۔ اب بکرہ دینے کی کیا ضرورت ہے۔ بختیار ملک ایک دفعہ راولپنڈی آئے اور ملک صاحب کا ہم زلف جس کا نام عبدالواحد ہے میرے دوست ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا کہ ملک صاحب کو یاد دلایا کہ کہ آپ نے بکرے کی منت مانی تھی بہتر ہوگا اپنی منت پوری کرو۔ دوسرے دن ہم راولپنڈی سے فتح جنگ آئے وہاں سے بکرہ خرید کر دربار پہنچا دیا چند دن ملک صاحب کا گلگت سے فون آیا کے بڑا لڑکا جس کا نام رکھا تھا بولنا شروع ہوگیا کچھ عرصہ بعد وہ بچہ راولپنڈی میں آیا اور میں نے خود اس کو بولتا سنا ہے۔

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆وصال مبارک☆

ولی اللہ دے مردے ناہی نہ کردے پردہ پوشی   کی ہویا جے دنیا اُتوں ٹر گے نال خاموشی

کل نفس ذائقة الموت: اٹل ہی ہے کہ ہر انسان نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے اس اٹل قانون کے تحت اپنے حلقے کے اپنے رنگ میں بے تاج بادشاہ حضرت بابا سائیں سیدنا نور خان مجذوب قلندر رحمتہ اللہ علیہ (مرحوم) کا وصال مبارک ۱۹۷۱ء میں ۹ فروری کو ہوا اور ۱۱ فروری کو آپؒ کی نماز جنازہ ادا کی گئی۔ (ٹھیکیدار سرفراز خان کا اسی مسودے کے شروع پر لکھا ہوا مضمون بایں الفاظ موجود ہے کہ ۱۹۶۹ء میں آقا نمودارؒ کے روضہ مبارک کا کام ابھی باقی تھا کہ حضورؒ ۷۱۔۲۔۹ کو دنیا سے کوچ کر گئے اب حضورؒ کے روضہ کا کام شروع کر دیا پھر خواجہ ولی احمد سرکارؒ کا روضہ شروع ہوا اس کے بعد سڑک وغیرہ شروع کی یہ سب کرم مندراں والی سرکارؒ کا تھا جو ۱۹۴۴ء میں حضورؒ نے فرمایا تھا کہ حضور پرنور رسول پاک ﷺ کے دربار میں تمہاری چاروں دعائیں منظور ہوگئیں۔ حضرت سائیں صاحب رحمتہ اللہ علیہ (مرحوم) کی نماز جنازہ کی امامت تحصیل فتح جنگ کے معروف ترین عالم دین استاد الاساتذہ شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا فضل حق صاحب کریمویؒ نے خود فرمائی ہزاروں عقیدت مندوں نے شرکت کی)۔ اور آپؒ کے عقیدت مندوں نے انتہائی ادب و احترام کے ساتھ آپؒ کو پریم نگر فقیراں (بدڑہ) فتح جنگ میں سپردِ خاک کیا۔ گویا آپؒ کی آخری آرام گاہ پریم نگر فقیراں فتح جنگ اٹک پاکستان ہے جہاں خوشنما گنبد میں محوالراحت ہیں۔ جو مرجع خواص وعوام ہے اللہ کریم اپنے حبیب کریم سید عالم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے ان کی قبر انور پر

Marfat.com

رحمتوں کی لگاتار برسات نازل فرمائے۔ آمین!

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ سیدنا محمد و آلہ
واصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الرحمین.

☆☆☆☆☆

Marfat.com

کتب خانہ میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی لاہور پاکستان
ذخیرہ

☆خُلفاء☆

حضرت بابا سائیں نور خان مجذوب قلندر رحمتہ اللہ علیہ المعروف منداراں والی سرکارؒ کے چالیس دن بعد اُن کے اپنے فرمان کے مطابق آپ کے سب سے چھوٹے بھائی محمد افسر خان اعوان المعروف ملک صاحب جن کو آپؒ پیار سے ملک صاحب کہا کرتے تھے کو ایک پر ہجوم تقریب میں حضورؒ کا جانشین بنایا گیا اور دستار بندی کی گئی۔ جانشینی کے بعد تقریباً گیارہ سال سائیں بابا محمد افسر خان نے بہت ہی مشکلات میں گزارے۔ آپ بہت کم عمر سجادہ نشین ہیں سرکردہ ملنگ اور انتظامیہ مخالف ہو گئے چند ملنگ خود ساختہ فقیری کا دعویٰ کرنے لگے اور مریدوں میں پراپیگنڈہ کرنے لگے کہ یہ کل کا بچہ ہے اسے فقیری کا کیا پتہ ہے فقیر تو ہم ہیں جنہوں نے چالیس سال گزارے ہیں آپ نے بہت صبر تحمل عقل و فراصت اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی طاقت سے سب معاملات کو خوش اصلوبی سے نمٹایا آخر وہ تمام لوگ شرمندہ ہوئے اور قدموں میں آئے جب لوگوں نے سائیں بابا محمد افسر خان میں بابا جی سائیں نور خان سرکارؒ والے تاثرات اور انداز دیکھے تو اُن کو چھوڑ گئے شہنشاہ نے عاشق کا روضہ بنایا جو سفید سنگ مرمر سے خوبصورتی میں اپنی مثال آپ ہے ساتھ کے بہتر (72) فٹ اونچا مینار جس پر کاریگروں نے اپنے فن کا مظاہرہ کیا جو دیکھنے والے کو حیران کر دیتا ہے دربار شریف میں مہمانوں کے لئے بہت بڑی تعمیر کرائی اور دربار شریف کو جنت کا نمونہ بنا دیا پرانے لوگوں کے علاوہ نئی بھرتی کی چند پرانے وفادار لوگوں میں سے ساتھ رکھے اور دربار پاک کی کھوئی ہوئی تمام رونقیں اور رعنائیاں پھر سے بحال کر دیں۔

حضرت نوری منداراں والی سرکارؒ کا ہر غلام کسی نہ کسی درجہ کا فقیر ہے مگر جن لوگوں کو ولایت اور علاقہ بخشا گیا ان میں سید مردان شاہ سکنہ گیٹ جو واہ فیکٹری کے قریب ہے شاہد

Marfat.com

صاحب، موضع گڑھی کی ایک نوجوان اور خوبصورت عورت لے گئے اُس کے وارث حضور مندراں والی سرکارؒ کے پاس آئے کہ آپ وہ عورت واپس کروا دیں کیونکہ شاہد صاحب بڑے زور آور آدمی ہیں ہمارے بس کا کام نہیں حضورؒ نے سید لعل شاہ کو بھیجا جو حضورؒ کے پاس رہتے تھے محکمہ جنگلات میں ملازم بھی تھے کہ مردان شاہ کو میرے پاس لے آؤ سید لعل شاہ نے بڑے عقل سے سید مردان شاہ کو حضورؒ کے پاس لایا کہ آپ کو طلاق کروا دیں گے جب سید مردان شاہ آئے تو سرکارؒ نے کہا کہ تو سید زادہ ہے یہ پلید خون پاک خون میں ملاتے ہو تم علاقے کے کسی سید گھرانے کا نام لو شادی کرانا میرا کام ہے یہ عورت واپس کر دو شاہ صاحب نے انکار کر دیا کہ میں واپس نہیں کرتا اور سید لعل شاہ پر بہت غصے ہوئے کہ تم نے میرے ساتھ دھوکہ کیا ہے اور مجھے فقیر کے پاس لے آیا سرکارؒ نے فرمایا شاہ ابھی وقت ہے تو واپس کرے گا اور میں قبول نہ کروں گا۔ شاہ صاحب نے پھر انکار کر دیا حضورؒ غصے میں آ گئے اور فرمانے لگے جاؤ میری آنکھوں سے اوجھل ہو جاؤ شاہ صاحب چلے گئے سائیں مکھن جو حضور کا محفلی تھا اس سے پیار بھی کرتے تھے پاس بیٹھا ہوا تھا اس کو فرمانے لگے سائیں بڑا اکڑا ہوا سید ہے میں اس کو سوئی چبھو نہ دوں؟ سائیں مکھن نے عرض کی حضورؒ ضرور کچھ ہونا چاہیئے فرمانے لگے چل چبھو دی ہے دوسرے روز سرکارؒ موضع ڈاگر اپنے ایک غلام کے بچے کے ختنہ پر ڈولی (پالکی) میں بیٹھ کر چلے گئے موسم سردی کا تھا شاہ صاحب نے سب کپڑے اتارے اور ننگے پاؤں اس مکان کے سامنے سجدہ ریز ہو کر فریادیں کرنے لگے آدھی رات کا وقت تھا اندر سے حضورؒ نے دربان کو فرمایا دیکھو باہر کون ہے دربان نے پوچھا بھائی آپ کون ہیں دربان نے تین چار مرتبہ پوچھا لیکن شاہ صاحب چپ۔ خود اندر سے فرمانے لگے کہ شاہ مردان نہ ہو کہنے لگا جی میں ہوں کدھر آئے ہو سرکارؒ نے پوچھا کہنے لگے حضورؒ کی فوج میں بھرتی کے لئے اور قدموں میں رہنے کے لئے۔ سرکارؒ نے فرمایا میں تو سب بھرتی کر چکا ہوں اب کسی آدمی کی گنجائش نہیں حضورؒ کا ایک کتا جس کا نام تارا تھا مر گیا تھا شاہ مردان کہنے لگے تارے کتے والی سیٹ جو خالی پڑی ہے اگر آدمی کی گنجائش نہیں تو نہ سہی فرمانے لگے ہاں کتے والی سیٹ تو خالی ہے مگر

Marfat.com

آپ تو سید کہلواتے ہو کہنے لگے میں کتا ہوں سید نہیں ہوں میرے نوری منڈراں والی سرکارؒ نے سید زادے کو ولائت بخشی اور فرمایا پشاور سے جہلم تک تم مالک ہو جس کو چاہو مارو جس کو چاہو زندہ رکھو سید مردان شاہ جو اپنے گلے میں پٹہ اور ساتھ زنجیر جو جھولی میں رکھتے تھے شاہ تارالعل کے نام سے مشہور ہوئے جن کا دربار خودہ میں واقع ہے جو لاکھوں انسانوں کی سجدہ گاہ بنا ہوا ہے اور لوگ فیض یاب ہو رہے ہیں۔

دوسرا غلام مصطفےٰ نام کا حافظِ قرآن تھا فرید آور کتب کا مطالعہ کرنے کے لئے ڈھوک میکی درس میں داخل تھا اس نے سنا کہ فتح جنگ ایک آدمی ہے جو فقیر کہلواتا ہے مگر نماز نہیں پڑھتا نہ ہی روزہ رکھتا ہے رقص دیکھتا ہے اور گانا سنتا ہے۔ حافظ صاحب نے ایک دوست کو ساتھ لیا اور پسٹل زیرِ جامہ رکھ کر حضور کو قتل کرنے کی غرض سے آ گیا حافظ صاحب اپنی زبانی سناتے تھے کہ جب ہم پہنچے تو گودڑی سی رہے تھے چٹائی پر اکیلے بیٹھے ہوئے تھے میں نے شرارت کے طور پر جوتے پہنے چٹائی پر پاؤں رکھتے ہوئے فقیر کے سامنے سے گزر کر ایک طرف کھڑا ہو گیا۔ حضور نے میری طرف دیکھا اور فرمانے لگے اگر مجھے تیرے باپ غلام حسین کا لحاظ نہ ہوتا تو میں تمہیں اسی پسٹل کے ساتھ اُدھر پھینکتا کہ تیری ہڈی بھی سلامت نہ رہتی۔ غلام حسین شیعہ مسلک کا ایک بہت بڑا عالم اور باعمل انسان تھا حافظ صاحب کہنے لگے کہ میں حیران ہو گیا کہ ان کو کس نے بتایا ہے کہ میں غلام حسین کا بیٹا ہوں اور میرے پاس پسٹل ہے میرے جسم میں لرزہ سا پیدا ہو گیا اور میں کانپنے لگ گیا فرمانے لگے بیٹھ میں جوتے اتار کر بیٹھ گیا اُسی وقت ایک آدمی آیا جسے حضور نے فرمایا حافظ کو چائے پلاؤ اور ساتھ گھروگی بھی لاؤ۔ حافظ صاحب چائے میں گھی ڈال کر پیتے ہیں واقعی میں چائے میں گھی ڈال کر پیتا تھا چائے پینے کے بعد حضور نے ایک آیت پڑھی اور مجھ سے کہا اس کا کیا مطلب ہے میں نے عرض کی سرکار میں حافظ ہوں یہ آیت قرآن مجید میں ہے ہی نہیں فرمانے لگے اچھا کبھی تمہیں بتاؤں گا کہ قرآنِ مجید ہے یا نہیں جس طرح حضور غوث اعظم پاکؒ نے چور کو قطب بنا دیا تھا اِسی طرح حضور نوری منڈراں والی سرکارؒ نے مجھ رُوسیاہ قاتل کو قطب بنا دیا۔ حافظ

Marfat.com

صاحب کافی وقت حضور کی خدمت میں رہے ولائت بخشی اور چکوال تترال گاؤں دربار پیر مقام بھیجا حافظ صاحب نے روضہ بنوایا، کنواں لگوایا، لنگر خانے اور مسافروں کے لئے مکان اور بہت بڑی مسجد بنوائی اور سلسلہ رشد و ہدایت جاری رکھا کافی لوگ اُن سے فیض یاب ہوئے اُن کا روضہ پیر عالی مقام سرکار کے قدموں میں ہے جس پر ہر وقت میلہ کا سما ہوتا ہے۔ دس بارہ آدمی ملنگ چھوڑ گئے ہیں جو ہدایت یافتہ لوگ ہیں۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو آئے اور رات دن میں حصہ لے کر چلے گئے۔ ایک راولپنڈی کا آدمی جو چمڑے کے سوٹ کیس بناتا تھا حضور کا غلام تھا جس کا نام عبدالمجید تھا اُس کو بھی حضور نے حصہ دیا تھا جس نے پیر ودھائی موڑ کے قریب جھگی بنائی اور سلسلہ رشد و ہدایت جاری رکھا کافی لوگ ان کے بھی مرید ہیں۔ دربار شریف سے مغرب کی طرف حضور کے غلام کافی تعداد میں دفن ہیں جن لوگوں نے سرکار کے ساتھ ڈیوٹیاں سرانجام دیں سب فقیر ہیں اِن سب کو حضورؒ نے ولایت سے نوازا سورج کے سامنے چراغ کی کیا حیثیت ہوتی ہے اگر یہ علیحٰدہ دفن ہوتے تو سب صاحب کرامت ہوتے سب کی قبروں کے ساتھ سنگ مرمر کی تختیاں لگی ہیں اور سب کی ڈیوٹی اور نام بمعہ سکونت درج ہے۔ حضور نوری منداں والی سرکارؒ کا ایک اور غلام جس کا نام منیر حیدر شاہ ہے قادر پور (تلہ گنگ) کا رہنے والا تھا آخر تک حضورؒ کے قدموں میں رہا وصال والے دن بھی حضور کے پاس تھا جس سے بہت شفقت فرمایا کرتے تھے جو حضور کے وصال کے بعد بھی موجودہ سجادہ نشین سائیں بابا محمد افسر خان کے ساتھ بھی کافی وقت گزار کر کچھ دنوں کے لئے واپس قادر پور چلا گیا جسے حضور نے 1994ء میں پھر واپس بلا لیا۔ جو اب تک حضور کے قدموں میں روضہ پاک کے سامنے ایک جھگی میں رہتا ہے جس نے سب میخواروں اور عاشقوں کی بچی کچی مئے کا پیالہ نوری منداں والی سرکارؒ کے دستِ کرم سے پیا اور حضور کے گیت اور مناقب پڑھتا رہتا ہے اور یوں کہتا ہے:۔

ابرِ کرم کی بارش سے میرے شجر اُمید کو سرسبز بنادے، ساقی اپنے مئے
خانہ کی میٹھی اور نشیلی مئے صنم مجھ کو بھی پلا دے، میخانہ تیرا آباد رہے یہ

Marfat.com

دور ہمیشہ چلتا رہے۔ میخوار سبھی پیتے ہی رہیں جلتا ہے تو صوفی جلتا رہے۔ مئے تیری یوں مست کرے سرکٹ جائے مستی نہ ڈھلے پینے کی تمنا اور بڑھے، سوز بھی اتنا بڑھ جائے میرے ساز کی ہر اک تار بجے جلنے کی تمنا اور بڑھے، کاش سمجھتا تو صوفی یہ رازِ محبت کیا شے ہے، بے سود نمازیں چھٹ جاتیں ہائے ہائے، یہ محبت کیا شے ہے راز خفی سب مضمر ہیں اس پیار کے ظالم پھندے ہیں، یہ پیار ہی ثابت کرتا ہے رحمٰن کو بیٹھا بندے، میں اس پر اسرار پہ قربان جس نے بھید یہ مجھ پر کھولا ہے۔ پیار کی مئے جو مفت پلادے مان وہ مندراں والا میرا مولا ہے (یا ڈھولا ہے)۔

ایک مناقب:۔

یا ھادی یا شافی یا محسن یا قدیم الاحسان یا نوری مندراں والے حضرت باباجی سائیں نور خانؒ تو ناطق قرآن میرا دین ایمان۔ تیرا پاک نام سوداں میں دم بدم ہر گھڑی ہر صبح تے شام ہے اسم اعظم تیرا پاک نام تجھ پر لاکھوں درود لاکھوں سلام۔ پیر ولی احمد لجپال دا صدقہ کرم کما دیدار کرا میری بگڑی بنا۔ مشکل میری بھی حل کر دے اے زمانے کے مشکل کشا۔

حضور غوث اعظمؒ کی شان میں چند الفاظ:۔

یا سید حسنیؒ ابن علیؑ لختِ جگر خیر النسأ العالمیں۔ تجھے دیتا ہوں واسطہ شاہؑ کربلا و رحمتہ اللعالمینؐ۔ تیری دستگیری کا ہوں قائل میں بصد صِدق و یقین۔ مانتا ہوں تابع تیرے امر کے ہیں حضرت روح الامینؑ۔ بارہ بارہ سال کی ڈوبی ہوئی برات کو لانا واپس کام تیرا ہے شرف ترے ہاتھ کو۔ بحرِ فرقت دردِ پنہاں زمانہ اندر کھو چکا ہوں گوہرِ نایاب کو۔

Marfat.com

دستگیری دستگیری سوہنا ولا ختم کروا گرداب کو۔

از سگان پریم نگر فقیراں خاکپائے غوث اعظمؒ

تحریر کنندہ

سید منیر حیدر شاہ ہمدانی

☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆متفرق حضور کے ارشادات☆

ہر انسانی شکل پر مت بھولو اکثر انسان کی شکل میں کافر اور جانور آتے ہیں۔

حضرت باباجی سائیںؒ محمد افسر خان کے بارے فرماتے تھے یہ چھتر ہے ان کو باباجی آقائے نامدارؒ پاک اور پیر ولی احمدؒ پاک نے بتایا میں تو ان کا گلہ دبانے لگا تھا میرے ہاتھ ملے تو فرمانے لگے یہ زمانے کا چھتر ہے۔

دوسرا ٹھیکیدار سرفراز خان بمقام اٹک شہران کو دربار پاک کے متعلقہ لوگ پیار سے لالہ کہتے تھے اکثر حضورؒ کے پاس ہی رہتے ٹھیکداری بھی کرتے تھے جب کسی کام کے لئے باہر جاتے تو فوراً بلا لیتے اور پوچھتے بچہ کدھر چلے گئے تھے وہ عرض کرتے حضورؒ فلاں کام کے لئے لالہ سرفراز خان خوش حال تھے غریب اور ملنگ لوگوں پر خرچہ بھی کرتے تھے۔ دادا مرشد پاک پیر سید ولی احمدؒ کا روضہ اپنی نگرانی اور اپنے خرچے سے بنوایا ان کے بارے سرکار فرماتے تھے میرا پنج کپڑا فقیر بچہ ہے لالہ سرفراز خان اکثر کوٹ ٹائی پہنتے تھے بہت خوش اخلاق اور زندہ دل انسان تھے۔

حضور نوری مندراں والی سرکارؒ کے اپنے زمانے میں دربار شریف کا سب فقیروں اور ملنگوں میں بابا اکبر خان سب سے بڑا اور سمجھدار فقیر تھے حکمت میں بابا اکبر خان کا بڑا تجربہ تھا۔ ہیرے تک کُشتہ کر لیتے تھے سب دوائیں غریبوں میں مفت بانٹتے ان کے ہاتھ میں بڑا فیض تھا وہ سرکارؒ سے بہت پیار کرتے تھے سرکار بھی انہیں بڑا چاہتے تھے اکثر خاص کاموں کے لئے اُن سے مشورہ کرتے ان کی آخری آرام گاہ روضہ پاک کے ساتھ جنوب مغربی کونے کے ساتھ ہے۔ ان لوگوں کی ایک بڑی قابل اور لائق ٹیم تھی ان سب کو حضور بہت پیار کرتے

Marfat.com

تھے۔ جن میں قادری صاحب لاہور والے، بابو اختر صاحب پنڈی والے، غلام رسول پنڈی والے، امان اللہ خان کشمیر والے، چوہدری شوکت چوکاں روات والے، خان بہادر خان کھگوانی، خان بہادر خان جھنگ، یاسر محمد علی خان بھٹی، عبدالقیوم خان جھنڈا پنڈی، لالہ خسو خان حطار، لالہ محمد خان ڈھوک ملیار اور اِن سب لوگوں نے اپنی جان سے بڑھ کر قربانیاں حضورؒ کے ساتھ کیں اور حضورؒ سے دادِ دعا لی۔

﴿با اجازت سجادہ نشین پریم نگر فقیراں سائیں بابا محمد افسر خان﴾

نوٹ:۔ جن آدمیوں کے نام لکھے گئے ہیں اِن کو بھی کتاب میں شامل کرنا ہوگا۔

۱۔ بابا کالا خان آف گکھڑ بیل گاڑیاں چلاتا تھا جن کی تعداد آٹھ عدد تھی جن پر دربار شریف کی تعمیر کے لئے پتھر لائے جاتے تھے۔ سائیں غلام حسین اور دیگر پانچ آدمی اِن کے ساتھ کام کرتے جو بیلوں کا چارہ وغیرہ لاتے تھے۔

۲۔ مستری سید احمد آف پوڑمیانہ اور مستری فضل کریم آف ٹیکسلا نے دربار شریف کا جتنا بھی پتھر کا کام ہوا اِن کے ہاتھ سے ہوا مثلاً تالاب، گراج اور مکانات سب اِن لوگوں نے بنائے چالیس سال تک کام کیا۔

۳۔ شاہ نواز آف حطار جو ملنگوں کے کپڑے سِلائی کرتا اور دربار شریف پر دیگیں پکایا کرتا تھا جن میں پاوِل اور حلوہ وغیرہ۔

۴۔ بابو کرم الٰہی آف کوٹ فتح خان جو اُونٹ تقریباً 24 تھے کو جنگل میں چراتا اور ان کی دیکھ بھال کرتا تھا چالیس سال تک ڈیوٹی دی۔

۵۔ بابا فیروز، بابا نور محمد اور شاہ نواز آف حطار دربار شریف کے رنگ پور والے ڈیرے پر جو کالا چٹا پہاڑ کے نزدیک ہے گائے بیل

Marfat.com

جنگل میں چراتے تھے جو تقریباً دو اڑھائی (200-250) سو کے قریب ہوتے تھے۔ بیل گائے تھی۔

۶۔ مستری فضل آف فتح جنگ اور مستری بابا جمعہ آف مرزا رنگ پور والے ڈیرے پر سب مکانات اِن کے ہاتھ سے بنے تھے پچیس (25) سال تک ڈیوٹی دی۔

۷۔ جمعہ کمہار آف حطار جو بکریاں بکرے اور بھیڑیں وغیرہ چراتا تھا جو تقریباً تین چار سو (300-400) کے قریب تھے جس کو تنخواہ دی جاتی تھی۔

۸۔ سائیں بابا اکبر خان ملنگ جو حکمت کا کام کرتا تھا تمام دوائی لنگر شریف کے خرچہ سے تیار کر کے لوگوں کو فی سبیل اللہ دی جاتی تھی حکمت کا بادشاہ تصور ہوتا تھا۔

۹۔ سائیں اکبر ملنگ آف ٹھٹہ خلیل جس نے چالیس (40) سال تک لنگر شریف کے کُتے، بٹیرے اور مرغ وغیرہ پالے۔ دو (2) من گندم صبح شام حطار یا فتح جنگ مشین سے پسوا کر خود اُٹھا کر لاتا تھا جو پکائی جاتی تھی۔

۱۰۔ اِمام مسجد سید محمد اور الٰہی بخش موچی آف حطار حضورؒ کو تیز دھار اُسترے سے جسم پر پَچھ لگایا کرتے تھے یہ کام پانچ (5) سال تک کیا۔

۱۱۔ بابا سوئی ملنگ آف میاں ڈھیری اور مائی بسم اللہ آف حطار لنگر شریف کی روٹی تنور پر پکایا کرتے تھے چالیس (40) ڈیوٹی دی۔

۱۲۔ بابا خُسو خان آف حطار لنگر پاک تقسیم کیا کرتے تھے چالیس (40) سال تک ڈیوٹی دی۔

Marfat.com

۱۳۔ سائیں محمد آف ڈھوک ملیار داخلی حطار حضورؒ کا درباچی تھا جو ہر وقت حضورؒ کی خدمت میں حاضر رہتا چالیس (40) سال تک ڈیوٹی دی۔

۱۴۔ ایوب ملنگ سائیں جیون، اخمت شاہ، سید احمد، عبداللہ خان، امیر احمد اور سائیں محبت سب لوگ پتھر توڑتے تھے جب دربار شریف کی تعمیر ہوئی۔

۱۵۔ خان بہادر خان آف جھنگ بھی درباچی کی ڈیوٹی کرتے تھے اور حضورؒ کے ہر حکم کی تعمیل کرتے تھے جن کا خاص غلاموں میں شمار ہوتا تھا۔

۱۶۔ بابا سائیں مکھن آف ٹھٹہ خلیل حضورؒ کے محفلی تھے اکثر حضورؒ کے پاس رہتے تھے جن سے سرکارؒ بڑا پیار کرتے تھے۔

۱۷۔ سائیں میاں اکبر ڈھوک سیال بھی حضور رحمتہ اللہ علیہ کا محفلی اور غلام تھا اور حضورؒ کے ہر حکم پر لبیک کہنے والا تھا۔

۱۸۔ بابا پشاوری جو پشاور کا رہنے والا تھا حضورؒ اُس سے پیار کرتے تھے۔ ہر وقت حضورؒ کے پاس حاضر رہتا تھا جن کا غلام محمد تھا چالیس (40) سال تک حاضر خدمت رہا۔

۱۹۔ مائی روشن جان۔ مائی جان بی بی اور مائی رحمت جان بی بی یہ تین بیبیاں لنگر شریف کی انچارج رہی ہیں جو جوانی سے بڑھاپے تک لنگر پاک کی خدمت کرتی رہیں۔ دو بیبیاں روشن جان مائی اور جان بی بی دونوں فوت ہوگئی ہیں اور مائی پاک رحمت جان اب بھی زندہ ہیں اور لنگر پاک کی خدمت کر رہی ہیں اِن کو سجادہ نشین بابا سائیں محمد افسر خان کی بیوی ہونے کا بھی شرف نصیب ہے جو سب غلاموں کو

Marfat.com

اپنے بچے اور اولاد سمجھتی ہیں نہایت ہی شفیق اور رحم دِل ہیں۔

مائی روشن جان کا مزار مندراں والی سرکارؒ کے روضے کے ساتھ شمال مغرب کی طرف اور بابا اکبر خان کا جنوب مغرب کی طرف واقع ہے۔

باقی جو لوگ حضور آقائے نامدارؒ پاک کے روضہ مبارک پر کام کرتے تھے سب کو دو (2) روپے یومیہ دیئے جاتے اور سگریٹ وغیرہ اور روٹی بھی دی جاتی تھی اِسی طرح جو عورتیں لنگر شریف پر کام کرتیں سب کو رقم دی جاتی اور دعائیں بھی۔

حضورؒ نے 1960ء میں 13 عدد گراج بنوائے اور فرماتے تھے کہ میں دارالخلافہ بنا رہا ہوں جو لوگ تالاب پر کام کرتے اُن کو بھی رقم، سگریٹ اور روٹی دی جاتی۔ بہت غربت کا زمانہ تھا لوگ ایک وقت کی روٹی کو ترستے تھے جبکہ حضور رحمتہ اللہ علیہ کا کھلا لنگر پاک چلتا تھا اور غریب پیٹ بھر کر کھاتے۔

حضورؒ 10 محرم الحرام کو جنابِ امام حسینؓ کی نیاز پکاتے تھے جس پر دُنبے ذبح کرتے تھے جو آدمی سال بھر دُنبے پالتا تھا اُس کو بھی ماہوار تنخواہ دیتے تھے۔

اسی طرح موجودہ سرکار باباجیؒ سائیں سید محمد افسر خان نے بھی اپنی ایک ٹیم کابینہ بنائی ہے جن میں چوہدری محرم علی خان پنڈ رانجھا سرفہرست ہیں۔

☆☆☆☆☆

﴿ختم شد﴾

ذخیرہ

Marfat.com

Marfat.com

مزار اقدس بابا سائیں مندراں والی سرکار

مسودہ تحریر کنندہ

سید منیر حیدر شاہ ہمدانی

رائٹر پوئیٹ اینڈ سکالر کلیئر کا ستارہ

مُصنف کُتب کثیر: مخدوم ابرار احمد خان گیلانی

خادم دربار کلیئر شریف
042-6852403

Marfat.com

مزار اقدس بابا سائیں مندراں والی سرکار

مسودہ تحریر کنندہ

سید منیر حیدر شاہ ہمدانی

رائٹر پوئیٹ اینڈ سکالر کلیئر کا ستارہ

مصنف کتب کثیر: مخدوم ابرار احمد خان گیلانی

خادم دربار کلیئر شریف
042-6852403

Marfat.com